اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ کُمُ الْبَحْرَ (الجاثیہ:۱۲)

زینُ البرِّ شرح حِزبُ البَحر

از افادات

قطب کبیر حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی سید علی حسنی مصری
قدس سرہ العزیز (۶۵۶ھ)

شارح

پیر طریقت، زینت اہل سنت حضرت علامہ مولانا
صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی قادری مدظلہ العالی

باھتمام حاجی محمد عبدالرزاق سہروردی قادری

ادارہ: زین الاسلام، حیدرآباد سندھ

اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ کُمُ الْبُحُرَ (الجاثیہ:۱۲)

زینُ البرِّ شرح حِزبُ البُحر

از افادات

قطب کبیر حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی سید علی حسنی مصری

قدس سرہ العزیز (۶۵۶ھ)

شارح

پیر طریقت، زینت اہل سنت حضرت علامہ مولانا

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی قادری

مدظلہ العالی

باھتمام

حاجی محمد عبدالرزاق سہروردی قادری

ناشر

ادارہ زین الاسلام حیدرآباد سندھ

سلسلہ اشاعت نمبر1

☆ نام کتاب : زینُ البِرِّ شرح حِزبُ البُحر

☆ تالیف : شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

☆ شارح : صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

☆ کمپوزنگ : محمد ذیشان (اورینٹ کمپوزنگ سینٹر گاڑی کھاتہ حیدرآباد)

☆ پروف ریڈنگ : سید منیر احمد، محمد علی قادری

☆ باراول : ربیع الآخر ۱۴۳۰ھ اپریل 2009ء

☆ ناشر : ادارہ زین الاسلام حیدرآباد

☆ ہدیہ : =/100 روپے

ملنے کے پتے

☆ آستانہ قادریہ شادمان ٹاؤن ملیر کراچی

☆ سہروردی فارما بابری لین نزد نورانی مسجد چھوٹکی گھٹی حیدرآباد

☆ مکتبہ غوثیہ نزد عسکری پارک پرانی سبزی منڈی کراچی

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ☆ مکتبہ سخی سلطان چھوٹکی گھٹی حیدرآباد

☆ مکتبہ برکات المدینہ بہار شریعت مسجد بہادرآباد کراچی

☆ مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفیٰ سرکلر روڈ گوجرانوالہ

☆ احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ منہاج القرآن سیل سینٹر ضیاء مارکیٹ سرگودھا

☆ چشتی کتب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد ☆ مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال

☆ عطار کتب خانہ بازار کلاں نزد دو دروازہ سیالکوٹ

☆ شبیر برادرز ۴۰۔ بی اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ عطاریہ لنک روڈ صادق آباد

☆ کاظمی کتب خانہ نوری مسجد داتا روڈ رحیم یارخان

☆ کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرونِ بوہر گیٹ ملتان

☆ رضوی کتب خانہ چوک مرکزی جامع مسجد خانیوال

تقریظ

فاضل نوجوان مولانا غلام غوث صاحب قادری

مفتی دارالافتاء مدرسہ انوار القادریہ حیدرآباد کالونی جمشید روڈ ۳ کراچی ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت پیر سید محمد زین العابدین صاحب راشدی مدظلہ العالی کا رسالہ "زین البر شرح حزب البحر" اول تا آخر مطالعہ کیا۔ موصوف کے اس سے قبل بھی متعدد رسائل علماء کرام، صوفیاء عظام اور عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔

خداداد صلاحیت، مشائخ عظام کی توجہات کا اندازہ انکی تحریر سے لگایا جاسکتا ہے۔ حقیقتاً حزب البحر شریف دنیا و عقبیٰ میں نفع مند ہے۔ دعا ہے اللہ رب العزت حضرت سید صاحب کو مشائخ طریقت قادریہ راشدیہ اور شیخ ابوالحسن شاذلی نور اللہ مرقدہ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے۔

آمین یا رب العلمین بجاہ النبی الامین

فقیر غلام غوث غفرلہ

فاضل مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال

۲۲ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

۲۳ ستمبر ۲۰۰۸ء

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تیری مریدی جو کرے گا، شیطان اُس سے ڈرے گا

ہرگز نہ دوزخ سڑے گا، یاغوث اعظم دستگیر

قارئین محترم! بدعقائد والے اپنا لٹریچر چھپوا کر سنّی آبادی میں بانٹ کر دہشت پھیلاتے ہیں اور بدعملی کا یہ عالم ہے کہ بُرائی عروج پر ہے اور نیکی کا پلڑا ہلکا ہے۔ ایسے عالم میں اہل سنت و جماعت پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ایسا لٹریچر شایع کریں جس سے معرفت الٰہی اور عشق مصطفیٰ کریم ﷺ دلوں میں جگمگائے۔

ذرہ عشق نبی از حق طالب   سوز صدیق وعلی از حق طالب

بے چینی کا علاج اللہ جل جلالہ ورسول کریم سیدنا محمد عربی ﷺ کے ذکر شریف میں ہے، ذکر شریف، درود شریف کی کثرت کریں، روحانیت کے لئے ضروری ہے اور دنیا کی ترقی کا راز بھی اسی میں پوشیدہ ہے۔

پڑھو! درودُ پڑھو، عاشقو! درودُ پڑھو   درودُ سے کبھی غافل نہ ہو، درود پڑھو

روحانی انقلاب کے لئے (۱) تعمیری لٹریچر (۲) صحبت شیخ (۳) محافل ذکر ونعت تینوں چیزیں ضروری ہیں۔

لہٰذا اسی جذبہ کے تحت حضرت قبلہ نے ''ادارہ زین الاسلام'' حیدرآباد کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔

ادارہ کی پہلی اشاعت ''زین البر شرح حزب البحر'' آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے میں کامیابی حاصل ہوئی والحمدللہ!

(۲) دیدار مصطفٰے بعداز وصال مصطفٰے (۳) شان اہل بیت (۴) شان ولایت (۵) انوار رمضان (۶) اسلام اور قربانی (۷) سُود کیا ہے؟ (۸) شراب حرام کیوں؟ (۹) سوٗر اور اس کے احکام (۱۰) سفینہ نوح کی تلاش (۱۱) تذکرہ مشائخ راشدیہ وغیرہ تصنیفات ہمارے پروگرام میں ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ ان کتب کو پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں شایع کر کے پسماندہ علاقوں تک پہنچائیں اور غریب مساکین تک لیٹریچر پہنچا کر ان کی دینی ضرورت کو پورا کریں اور آپ کے مصارف کو صحیح استعمال میں لائیں۔ آج کے ترقی پذیر دور میں بھی ایسے علاقے ہیں جہاں مساجد نہیں، مدارس نہیں، آخر سوال اٹھتا ہے کہ ان ہزاروں مسلمانوں کو دین کون سکھائے گا؟ ہماری غفلت، سستی، عدم دلچسپی اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے راستہ صاف دیکھ کر بدمذاہب وقادیانیوں نے ان پسماندہ علاقوں کا رخ کر کے وہاں گمراہی بے دینی پھیلا رہے ہیں۔ ہمیں قدم بڑھانا ہوگا، ان کا راستہ روکنا ہوگا، اُمت مسلمہ کے درد کو اپنا درد سمجھنا ہوگا، ملّی غیرت کو جگانا ہوگا۔

اے وڈیرا، اے جاگیردار، اے سردار، اے نواب، سرمایہ دار! اے تاجر اے گورنمنٹ کے بالا افسر! اے کسان! اے ہاری! اے شاگرد، اسلام تجھے پکار رہا ہے! کمر کسکے میدان میں نکل آ، اپنی ذمہ داری نبھا، نیکی کی دعوت دے تاکہ جہالت کی تاریکی تار تار ہوجائے اور ہمارے پیارے ملک پاکستان میں نظام مصطفےٰ ﷺ کا راج ہو۔

ہم آپ کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں کہ آپ ادارے کو اپنا ادارہ سمجھیں، آپ کی تجاویز مشوروں کو ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔آپ ادارہ کی سرپرستی فرمائیں ۔ اشاعت دین میں دل میں کھول کر تعاون فرمائیں ،اپنے مرحومین کوثواب پہنچانے کی نیت سے حصہ ملائیں تاکہ اسلام کا آفاقی پیغام گھر گھر آسانی سے پہنچاسکیں۔اپنے عطیات مستحقین تک پہنچائیں۔

نبی اکرم نور مجسم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جس نے دین کی اشاعت کی یا دینی اشاعت میں حصہ لیا اپنا گھر جنت میں بنالیا۔دین کی اشاعت بھی صدقہ جاریہ ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

کسی آدمی کا صدقہ کرنا اس شخص کی مثال نہیں ہوسکتا جوعلم دین کی نشرو اشاعت میں مصروف ہو۔(الترغیب والترھیب) ہوسکتا ہے آپ کی سعی سے کوئی بھٹکا ہوا مسافر سیدھی راہ اختیار کرلے،اس کے ساتھ ہی آپ کی آخرت سنور جائے۔

آیئے دینی روحانی لیٹریچر کو شائع کرکے دینی اِحکام کو گھر گھر پہنچانے کا اہتمام کردیں تاکہ نئی نسل اہلسنت وجماعت سے اپنا تعلق مضبوط و مستحکم بنا سکے۔

شمع کی طرح جئیں بزم گہ عالم میں
خود جلیں دیدۂ اغیار کو بینا کردیں

شعبان ۱۴۲۹ھ۔اگست 2008 محمد عبدالرزاق قادری

موبائل 0343-5237887 ناظم ادارہ زین الاسلام چھوٹکی گھٹی حیدرآباد

شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہ

آپ کی ولادت 553ھ بلاد مغرب (مراکش) کے شمال میں اطلس پہاڑیوں کے نشیبی علاقے کے گاؤں ''غمارہ'' میں ہوئی۔آپ کا نام علی، کنیت ابوالحسن، سلسلہ طریقت شاذلی، شہرت شیخ ابوالحسن شاذلی، نسبی طور پر حسنی سید ہیں۔

والد کا نام سید عبداللہ بن سید عبدالجبار۔

خطابات

علامہ نبھانی نے درج ذیل خطابات تحریر کئے ہیں، سلسلہ شاذلیہ کے بہت بڑے شیخ، سید، شریف، صوفیاء اور اولیاء کے امام اور امت محمدیہ کے مایہ ناز بزرگ تھے۔(جامع کرامات اولیاء ص۳۴۰ ج۳)

تعلیم وتربیت

آپ نے پرورش پائی اور علوم شرعیہ میں مشغول ہوئے حتیٰ کہ علوم دینیہ میں مہارت تامہ حاصل کرلی، آپ نابینا ہونے کے باوجود اِن علوم پر مناظرہ کیا کرتے تھے پھر تصوف کی راہ اختیار کی اور اس میں بہت کامیابی حاصل کی حتیٰ کہ آپ مقتدیٰ (پیشوا) کی حیثیت سے ظاہر ہوئے۔ (نورالابصار ص۳۸۴ ج۲)

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں غمارہ میں حاصل کی۔قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد شہر فاس کے مشہور مدرسہ ''قرویین'' میں داخل ہوئے آپ کے پہلے استاد شیخ ابومدین کے پیروکار شیخ عبداللہ بن الحرزم ہیں۔

(درۃ الاسرار وتحفۃ الابرار۔زیارات مصر)

بیعت وخلافت

آپ ابتدا میں حضرت شیخ مشیش سے بیعت ہوئے اور ان سے استفادہ کیا، اس کے بعد آپ کی تعلیم وتربیت حضور پرنور سید عالم ﷺ نے خود فرمائی تھی۔ آپ مادرزاد آنکھیارے تھے لیکن باطن کی بصیرت بہت تیز تھی۔ علم لدنّی سے سرفراز اور پیدائشی ولی تھے۔

امام مناوی نے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کا شیخ کون ہے؟ شیخ شاذلی نے فرمایا: گذشتہ ایام میں تو میرے شیخ جناب شیخ عبدالسلام بن مشیش قدس سرہ تھے لیکن اب میں دس سمندروں سے سیراب ہوتا ہوں جس میں پانچ آسمانی اور پانچ زمینی ہیں۔

(جامع کرامات اولیاء ص ۳۴۳ ج ۳)

سلسلہ طریقت

آپ کا سلسلہ طریقت یوں ہے:

☆ قطب وقت الشیخ ابوالحسن شاذلی

☆ شیخ عبدالسلام بن مشیش

☆ شیخ عبدالرحمٰن العطار الزیات

☆ شیخ تقی الدین فقیہ

☆ شیخ فخر الدین

☆ شیخ نورالدین ابوالحسن علی

☆ شیخ تاج الدین محمد

☆ شیخ شمس الدین

☆ شیخ زین الدین محمد القزوینی

☆ شیخ ابراہیم بصری

☆ شیخ احمد المروانی

☆ شیخ ابومحمد سعید

☆ شیخ سعد

☆ شیخ فتح السعود

☆ شیخ سعید الغزوانی

☆ شیخ ابومحمد جابر

☆ حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ امیر المومنین شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰ حیدر کرار رضی اللہ عنہ

☆ سید عالم حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(المفاخر العلیہ فی الماٰثر الشاذلیہ)

شیخ کا علمی مقام

آپ کے خلیفہ شیخ احمد بن عمر انصاری ابوالعباس مرسی مالکی نے بیان کیا کہ میں نے ملکوت کی سیر کرتے ہوئے ابومدین قدس سرہ کو دیکھا کہ وہ عرش کے ستون کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا: تمہارے علوم کتنے ہیں؟ فرمایا اکہتر۔ میں نے پوچھا: آپ کا مقام کیا ہے؟ فرمایا: خلفاء کا چوتھا اور

سات ابدال کائر۔ میں نے پوچھا: میرے مرشد کریم شیخ شاذلی کے متعلق آپ کچھ بتانا پسند کریں گے؟

فرمایا: وہ مجھ سے چالیس علوم زیادہ (یعنی 111) رکھتے ہیں اور وہ ایسا سمندر ہیں جس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ (جامع کرامات اولیاء۳۴۴)

شیخ کا روحانی مقام

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: **یا علی طھر ثیابک من الدنس تخط بمدد اللہ فی کل نفس**۔ اے علی! اپنے کپڑوں کو میل سے پاک کرتا کہ اللہ کی مدد سے ہر دم تم کامیاب ہو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا لباس کون سا ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو پانچ خلعتیں پہنائی ہیں۔ (۱) خلعت محبت (۲) خلعت معرفت (۳) خلعت توحید (۴) خلعت ایمان (۵) خلعت اسلام۔ (نفحات الانس ۶۰۴ علامہ عبدالرحمٰن جامی)

شیخ شاذلی کے خلیفہ شیخ ابوالعباس مرسی قدس سرہ کا روحانی مقام ان کے اس قول سے واضح ہوتا ہے آپ نے فرمایا:

چالیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے کہ میں حضور اکرم نبی مختار ﷺ کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوا۔ اگر آپ ﷺ آنکھ جھپکنے کی دیر بھی مجھ سے اوجھل ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہ سمجھوں۔

(جامع کرامات اولیاء ۳۵۰۔ ج، دوم۔ تفسیر روح المعانی ۳۶/ ج ۲۲)

شیخ ابن دقیق العید نے فرمایا: میں نے شیخ شاذلی سے بڑا عارف باللہ نہیں دیکھا۔

ابوالحسن میرا بیٹا ہے

شیخ ابوعبداللہ شاطبی علیہ الرحمہ نے بیان کیا: میں ہر رات میں کئی مرتبہ شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہ کے متعلق دعا کرتا تھا کہ وہ مجھ سے راضی ہوں اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنی تمام حاجات میں اُن کو وسیلہ بناتا تھا۔ اور میری حاجات پوری ہو جاتی تھیں۔

پھر میں خواب میں سرکار دو عالم آقا علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز کے بعد شیخ شاذلی کی رضامندی چاہتا ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ میری ہر دعا کو قبول فرماتا ہے۔ اس عمل سے آپ مجھ سے خفا تو نہیں ہیں؟

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوالحسن میرا حسی اور معنوی دونوں طرح سے بیٹا ہے اور بیٹا اپنے والد کا جزء ہوتا ہے لہٰذا جس نے جزء کا وسیلہ پکڑا اس نے کُل کا وسیلہ بنایا۔ ابوالحسن کا وسیلہ دیکر سوال کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور میرا وسیلہ پیش کرنا ہے۔

اللہ تیرا ہو جائے

امام یافعی قدس سرہ (۷۶۸ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مشائخ کرام سے سماعت کیا ہے کہ شیخ شاذلی سے جب کوئی دعا کے لئے کہتا تو آپ ان الفاظ میں ان کے لئے دعا فرماتے: کَانَ اللّٰہُ لَکَ یعنی اللہ تیرا ہو جائے۔ یہ کلمہ باوجود مختصر ہونے کے تمام مقاصد کا جامع ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کا ہو جائے تو ساری کائنات اسی کی ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس شخص کا بنتا ہے جو اس کا ہو جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: من کان اللہ کان اللہ لہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔

آداب

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہ نے فرمایا:

کل فقیر لم فیه اربعة آداب فجعله والتراب سواء الرحمه للا صاغرو الحرمة للاکابر والا نصاف من النفس و ترک الانصاف لھا، یعنی جس فقیر (مرید) میں چار آداب نہ ہوں تو اس کو اور مٹی کو برابر (بے وقعت) سمجھ۔ (۱) چھوٹوں پر شفقت (۲) بڑوں کا احترام (۳) نفس کے لئے انصاف چاہنا (۴) اور اپنے لئے انصاف کو چھوڑ دینا۔

محفل میلاد

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی نور اللہ مرقدہ، اسکندریہ میں ہر رات کو محفل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کرتے تھے۔ آپ کے مریدین خلفاء اور شاگرد حاضر ہوتے تھے اور شیخ ابوالعباس مرسی بھی شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے کرامت کے طور پر قاہرہ سے اسکندریہ آتے اور بعد اختتام کو واپس چلے جاتے تھے۔

(جامع کرامات ۳۵۲، دوم)

قُربِ الٰہی

شیخ شاذلی علیہ الرحمۃ الباری نے بیان کیا: صحرائے عیذاب میں میری ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے فرمایا: اے ابوالحسن! اللہ تعالیٰ نے اپنا لطف جمیل تیرا ساتھی بنا دیا اور کہیں ٹھہرنے اور کوچ کرنے میں وہ تیرا صاحب (ساتھی) ہے۔ (روض الریاحین صہ ۷۷۵)

شیخ کی عارفانہ باتیں

عارف باللہ حضرت شیخ ابوالحسن سید علی شاذلی قدس سرہ العزیز کی شراب محبت، ساقی، ذوق و شوق، سیرابی، سکر (نشہ) صحو (ہوشیاری) وغیرہ صوفیانہ اصطلاحات پر عارفانہ کلام۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

☆ شراب محبت: جمال محبوب کا چمکتا دمکتا نور۔

☆ جام: وہ لطف جو دلوں کے دہن تک محبت پہنچاتا ہے۔

☆ ساقی: وہ نگہبان حقیقی جو اپنے خاص بندوں اور صلحاء کیلئے سیرابی کا انتظام فرماتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ جو بندوں کی تقدیر اور اپنے احباب کی مصلحتوں کو جانتا ہے۔

☆ مشتاق: جس پر اس کا جمال ظاہر ہوا پھر ایک دو لحظہ بعد پردہ ڈال دیا گیا وہ باذوق مشتاق ہے۔

شارب حقیقی: جس پر انکشاف جمال ایک یا دو گھنٹے تک رہا وہ شارب حقیقی ہے۔

☆ سیراب: جس پر یہ حالت پے بہ پے (لحہ بہ لحہ) طاری ہوئی اور متواتر شرابِ محبت کی مداومت ہوئی حتیٰ کہ اس کے رگ و پے اور جوڑ جوڑ ان انوار سے پُر ہو گئے جو مخزون تھے تو اِس حال کو سیرابی کہتے ہیں۔

☆ سُکر: گاہے محسوس اور معقول سے غائب ہو جاتا ہے اور اسے پتہ نہیں ہوتا کہ اس سے کیا کہا گیا اور اس نے کیا کہا۔ یہ حالت سُکر کہلاتی ہے۔

☆صحو: کبھی ان پیالوں کی گردش پے در پے (مسلسل) ہوتی ہے اور حالات بدلتے رہتے ہیں، ذکر واطاعت کی جانب متوجہ ہوتے ہیں اور مقدرات بدلنے کے باوجود صفات سے محجوب نہیں ہوتے۔ یہ حالت صحو (ہوشیاری) کہلاتی ہے۔

صحو کو وسعت نظر کا زمانہ اور علم کے بڑھنے کا زمانہ بھی کہتے ہیں۔ وہ حضرات علم کے نُجوم سے اور توحید کے ماہِ کامل سے شب میں ہدایت پاتے ہیں اور دن میں خورشید عرفان سے روشنی لیتے ہیں۔ اُولٰئِکَ حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم الفلحون.

مشائخ عارفین فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت اس شخص کے دل کو لیتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جمال معرفت کے لئے پسند فرماتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے کہ اپنا نور جمال اُس پر منکشف فرمائے اور کمال وجلال کے تقدس سے اسے نوازے۔ شراب محبت کبھی کوشش و ہمت اور تہذیب نفس کے بعد عطا ہوتی ہے اور ہر ایک کو اُس کی استعداد کے لحاظ سے ملتا ہے۔ کسی کو بلاواسطہ مل جاتی ہے۔ اس شرابِ محبت کا والی خود رب تعالیٰ ہی ہے اور کسی کو وسیلہ سے عطا ہوتا ہے۔ (روض الریاحین صہ ٦٩٠)

شیخ شاذلی کی وصیتیں

قطب کبیر سیدنا ابوالحسن قدس سرہ العزیز کی وصیتوں کو علامہ دُمیری نے (۸۰۸ھ) اپنی کتاب میں نقل کی ہیں، ان میں سے بعض نصیحتیں یہاں درج کی جارہی ہیں۔ شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

☆ کافروں میں سے کسی کو دوست اور مسلمانوں میں سے کسی کو دشمن نہ بناؤ۔

☆ دنیا سے جاتے وقت تقویٰ (پرہیزگاری) کا زادراہ ساتھ لیکر جاؤ۔

☆ اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔ (یعنی کسی کو نقصان نہیں پہنچاؤ)

☆ اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دیتے رہو۔ (یعنی لا الٰہ الا اللہ کا ورد کثرت سے کرو)

☆ اللہ کے رسول ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتے رہو۔ (یعنی کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہو)

☆ نیک اعمال کرتے رہو اگرچہ کم ہوں۔

☆ کہو میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

☆ کہو ہم نے سُنا اور مانا۔ تجھ سے بخشش چاہتے ہیں، اے پالنہار! اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

جو کوئی ان اوصاف حمیدہ کو اپنائے اللہ عزوجل اس کے لئے دنیا و آخرت کی چار چار بھلائیوں کا ضامن ہوگا۔ چار دُنیوی باتیں یہ ہیں:

(۱) سچ بولنا (۲) نیک نیتی (۳) رزق کی بارش (۴) بُرائی سے نفرت۔

چار آخروی بھلائیاں یہ ہیں:

(۱) بڑی بخشش (نجات) (۲) قرب (انتہائی نزدیکی) (۳) جنت الماویٰ میں قیام (۴) بلند ترین درجات پر فائز ہونا۔

☆ اگر چہرے کی نُورانیت چاہو تو ہمیشہ رات کو قیام کرو (یعنی نماز تہجد ادا کرو)

☆ اگر قیامت کی پیاس سے بچنا چاہو تو نفلی روزے رکھو۔

☆ اگر عذابِ قبر سے بچنا چاہو تو پیشاب کے چھینٹوں سے بچو۔ حرام خوری چھوڑ دو اور شہوتوں کو خیر باد کہو۔ غنا چاہو تو قناعت اختیار کرو۔ اگر تمام لوگوں میں بہتر ہونا چاہو تو تمام لوگوں کو نفع (فائدہ) پہنچاؤ۔

اگر سب سے زیادہ عبادت گذار بننا چاہو تو حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کو حرزِ جان بناؤ۔ فرمایا: ''کون مجھ سے یہ کلمات حاصل کر کے ان پر عمل کرے گا یا ان پر عمل پیرا ہونے والے کو سکھائے گا؟

صحابیِ رسول حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتوں کا شمار کیا۔ فرمایا:

(۱) حرام باتوں سے بچو، سب سے بڑے عبادت گذار ہو جاؤ گے۔

(۲) اللہ نے جو تمہیں عطا کیا ہے اسی پر راضی رہو، سب سے بڑے غنی ہو جاؤ گے۔

(۳) پڑوسی سے اچھا برتاؤ کرو، مومن رہو گے۔

(۴) لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، مسلمان رہو گے۔

(۵) زیادہ مت ہنسو کہ زیادہ ہنسنا/قہقہے لگانا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

(حیاۃ الحیوان، سعادۃ الدارین ج ۲ صہ ۹۴۱)

شیخ شاذلی نے فرمایا: میرے حبیب محبوب خدا ﷺ کی وصیت ہے کہ جہاں ثواب کی امید ہو وہاں جاؤ، جہاں گناہ نہ ہونے کا یقین ہو وہاں بیٹھو، ان کے ساتھ رہو جو اطاعت الٰہی کی تلقین کرتے ہوں۔ اپنی اُس وقت تعریف کرو جب یقین ہو کہ غرور پیدا نہ ہو گا وہ بھی مختصر حسب ضرورت ہو۔

جو تمہیں دنیاداری (فضولیات) کی جانب بلائے تو وہ شخص فریبی ہے۔

جو تمہیں نیک (دینی و روحانی) کام کے لئے بلائے تو وہ پرہیزگار ہے۔ جس نے تمہیں اللہ کی راہ بتائی تو اس نے یقیناً نصیحت (نیکی) کی۔ تقویٰ کو اپنا وطن بناؤ پھر نفس کا فریب، عیب، گناہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ (یعنی نفس کنٹرول میں ہو گا تو گناہ نہیں ہو گا)۔ (اخبار الاخیار صہ ۵۴۰)

قرآن وسنّت

حضرت شیخ شاذلی علیہ الرحمۃ الباری اکثر فرمایا کرتے تھے:

☆ ''جب تمہارا کشف کتاب وسنت کے خلاف ہو تو کتاب وسنت پر پابند رہو اور کشف کو چھوڑ دو۔'' مزید فرمایا:

☆ ''ایمان اور اتباعِ سنت سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں۔ جسے دونوں باتیں حاصل ہو جائیں اور پھر وہ کسی اور چیز کا مشتاق ہو تو وہ شخص مفتری اور کذاب ہے یا اسے اپنے علم میں صحیح بات معلوم کرنے میں غلطی لگی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کو بادشاہ کے دربار میں باریابی کا شرف حاصل ہو مگر وہ جانوروں کا داروغہ بننا چاہے۔''

(لواقح الانوار المعروف طبقات الکبریٰ للشعرانی ج ۲، صہ ۶، الابریز دیباچہ صہ ۱۴۱ لاہور)

منکرِ ولایت برکت سے محروم

شیخ عزّ الدین بن عبد السلام اُسلمیٰ شافعی علیہ الرحمہ بہت بڑے عالم اور صاحبِ تصانیف بزرگ گذرے ہیں۔ انہیں ''سلطان العلماء'' کا خطاب دیا گیا۔ یہ پہلے صوفیاء کرام کے مخالف تھے، مگر بعد میں جب انہوں نے قطبِ کبیر شیخ شاذلی کی صحبت و بیعت کر لی تو صوفیاء کرام کی فضیلت اور کمال کے معترف

ہوگئے تھے۔ خود بھی صاحب کرامات تھے۔ ان کی وفات ٦٦٦ھ کو ہوئی۔ ان کے ارشادات ہیں:

☆ ''فقراء کے طریقہ کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان سے کثرت سے کرامات کا ظہور رہا ہے۔ برخلاف اس کے ہم نے کسی فقیہ عالم سے کوئی کرامت ظاہر ہوتی نہیں دیکھی۔ البتہ اگر وہ بھی فقراء کے طریقہ پر چلے تو ظاہر ہو سکتی ہے۔ جو لوگ فقراء کی کرامت کے منکر ہیں وہ اُن کی برکت سے بھی محروم رہتے ہیں۔ ہم نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جو ان کے طریقہ کو جانے بغیر ان (اولیاء اللہ) پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان (منکر ولایت) کے چہرے بے رونق ہوتے ہیں اور اُن پر غضب خداوندی اور راندہ درگاہ (مردود) ہونے کی علامت پائی جاتی ہے جو اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں (منکر کرامت وھابیہ) کے علم سے کسی کو نفع (فائدہ) نہیں پہنچتا۔ برخلاف ان لوگوں کے جو فقراء کے معتقد (مرید) ہوتے ہیں۔ ان کے علم سے عوام کو فائدہ پہنچتا ہے (اور ان کے چہرے نور الٰہی سے چمکتے دمکتے ہیں)۔''

(الانوار القدسیہ للشعرانی ج اول، صہ ۴۶، الابریز دیباچہ صہ ۵۱)

دعا حزب البحر عطائے رسول ہے:

شیخ کبیر ابوالحسن شاذلی قدس سرہ کی جانب ''حزب البحر'' منسوب ہے جو صوفیاء کرام کے ہاں بہت مقبول ہے۔ ''حزب البحر'' اسے اس لئے کہا گیا کہ یہ سمندر کے سفر میں اس کے مصائب سے نجات کی غرض سے پڑھی گئی۔ واقعہ یوں ہوا کہ شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے بحر قلزم کا سفر اختیار کیا۔ سمندر کے درمیان جہاز

رک گیا اور کئی دن تک ہوا بند رہی۔ نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی کہ آنحضرت ﷺ کا شیخ شاذلی کو دیدار مبارک ہوا اور انہوں نے یہ دعا پڑھنے کی تعلیم فرمائی۔ چنانچہ انہوں نے یہ دعا پڑھی اور اس کی برکت سے ہوا چل پڑی۔

(کشف الظنون ج اول، صہ ۳۳۳)

جب بعض فقہاء (علماء ظاہر) نے آپ کے روزانہ کا معمول وظیفہ ''حزب البحر'' پر اعتراض اٹھایا تو آپ نے انکشاف فرمایا:

اللہ کی قسم! حزب البحر کا تحفہ حبیب خدا ﷺ کی زبان مبارک سے عطا ہوا اور میں نے اس کو یاد کر لیا تھا۔'' (جامع کرامات اولیاء صہ ۳۴۲ ج ۳)

اس کے بعد نسل در نسل نقل ہوتا رہا، جب چھپائی کی مشین ایجاد ہوئی تو عالم اسلام میں اس کے نسخہ کیمیا چھپ کر اہلِ محبت کے ہاتھوں تک پہنچے۔ قدردانوں نے آنکھوں سے چوما، سینے سے لگالیا۔ آج یہ سوغات دنیا بھر میں دستیاب ہے۔ سلسلہ طریقت کے اکثر مشائخ عظام کے ہاں حزب البحر اوراد میں شامل ہے۔

مورخ سندھ

علامہ میر سید علی شیر قانع ٹھٹوی (۱۲۰۳ھ) لکھتے ہیں: از کبار اولیاء و مشائخ است یعنی شیخ ابوالحسن شاذلی بڑے اولیاء اور مشائخ سے تھے۔

(معیار سالکان طریقت صہ ۳۶۹ مطبوعہ ۲۰۰۰ء)

کمال

امام عبدالوہاب شعرانی نے ''منن'' کے خاتمہ میں بیان کرتے ہیں کہ شیخ شاذلی نے فرمایا: عالمِ دین ان چار امور سے کامیاب گذر کر ہی کمال کو پہنچتا ہے۔

(۱) اس کی مصیبت پر دشمن خوش ہونگے۔ (۲) دوست بُرا بھلا کہیں گے۔ (۳) جاہل طعن وتنقید کریں گے۔ (۴) علماء اس پر حسد کریں گے۔ اگر وہ ان امور میں صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو امام بناتا ہے۔

قطبیت

شیخ ابوالحسن شاذلی نوراللہ مرقدہ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ الٰہی! قطب میرے خاندان سے ہو۔ مجھے ندا آئی: اے علی! ہم نے تمہاری دعا قبول کرلی۔ (نورالابصار)

واضح ہوا کہ آپ مقام محبوبیت پر فائز تھے کہ آپ کی ہر دعا قبول تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کوئی دعا رد نہیں فرمائی اور جو حزب البحر پابندی سے ورد میں رکھے گا تو شیخ کے توسل وبرکت سے اس کی بھی ہر دعا قبول ہوگی۔

شادی واولاد

کی تفصیلات پر مطلع نہ ہوسکا البتہ یہ معلوم ہوا کہ آپ کے خلیفہ اعظم و جانشین حضرت شیخ ابوالعباس المرسی آپ کے داماد بھی تھے اور ایک صاحبزادے کا نام ولی کامل حضرت شیخ سید شرف الدین شاذلی قدس سرہ ہے۔

(زیارات مصر صہ ۷۰ اراولپنڈی)

وصال

امام ابوالحسن شاذلی قدس اللہ العزیز حج کے ارادے سے نکلے تھے کہ راستے میں ۶۳ سال کی عمر میں ۶ شوال ۶۵۶ھ کو وفات پائی۔ عیذاب کے صحراء

میں وادی حمثیرہ مقام پر مدفون ہوۓ۔ یہ صحرا مصر کے حدود میں قاہرہ سے وادی حمثیرہ کا سفر تقریباً 14 گھنٹوں کا ہے، بستی کا پانی کڑوا تھا لیکن آپ کے قدمین شریفین کی برکت سے وہاں کا پانی میٹھا ہوگیا۔

شیخ علیہ الرحمہ ہر سال حج مبارک کرتے تھے، جب زندگی کا آخری حج کرنے نکلے تو خادم سے کہا: اپنے ہمراہ کلہاڑی، ٹوکری اور خوشبو لیتے چلو، خادم نے عرض کیا: یا سیدی یہ کس لئے؟ آپ نے فرمایا: عنقریب تم حمثیرہ میں دیکھ لو گے۔ جب آپ حمثیرہ پہنچے تو شیخ علیہ الرحمہ نے غسل کیا اور دو رکعت نماز نفل پڑھی جب نماز کے آخری سجدہ میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کرلی اور وہیں نماز جنازہ، کفن اور دفن کیا گیا۔

(نورالابصار ج ۲ صہ ۲۹۹ شیخ مومن شبلنجی مصری شافعی ۱۳۰۰ھ)

اس کا مطلب شیخ علیہ الرحمہ کو اپنے وصال کا علم تھا تبھی تو آپ نے پیشگی اطلاع دی رکھی تھی۔

عرض مترجم مجرم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

میرے شیخ کامل بحرالعلوم والفیوض، غوث الزمان، تاج العارفین، فقیہ الاعظم حضرت علامہ الحاج مفتی خواجہ محمد قاسم المشوری القادری قدس سرہ الاقدس (متوفی ۱۹۹۰ء درگاہ عالیہ مشوری شریف لاڑکانہ) حزب البحر کے عامل تھے، روز تلاوت کرنا معمولات میں تھا۔ آپ کے مریدین متوسلین وتلامذہ بھی آپ سے اجازت لے کر پڑھا کرتے تھے۔

عوام کی رغبت کو دیکھ کران کی سہولیت کی خاطر آپ کے فرزند اکبر تاج الاصفیاء حضرت پیر طریقت مولانا الحاج میاں علی محمد مشوری القادری علیہ الرحمتہ الباری (۱۹۹۸ء متوفی) نے حزب البحر کو ترتیب دے کر مولوی محمد رفیق خوشنویس خارانی سے کتابت کرا کے ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء کو شایع کیا تھا۔

ایک عرصہ سے دل میں آرزو تھی کہ حزب البحر کے اوراق مقدسہ کا ترجمہ، فوائد اور فضائل لکھ کر اس کو آسان ومفید بنایا جائے، بند خزینہ کو کھولا جائے تاکہ اس کی مہک سے سب یکساں مستفیض ہوں لیکن تہی علم کے سبب خاموش رہا اور اس اُمید پر رہا کہ شاید کوئی صاحب علم وعرفاں شخصیت کو احساس ہو اور وہ اس جانب متوجہ ہو کر اس بند کوزے کو کھولے، معرفت کی باریکیوں سے پردہ اُٹھائے، راز کی باتیں بتا کر جان مومن کو شاداں وفرحاں کرے اور اس کا حق ادا کردے۔

لیکن ایک عرصہ انتظار کے باوجود کہیں سے پیش رفت کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اپنی بے مائیگی کم علمی اور نااہلی کے باوجود اندر سے مسلسل

آواز آتی رہتی اور مجھے اس کام پر اُکساتی رہتی۔ بہرحال بسم اللہ کر کے اپنے مشائخ طریقت قادریہ راشدیہ قاسمیہ کی امداد ونصرت کے سہارے اس پر کام کرتا ہوں۔ اس امید پر کہ عوام الناس کی آسانی کے ثواب کا حقدار ٹھہروں۔ اس کا نام "زین البِرّ شرح حزب البحر" تحریر کرتا ہوں۔

حزب البحر کے عامل حضرات سے گذارش ہے کہ اگر انہیں میری ناچیز کوشش سے فائدہ حاصل ہو تو میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے بلکہ جمیع المسلمین والمومنین کے لئے عافیت دنیا وآخرت اور خاتمہ بالایمان پر ضرور دعا فرمائیں اور اس شرح میں میری غلطی/ کمزوری کی اصلاح فرمائیں اور مفید مشوروں سے نوازیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کو بہتر سے بہتر بنایا جاسکے۔

زکوٰۃ کا طریقہ

بارہ دن کا اعتکاف کرنا ہوگا۔ ان دنوں محرکات احرامیہ اور جلالی وجمالی کو ترک کرنا ہوگا۔ ان دنوں، ختمہ۔ اعتصام۔ حزب شریف اور اختتام کو روزانہ تیس (۳۰) مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ پورا دن وضو اور ذکر شریف میں مشغول رہنا ہوگا۔

دورانِ اعتکاف بعد نماز مغرب تین نوافل پڑھے گا:

(۱) ایک نفل کا ثواب حضور پاک، سید عالم، نور مجسم، شفیع اعظم، صاحب لولاک حضرت محمد ﷺ کو ہدیہ کیا جائے گا۔

(۲) دوسرے نفل کا ثواب ولی کامل حضرت شیخ ابوالحسن سید علی حسن شاذلی مصری قدس سرہ الاقدس کو ہدیہ کیا جائے گا۔

(۳) تیسرے نفل کا ثواب صاحب مجاز یعنی اجازت دینے والے شیخ کو بخش دیا جائے گا۔ اور توکل علی اللہ کر کے حزب البحر کی زکوٰۃ یعنی تلاوت شروع کی جائے گی۔

بارہویں دن 360 مرتبہ ٹوٹل بنے گا جو کہ حزب البحر کی زکوٰۃ ہے۔

اعتکاف سے باہر نکل کر حتی الوسع خیرات فی سبیل اللہ کرنی چاہیئے جس میں اپنی حیثیت کے مطابق جانور کو ذبح کرنا (خون بہانا) ہوگا۔

اس کے بعد ہمیشہ حزب البحر کو روزانہ صبح اور شام بعد نماز فجر و بعد نماز عصر ایک ایک بار پڑھنا ہوگا۔

انتباہ:

مذکورہ بالا حساب پورا رکھے ورنہ ایک بار بھی کم ہوگا تو زکواۃ ضایع ہوگی۔ یعنی پھر نئے سرے سے پڑھنا ہوگا۔ پڑھنے کے دوران حرکات وسکنات کی نگہداشت ضروری ہے تاکہ غلطی کا اندیشہ نہ ہو۔

زکوٰۃ کا آسان طریقہ:

بعض مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سال کے تین سو ساٹھ دنوں میں روزانہ بہ نیت ادائے زکواۃ حزب البحر مع اعتصام واختتام ایک بار پڑھے اس سے زکوٰۃ وسطیٰ ادا ہو جائے گی۔

حزب البحر کی مقبولیت کی وجہ:

دعائے حزب البحر اپنے گونا گوں فوائد اور زبردست اثرات کے سبب

تمام عالم اسلام میں مقبول ہے۔ ہر خانوادہ طریقت میں اس کا ورد جاری ہے۔ یہ وہ الہامی دعا ہے جو کہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہ کو حضور پاک ﷺ نے خواب میں عطا فرمائی تھی۔

حزب البحر کے فوائد وفضائل:

☆ جس گھر میں حزب البحر پڑھا گیا وہ گھر دفتر آفات و بلیات اور آتشزدگی سے محفوظ رہا۔

☆ جس نے روزانہ پڑھا وہ حادثات سے محفوظ رہا، غنی ہوا اور اِس کی برکات اُس کے دینی ودنیوی کاموں میں رہے گی۔

☆ جس نے جمعہ کی ساعت میں پڑھا وہ امن میں رہا۔

☆ جس بھی نیک مقصد کے لئے پڑھا جائے گا کامیابی سوفیصد رہے گی۔

☆ اپنی بات منوانے کا لاجواب عمل ہے۔

☆ تسخیر کا لاثانی وظیفہ ہے۔

☆ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی نے اپنے مریدین ومحبین کو حزب البحر کے متعلق وصیت فرمائی: اِحفِظُوہُ لِاَوْلَادِکُم فَاِنَّ فِیہِ الاِسمَ الاَعظَمُ یعنی اپنی اولاد کو یہ (حزب البحر) زبانی یاد کراؤ بے شک اس میں اسم اعظم ہے۔ لیکن معرفت الٰہی اور حصول محبت مصطفےٰ ﷺ کی نیت سے پڑھنا چاہئے۔

ایک اہم وضروری تلقین:

عارف باللہ، صاحب علم لدنی سید عبدالعزیز دباغ قدس سرہ تمام

مسلمانوں کو ایک اہم وضروری نکتہ کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: جب تک سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل نہ ہو اُس وقت تک اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی اور شیخ (مرشد) کی معرفت کے بغیر سید الوجود ﷺ کی معرفت حاصل نہیں ہوتی اور شیخ کی معرفت اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک تمام مخلوقات مرید کی نگاہ میں فنا نہ ہو جائے۔ نہ کسی پر نظر جائے نہ خیال۔ لہٰذا سب کو مُردہ سمجھ اور سب کی طرف سے تمام توقعات کو منقطع کرلے۔

(خزینہ معارف ترجمہ الابریز صـ۹۹ مطبوعہ لاہور)

اللہ کرے تصور شیخ سے طالب حق کے لئے حجابات کے پردے اُٹھ جائیں، دل کی کھڑکی کھل جائے تا کہ معرفت الٰہی حاصل ہو۔

اجازت نامہ:

ہمیں حزب البحر شریف کے ورد کی اجازت فقیہ الاعظم، تاج العارفین حضرت مرشد کریم الحاج علامہ مفتی محمد قاسم المشوری القادری قدس سرہ الاقدس نے انہیں اپنے استاد محترم، سراج الفقہاء، ملک العلماء، رأس الفضلاء، قطب زمانہ حضرت علامہ مفتی ابوالفیض غلام عمر جتوئی قادری قدس سرہ الاقدس (متوفی ۱۹۳۵ء سونہ جتوئی، لاڑکانہ) نے اجازت مرحمت فرمائی۔

شیخ شاذلی کی اولاد و خلفاء میں سے ایک بزرگ صاحب مجاز اور حزب البحر کے عامل تھے وہ سندھ تشریف لائے لوگوں کو سلسلہ عالیہ شاذلیہ میں داخل کر کے فیضیاب کیا جب وہ درگاہ پاٹ شریف (ضلع دادو) تشریف لائے تو ان دنوں حضرت ابوالفیض وہاں زیر تعلیم تھے بزرگ صاحب نے حضرت کو پہلے استخارہ کروایا اس کے بعد حزب البحر بتایا اور اجازت عطا فرمائی۔

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہٖ و صحبہ وسلم

۱۵ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ
۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء
بروز جمعۃ المبارک قبل جمعہ

طالب دعا
صاحبزادہ السید محمد زین العابدین راشدی
آستانہ قادریہ شادمان ٹاؤن ملیر کراچی
0323-2473924

دُعائے حزب البحر

﴿دَرودُ شریف تُنجِینا﴾

اَللّٰھُم صَلِ عَلیٰ سَیِدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ اٰلِ سَیِدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنجِینَا بِھَا مِن جَمِیعِ الاَھوَالِ وَلاٰفَاتِ وَتَقضِی لَنَا بِھَا جَمِیع الحَاجَاتِ وَتُطَھِرُنَا بِھَا مِن جَمِیعِ السَّیئاٰتِ وَتَرفَعُنَا بِھَا عِندَکَ اَعلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیعِ الخَیرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلیٰ کُلِ شَیءٍ قَدِیرُ.

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل اطہار پر درود بھیج کہ جس کے وسیلے اور برکت سے تو ہم کو سب خوف کی چیزوں اور آفات سے نجات بخشے اور جس کے وسیلے اور برکت سے تو ہماری ساری حاجتیں پوری کردے اور جس کے وسیلے اور برکت سے تو ہم کو کل برائیوں سے پاک و صاف کردے اور اپنے حضور اعلیٰ درجات اور جس کے وسیلے اور برکت سے ہم کو زندگی اور مرنے کے بعد بھی تمام بھلائیوں کی بلندیوں کی انتہا تک پہنچادے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اپنے گھر روز دَرودُوں کی سجاؤ محفل
دیکھتے دیکھتے حالات بدل جائیں گے (نیازی)

فضائل و برکات:

شرح دلائل میں حسن بن علی الاسوانی سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے بتایا: جو شخص درود تنجینا کو جس بھی مہم اور مصیبت میں ایک ہزار بار پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت کو دور فرماتا ہے اور وہ اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔

منہاج الحسنات شرح دلائل الخیرات میں ابن فاکھانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ شیخ صالح موسیٰ انضریر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا: میں جہاز میں سوار تھا کہ طوفان نے گھیر لیا اور جہاز ڈوبنے لگا۔ طوفان سے بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی۔ لوگ بدحواس ہوگئے تو میری آنکھ لگ گئی۔ قسمت جاگ اُٹھی کہ سرور دوجہاں نبی رحمت شفیع امت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا: جہاز کے سواروں سے کہو کہ وہ درود تنجینا ہزار بار پڑھیں اور آپ ﷺ نے پورا درود شریف تعلیم فرمایا۔ میں بیدار ہوا اور تمام جہاز کے مسافروں سے خواب بیان کیا۔ ابھی ہم نے تقریباً تین سو بار (300) پڑھا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت وسیلہ سے ہمیں طوفان کی ہلاکت سے نجات عطا فرمائی۔

شیخ اکبر نے فرمایا: یہ درود پاک عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے کیونکہ جس نے آدھی رات کو کسی بھی دنیوی یا دینی حاجت کے لئے ایک ہزار بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کردیتا ہے۔ یہ درود پاک قبولیت اور اپنی بات منوانے میں بجلی کی رفتار، اکسیر اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے۔

(افضل الصلوٰۃ علیٰ سیّد السادات صہ ۹۳)

عارف باللہ سید عبدالعزیز دباغ قدس سرہ (متوفی ــــھ) نے فرمایا:

جنت کی اصل "نور محمدی" ہے۔ لہٰذا یہ اس نور کی اسی قدر مشتاق ہے جس قدر کہ بچہ کو باپ کی طرف اشتیاق ہوتا ہے۔ اس لئے جب جنت آپ کا ذکر سنتی ہے تو خوش ہو کر اس کی طرف لپٹتی ہے۔ اس لئے کہ جنت آنحضرت ﷺ ہی سے سیراب ہوتی ہے۔۔۔۔

بے شک آنحضرت ﷺ پر درود پاک بھیجنا سب سے افضل عمل ہے اور یہی ان فرشتوں کا ذکر ہے جو جنت کے اطراف میں ہیں اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی برکت یہ ہے کہ جس قدر درود کا ذکر کرتے ہیں۔ اسی قدر جنت بھی وسیع ہوتی جاتی ہے۔ (خزینہ معارف ترجمہ الابریز صہ 788)

جس کو جنت درکار ہو اور اس میں وسعت چاہتا ہو تو چاہیئے کہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔

ختم شریف

۱	سورہ فاتحہ (الحمدللہ) مع بسم اللہ	تین مرتبہ
۲	آیۃ الکرسی مع بسم اللہ	تین مرتبہ
۳	سورہ اخلاص (قل ھواللہ) مع بسم اللہ	تین مرتبہ

پڑھ کر اس کا ثواب حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس اللہ سرہ کو ہدیہ کیا جائے گا۔

فضائل و برکات

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ ہم نے ایک جگہ قیام کیا۔ ایک لڑکی نے آ کر کہا کہ قبیلہ کے سردار کو ایک بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہمارے لوگ حاضر نہیں ہیں، کیا تم میں سے کوئی شخص دم کر سکتا ہے؟ ہم میں سے ایک شخص اس کے ساتھ گیا جس کو اس سے پہلے ہم دم کرنے کی تہمت نہیں لگاتے تھے، اس نے اسی شخص پر دم کیا جس سے وہ تندرست ہو گیا اور اس سردار نے اس کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہم کو دودھ پلایا۔ جب وہ واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا کیا تم پہلے دم کرتے تھے، اس نے کہا نہیں، میں نے تو صرف ام الکتاب (سورہ فاتحہ) پڑھ کر دم کیا ہے۔ ہم نے کہا اب اس کے متعلق کوئی بحث نہ کرو حتیٰ کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق پوچھ لیں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کو کیا معلوم کہ یہ دم ہے۔ (ان بکریوں کو) تقسیم کرو اور ان میں سے میرا حصہ بھی نکالو۔

(صحیح بخاری ج ۲ صہ 479۔ تفسیر تبیان القرآن ج اول صہ ۱۴۱)

☆ حضرت عبدالملک بن عُ[illegible]ی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: فاتحۃ الکتاب سے ہر بیماری کی شفا ہے۔

(سنن دارمی ج ۲ صہ 320 ملتان، ایضاً)

ہمارے **مشائخ راشدیہ** سورہ فاتحہ کے عامل تھے، اس کی زکوٰۃ نکالتے تھے اور فجر کی سنت و فرض کے درمیاں چالیس بار مع بسم اللہ پڑھنے کی

تاکید فرماتے تھے جس کے بے شمار فضائل و برکات ہیں اور ان کو قلم لکھنے سے عاجز ہے۔

☆ البزاز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنے بستر پر آئے تو سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھے تو وہ موت کے سوا ہر چیز سے محفوظ ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ج ۲ صہ ۸۹۸)

☆ سورہ فاتحہ تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب دو قرآن پاک ہے۔

☆ سید المکاشفین شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اندلسی قدس سرہ (۶۳۸ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے سالہا سال حضرت فاطمہ بنت ولیہ رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ سورہ فاتحہ کی عاملہ تھیں) کی خدمت کی ہے اور اس وقت ان کی عمر پچانوے (۹۵) سال تھی۔ اکثر آپ سورہ فاتحہ سے لوگوں کی حاجت براری کرتی تھیں۔ ایک روز ایک بڑھیا ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی کہ میرا شوہر دوسرے شہر چلا گیا ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارا شوہر واپس آجائے؟ وہ بولی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اچھا ابھی میں سورہ فاتحہ کو بھیجتی ہوں اور اس کو وصیت کرتی ہوں کہ جہاں کہیں اس کا شوہر ہو پکڑ کر لائے۔ پھر وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت میں مصروف ہو گئیں۔ جب پڑھ چکیں تو کہنے لگیں: اے فاتحہ الکتاب! فلاں شہر میں جا میں ان کے شوہر کو دیکھ رہی ہوں اُس کو پکڑ کر لاؤ پھر اس کے شوہر کے آنے میں اتنی ہی دیر ہوئی جتنے میں وہ مسافت طے کر سکے۔ ابن عربی فرماتے ہیں: مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سامنے سورہ فاتحہ جسد انسانی کی صورت میں ظاہر ہوتی تھی۔ (فتوحات مکیہ باب ۴۷، مقدمہ فصوص الحکم)

(۲) نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت

سب سے عظیم ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم اور پوری آیت پڑھی۔ (بخاری کی تاریخ، طبرانی، ابو نعیم)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی کو پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو دوسری نماز تک اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی کو پڑھا اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں ہو گی اور وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (شعب الایمان)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹ کر آیۃ الکرسی پڑھتا ہے صبح تک دو فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

(الدر المنثور ج ۱ صہ 327۔ تفسیر تبیان القرآن ج ۱ صہ ۹۷۴)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس مال یا اولاد پر آیۃ الکرسی کو پڑھ کر دم کر دو گے یا لکھ کر (مال میں) رکھ دو گے یا بچہ کے گلے میں ڈال دو گے، شیطان اس مال و اولاد کے قریب بھی نہ آئے گا۔ (حصن حصین صہ 340)

☆ الدیلمی نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی زبانی نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا جو تکلیف کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ (مسند الفردوس۔ سعادۃ الدارین ج ۲ صہ 8)

☆ آیۃ الکرسی چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (رواہ مسند احمد، تفسیر مواہب الرحمٰن ج ۱ صہ ۱۱)

(۳) حضور پاک ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس سے عاجز ہو کہ رات میں تہائی

قرآن پڑھ لیا کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ تہائی قرآن کیونکر کوئی پڑھ لے گا۔ فرمایا: قل ھو اللہ احد (سورہ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو سورتیں بڑی ہی اچھی ہیں جو فجر کی (فرض) نماز سے پہلے دو رکعت (سنت) میں پڑھی جاتی ہیں یعنی سورہ کافرون اور سورہ اخلاص۔ (حصن حصین ۳۴۷)

☆ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نے اس اصحابی کے متعلق جو امام تھے اور ہر نماز میں قل ھو اللہ احد ضرور پڑھا کرتے تھے اور جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو بتایا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو خبر دو کہ بیشک اللہ تعالیٰ بھی اس شخص سے محبت کرتا ہے۔

(ایضاً۔ مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن)

☆ ایک صحابی ہمیشہ اور سورتوں کے ساتھ سورۃ اخلاص ہر رکعت میں ضرور پڑھا کرتے تھے۔ جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ: مجھے اس سورت سے بے حد محبت ہے۔ تو اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورت کی محبت ہی تم کو جنت میں داخل کردے گی۔ (ایضاً۔ مشکوٰۃ)

☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص سونے کے ارادے سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو (100) مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن رب تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔ (ایضاً)

☆ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سُنا تو فرمایا: واجب

ہوگئی، میں نے عرض کی کیا واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: جنت۔ (مشکوٰۃ)

☆ حضور ﷺ نے فرمایا: صبح و شام قل ھو اللہ احد، سورہ فلق اور سورہ ناس تین تین بار پڑھ لیا کرو، یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہوں گی۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

☆ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ ہر رات میں جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے ہاتھ جمع کر کے ان پر قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر پھونکتے پھر جسم کے جس حصہ تک ہوسکتا وہ ہاتھ پھیرتے اپنے سر مبارک، چہرے پاک کے سامنے والے حصے سے شروع فرماتے۔ یہ تین بار کرتے تھے۔

(صحیح مسلم و بخاری مشکوٰۃ)

اَلاعتِصَامُ

اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ۝

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

فضائل وبرکات:

کی تلاوت سے بے محل شیطانی غصہ سے بچا جاتا ہے۔ وسوسے سے چھٹکارا مل جاتا ہے اور نفسانی دباؤ ختم ہوجاتا ہے۔ جب بندہ اللہ کی پناہ میں آجاتا ہے تو دنیا کے وبال سے نجات پاجاتا ہے۔ عالم ربانی علامہ اسماعیل حقی رقمطراز ہیں:

قرآن پاک کی تلاوت سے پہلے ''اعوذ باللہ'' پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ اعوذ باللہ شریف ایک قسم کی طلب اجازت اور بمنزلہ دروازہ کھٹکھٹانے کے ہے، کیونکہ شاہاں زمان کی عادت ہے کہ جب کوئی ان کے حضور میں حاضر ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے لازم ہوتا ہے کہ پہلے اجازت طلب کرے، پھر دربار میں حاضر ہو۔ اس طرح جس کا قرآن پاک کی تلاوت کا ارادہ ہوتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ میں اپنے محبوب کے ساتھ مناجات کا شرف حاصل کرلوں تو مناجات جیسی باریابی کے لئے اسے زبان کو پاک وصاف کرنے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے، کیونکہ فضول کلام کرنے فحش گوئی اور بہتان تراشنے سے زبان نجس ہوجاتی ہے۔ پھر اعوذ باللہ سے زبان پاک کرکے تلاوت کرنا شروع کرتا ہے۔

اہل معرفت فرماتے ہیں کہ یہ کلمہ طالبین تقرب کا وسیلہ اور خائفین کی مضبوط رسی اور مجرمین کی مسرت گاہ اور ہالکین کا مرجع اور محبین کی فرصت ہے۔

یعنی خالق کائنات کے حکم (جوکہ سورہ نحل میں ہے) فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ (یعنی جب تم قرآن پڑھو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو) کی تعمیل ہے۔

تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ اعوذ باللہ قرآن پاک کی تلاوت سے قبل پڑھی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: ''جب شیطان نے اپنے مالک کی نافرمانی کی تو مالک لم یزل نے اُسے اپنی رحمت سے دور فرمایا، اس نافرمانی کی وجہ سے شیطان ہوگیا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان اس نام سے بعد از لعنت موسوم ہوا ورنہ اس سے پہلے اس کا نام عزازیل یانائل تھا۔ (تفسیر روح البیان جلد اول)

حضرت نوح علیہ السلام نے شیطان سے دریافت کیا: اے بدبخت! یہ تو بتا کہ بنی آدم کے کون سی عادات تجھے اور تیرے لشکر کو گمراہ اور ہلاک کرنے میں معاونت کرتے ہیں؟ ابلیس ملعون نے کہا: جب ہم بنی آدم کو (۱) کنجوس (۲) بخیل (۳) بدخواہ (۴) سرکش (نافرمان) (۵) اور جلد باز پاتے ہیں تو ہم گھڑی کی طرح اُسے جھپٹ لیتے ہیں۔ جب کسی انسان میں یہ تمام مذکورہ عادات جمع ہوتی ہیں تو ہم اس کا ''مرید شیطان'' (یعنی سرکش) نام رکھتے ہیں۔ (ایضاً)

☆ جو شخص دن میں دس مرتبہ اعوذ باللہ...... پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے بچانے کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا۔ (حصن حصین ۹۶)

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ترجمہ: اللہ کے نام سے جونہایت مہربان رحم والا ہے۔

فضائل وبرکات:

حضور پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج ہوئی تو تمام بہشتیں مجھے پیش کی گئیں، تو ان میں میں نے چار نہریں دیکھیں: (۱) پانی (۲) دودھ (۳) پاکیزہ شراب (۴) شہد۔

میں نے جبریل سے ان نہروں کے متعلق دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آتی اور کہاں پر جاتی ہیں؟ جبریل نے کہا: حضور! جاتی تو حوض کوثر کو ہیں لیکن یہ مجھے معلوم نہیں کہ آتی کہاں سے ہیں، آپ اپنے رب سے پوچھئے۔ حضور انور ﷺ نے اپنے رب سے التجا کی، رب تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ حاضر ہوا، تحفہ سلام پیش کرکے عرض کی: یا محمد ﷺ! آنکھیں بند کیجئے، میں نے آنکھیں بند کرلیں، پھر عرض کی: آنکھیں کھولیئے۔ میں نے دیکھا تو مجھے ایک درخت نظر آیا جو مجھے سفید موتی کا ایک قبہ معلوم ہوا۔ اس کا ایک مقفل دروازہ سونے کا تھا اور وہ اتنا وسیع تھا کہ اگر دنیا کے جن وانس جمع ہوکر اس پر بیٹھیں تو ایسا معلوم ہوگا جیسا کہ پہاڑ پر پرندہ بیٹھتا ہے۔ پس میں نے ان نہروں کو دیکھا کہ وہ اس قبہ کے نیچے سے آرہی ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر میں واپس ہونے لگا تو فرشتوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس قبہ کے اندر داخل کیوں نہیں ہوتے؟ میں نے کہا: اس میں دخول کیسے ہو، اس پر تو تالا لگا ہوا ہے اور کنجی بھی نہیں ہے۔ اس نے عرض کی: اس کی کنجی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ پس میں نے تالا کے قریب بسم اللہ شریف پڑھی تو تالا کھل گیا۔ پھر میں اس قبہ کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ چار نہریں اس قبہ کے چار

ستونوں سے جاری ہورہی ہیں اور ان چاروں ستونوں پر بسم اللہ شریف لکھی ہوئی ہے۔ میں نے غور سے دیکھا کہ پانی کی نہر بسم اللہ شریف کے میم کے، دودھ کی اللہ کی ھا سے، شراب کی رحمٰن کے میم سے، شہد کی رحیم کے میم سے۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ چار نہروں کا منبع بسم اللہ شریف ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب ﷺ! جو شخص تیرا امتی ریا (دکھاوے) سے پاک ہوکر خالص نیت سے مجھ کو ان اسماء سے یاد کرے گا اور کہے گا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو میں اسے چار نہروں سے پانی پلاؤں گا۔

☆ روم کے بادشاہ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے سر میں ایسا درد اٹھتا ہے کہ جس کے علاج سے اطباء عاجز آگئے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی دوا موجود ہو تو ارسال فرمایئے۔ حضرت نے ایک ٹوپی سلوا کر بھجوائی۔ جب ٹوپی سر پر لگاتا تو درد غائب ہوجاتا اور جب ہٹاتا تو درد پھر شروع ہوجاتا۔ بڑا متعجب ہوا۔ ٹوپی کو کھولا تو اس میں سے ایک کاغذ ملا، جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی۔ سبحان اللہ! (روح البیان)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جب استاد بچے کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھاتا ہے تو استاد، بچہ اور اس کے والدین کے لئے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ (دیلمی) لہٰذا بچوں کو قرآن مجید ناظرہ وحفظ کیلئے مدرسہ بھیجنا بہت بڑی سعادت اور نیکی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شاندار کام کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے برکت حاصل کرکے نہ کی جائے گی وہ کام بے برکت رہے گا۔

(صحیح ابن حبان۔ خطیب بغدادی کی جامع، شیخ عبدالقادر، رہاوی کی اربعین وغیرہ)

ثم انزل علیکم من بعد الغم امنة نعاسا یغشیٰ طآئفة منکم و طائفة قداهمتهم انفسهم یظنون باللہ غیر الحق ظن الجاهلية يقولون هل لنامن الامر من شیءٍ قل ان الامر کله للہ یخفون فی انفسهم مالا یبدون لک یقولون لو کان لنامن الامر شیءٌ ماقتلنا ههٰنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیهم القتل الی مضاجعهم ولیبتلی اللہ مافی صدور کم ولیمحِص مافی قلوبکم واللہ علیمٌ بذاتِ الصُّدور.

(ال عمران: ۱۵۴۔پ۴)

ترجمہ: ”پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اُتاری کہ تمہاری ایک جماعت (مومنین) کو گھیرے تھی اور ایک گروہ (منافق) کو اپنی جان کی پڑی تھی، اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے جاہلیت کے سے گمان، کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے۔ تم فرمادو کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ (منافق) اپنے دلوں میں (کفر) چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے، کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم (گھر سے نہ نکلتے) یہاں نہ مارے جاتے۔ تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جاچکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے اور اس لئے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اُسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔“

شیطان اہل یقین مخلصین نُورانی حضرات کو گمراہ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح جس کے قلب میں روشنی ہو اور کسی گناہ کے ارتکاب سے جس کے دل میں خواہش نفسانی کا شائبہ تک نہ ہو اسے بھی شیطان وسوسہ ڈال کر گمراہ نہیں کرسکتا بلکہ وہ سالکین جو ظلماتِ نفس سے نجات پاچکے ہیں شیطان ان کے قریب نہیں بھٹکتا چہ جائیکہ ان میں وسوسہ ڈال سکے۔

ایک بار شیخ الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز نے خواب میں شیطان ملعون کو ننگا پھرتا دیکھ کر فرمایا: اے شیطان! تجھے ننگا پھرتے ہوئے لوگوں سے شرم بھی محسوس نہیں ہوتی۔ شیطان نے عرض کی: یہ کیا لوگ ہیں لوگ تو وہ ہیں جو شونیزیہ کی مسجد شریف میں عبادت میں مصروف ہیں کہ انہوں نے مجھے مار ہی ڈالا بلکہ میرے جگر کو آگ لگادی۔

حضرت شیخ جنید قدس سرہ نے بتایا: جب میں نیند سے بیدار ہوا تو ان لوگوں کی زیارت کی لئے مسجد شونیزیہ کی طرف چل پڑا۔ وہاں جاکر ایک جماعت کو دیکھا جو کہ مسجد میں مقیم ہے جن کے سَر گھٹنوں پر ہیں اور وہ تفکر میں محو ہیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا:

اے جنید! خبردار! کبھی نفس کے دھوکہ میں نہ آنا، تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب مومن کا دل معرفت الٰہی سے منور ہوجاتا ہے تو شیطان ناری وہاں پہنچ کر وسوسہ نہیں ڈال سکتا ہے۔

(تفسیر روح البیان پ۴، ۱۲۳)

حجتہ الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

شیطان نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے لئے اپنے لشکر کو پھیلا دیا کہ انہیں گمراہ کرسکیں لیکن شیطان کا لشکر بُری طرح ناکام واپس لوٹا۔۔۔۔۔۔

(احیاء العلوم)

فوائد السوسی میں ہے جو کوئی آیت مبارکہ ثم انزل علیکم۔۔۔۔۔۔

آخر تک اور آیت مبارکہ محمد رسول اللہ آخر تک لکھ کر اپنے پاس (گلے یا بازو پر باندھ کر) رکھے، تمام حالات میں اس پر لطف وکرم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں پر اس کی مدد فرمائے گا۔ تمام رنج وغم اس سے دُور رہیں گے۔ یہ دونوں آیتیں ظاہری وباطنی امراض سے نجات دینے میں بہت مفید ہیں۔ صاف ستھرے برتن پر لکھ کر دھولیں، اس کا پانی زیتون کے تیل اور عرق گلاب میں ملا کر پھوڑے پھنسی اور زخموں اور ورم پر لگائیں۔ انشاء اللہ جلد ہی آرام آجائے گا۔ یہ نسخہ مُجرب اور صحیح ہے۔ یہ دونوں آیتیں تمام حروف معجمہ کی جامع ہیں۔

(سعادۃ الدارین ج ۲ صہ 895 امام نبہانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُحَمَّدٌ رسول اللہ ؕ والذین معه اشدآءُ علی الکفار رحمآءُ بینھم تراھم رکعا سجَّدًا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانًا سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجود ؕ ذالک مثلھم فی التوراۃِ و مثلھم فی الانجیل کسزرع اخرج شطاہ فازرہٗ فاستغلَظَ فاستوی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعجب الزراع لیغیظ بھمُ الکُفار ؕ وعداللہ الّذین اٰمنوا و عملُوا الصّٰلِحٰت منھم مغفرۃ وّاجرًا عظیمًا۔ (الفتح: ۲۹، پ ۲۶)

ترجمہ: "محمد (ﷺ) اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی (اصحاب کرام) کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل (محبت کرنے والے) تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے (کثرت سے نماز پڑھتے) اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے، یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور ہے) جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی (اچھی) لگتی ہے تا کہ ان سے کافروں کے دل جلیں، اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔"

فضائل وبرکات

عطاء کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں کی وجہ صحابہ کرام کے چہروں پر نورِ الٰہی نمایاں ہوتا تھا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت

کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے۔

حضرت قتادہ نے کہا کہ سید عالم ﷺ کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی، وہ نیکیوں کا حکم کریں گے اور بدیوں سے منع کریں گے۔ کہا گیا ہے کہ کھیتی کی مثال حضور پاک ﷺ کی ذات گرامی قدر ہے اور اس کی شاخیں اصحاب اور مومنین۔ (تفسیر خزائن العرفان)

خیر التابعین حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا!

محمد رسول اللہ والذین معہ آیت سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں اس لئے کہ وہی غار میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

اشداء علی الکفار، آیت سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ مراد ہیں کیونکہ آپ کفار کے لئے سخت تھے۔

رحماء بینھم: سے عثمان غنی رضی اللہ عنہ مراد ہیں کیونکہ آپ رؤف رحیم اور حیاء دار تھے۔

تراھم رکعا سجدا: سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مراد ہیں کیونکہ آپ ہر رات ہزار رکعت پڑھا کرتے تھے۔

یبتغون فضلاً من اللہ و رضوانا: سے باقی عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنھم صحابہ کرام مراد ہیں۔ (روح البیان)

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں، ابوبکر اس شہر کی بنیاد ہیں اور عمر اس کی دیوار ہیں، عثمان اس کی چھت ہیں اور علی اس کے دروازہ ہیں۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: میں صدق کا شہر ہوں، ابوبکر اس کے دروازہ اور میں عدل کا شہر ہوں، عمر اس کے دروازہ اور میں حیاء کا شہر ہوں، عثمان اس کے دروازہ ہیں اور میں علم کا شہر ہوں، علی اس کے دروازہ ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ (متوفی سنہ 911ھ) حدیث مذکورہ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

جب تک یہ چاروں جمع نہ ہوں دین کے شہر کا انتظام درست نہیں ہوسکتا ہے۔ جیسے کہ اگر کوئی ان میں سے کسی سے محبت نہ رکھے تو اس کا دین درست نہ ہوگا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

معلوم ہو کہ ہمارے حضور پاک دین کے شہر ہیں اور چاروں اصحاب اُس کے چار دروازے ہیں اور دین کے امام بھی خدا نے چار (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) بنائے ہیں تا کہ ہر ایک امام ان چاروں دروازوں میں سے دین کے مسائل اور فائدے نکال کر لوگوں تک پہنچائے اور لوگ ان سے فائدہ اُٹھائیں۔
(انیس الجلیس صہ136)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ابوبکر کو والی، عمر کو مُشیر، عثمان کو سند اور علی تم کو (دین کی) پشت بناؤں۔ کیا تم چار یار نہیں ہو، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تم سے میثاق لیا ہے، تمہارے ساتھ مومن ہی محبت کرتا ہے اور کافر بغض کرتا ہے۔ تم چاروں میری نبوت کے خلفاء ہو اور میرے ذمہ کی عقد ہو۔ ایک دوسرے سے انقطاع نہ کرنا اور نہ ہی ایک دوسرے کے عیب و نقص تلاش کرنا۔ (کشف الاسرار، تفسیر روح البیان)

حزب البحر میں بعض آیات قرآنیہ کا انتخاب کیا گیا ہے، اس انتخاب میں اسرار پوشیدہ ہیں۔ یہ آیات بے شمار فوائد ظاہریہ وباطنیہ پر مشتمل ہیں اور ان آیات میں دنیا وآخرت کی نعمتیں، رحمتیں، برکتیں پوشیدہ ہیں اور اسم اعظم بھی ہے۔ اس کی ایک جھلک درج ذیل ہے:

علامہ شیخ اسماعیل حقی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

قرآن میں دو آیات ایسی ہیں جس میں قرآن پاک کے جملہ انتیس (۲۹) معجمہ حروف پائے جاتے ہیں:

(۱) ثم انزلنا علیکم من بعد الغم امنة نعاسا (آل عمران: ۱۵۴)

(۲) محمّد رسول اللہ تا آخر اجراً عظیماً.

پہلا حرف معجم محمد رسول اللہ کا میم اور آخر وعملوا الصّٰلحات کی صاد ہے۔

قرآن پاک میں ان دو آیات کے علاوہ اور کوئی آیت نہیں جن میں یکجا حروف معجمہ جمع ہوں۔ جو ان دو آیتوں کو پڑھ کر دعا مانگے اس کی دعا قبول ہوگی۔
(فتح الرحمٰن۔ تفسیر روح البیان)

☆ نبی کریم نور مجسم ﷺ نے فرمایا: جس نے سورہ الفتح پڑھی وہ گویا فتح مکہ میں حضور پاک کے ساتھ رہا۔ (روح البیان)

اَللّٰھُمَّ یَسِّر وَلَا تُعَسِّر بَحَقِّ الف باتا جیم حاخا دال ذال را زا سین شین صاد ضاد طا ظا عین غین فا قاف کاف لام میم نون واؤ ھا ھمزہ یا.

اے ہمارے اللہ کریم! آسانی عطا فرما، نہ کہ سختی۔ تیری دربار میں واسطہ ہے۔ حروف تہجی جو کہ قرآن مقدس کا مخفف ہے۔

فضائل وبرکات

بعض بزرگ فرماتے ہیں: تمام علوم باری تعالیٰ نے چار کتب سماویہ (توریت، انجیل، زبور، قرآن حکیم) میں جمع فرمائے ہیں اور ان چار کتب کا علم قرآن پاک میں اور قرآن پاک کا علم سورۂ فاتحہ میں اور سورہ فاتحہ کا علم بسم اللہ شریف میں اور بسم اللہ شریف کا علم بسم اللہ کی ”با“ میں۔

جمیع علوم کے بسم اللہ کی با میں مجمع ہونے میں یہ حکمت ہے کہ علم میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ کو اپنے مولا کا وصال نصیب ہو جائے اور بسم اللہ کی با الصادق کی ہے اور اب معنی یہ ہوا کہ بسم اللہ کی با بندہ کو اپنے مولا سے ملا رہی ہے۔ (تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان)

حروف تہجی آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے اور قرآن مجید انہی حروف تہجی پر مشتمل ہے۔ اس معنیٰ پر یہ حروف تہجی ہر نازل شدہ کتب آسمانی کی اصل ہیں۔ (روح البیان پ۲۴ ص304)

رَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْهُ وَلَا تُعَسِّرْهُ عَلَيْنَا يَا رَبِّ يَارَبِّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

ترجمہ: رب کریم ہم پر سہل و آسانیاں عطا فرما، نہ کہ سختیاں۔ اے رب کریم، اے رب کریم، اے رب کریم اور اللہ تعالیٰ تمام مخلوق سے بہتر و برتر ہمارے سردار حضرت محمد (ﷺ) پر اور آپ کی اولاد اطہار اور اصحاب کرام پر رحمت و برکت اور بہت بہت سلام بھیج اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ پالنہار کے لئے ہیں۔

حِزْبُ الْبَحر

اَللّٰھُمَّ یَا عَلِیُّ یَاعَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَاعَلِیْمُ اَنْتَ رَبِّیْ وَعِلْمُکَ حَسْبِیْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّیْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ نَسْئَلُکَ الْعِصْمَةَ فِی الْحَرْکَاتِ وَالسَّکَنَاتِ وَالْکَلِمَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّکُوْکِ وَالْاَوْھَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُیُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالاً شَدِیْدًا ط وَاِذْیَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ " مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا غُرُوْرًا.

فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْلَنَا ھٰذَاالْبَحْرَ.

(علیٰ دین الاسلام، آہستہ کہے)، (مقصود دل میں لائے)

کَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَلِسَیِّدِ نَا مُوْسیٰ علیہ السلامُ وَسَخَّرْتَ النَّارَلِسَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ علیہ السلامُ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِیْدَ لِسَیِّدِنَا دَاؤدَ علیہ السلام وَسَخَّرْتَ الرِّیْحَ وَالشَّیٰطِیْنَ وَالْجِنَّ وَالْاِنْسَ لِسَیِّدَنَا سُلَیْمَانُ علیہ السلامُ وَسَخِّرْلَنَا کُلَّ بَحْرٍ ھُوَلَکَ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْیَا وَبَحْرُ الْاٰ. خِرۃ ط وَسَخِّرْلَنَا کُلَّ شَیءٍ یَامَنْ م بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیءٍ ط

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! اے بلند مرتبہ! اے عظیم! اے بردبار! اے جاننے والے! تو ہی میرا رب ہے اور علم تیرا کافی ہے مجھ کو، بہترین رب، بہترین کفایت

کرنیوالا، مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے، اور تو ہی ہے غالب مہرباں۔ مانگتے ہیں تجھ سے نگاہ رکھنا چالوں میں، ٹھہرنے میں اور بولنے میں اور خواہشات میں اور خطرات میں گمانوں میں اور شکوں سے اور ان وہموں سے جو چھپاتے ہیں دلوں کو پوشیدہ چیزوں کے دیکھنے سے، پس البتہ آزمائے گئے ہیں ایماندار اور ہلائے گئے ہیں ہلانا سخت۔ اور جب کہتے ہیں منافق اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض ہے، نہیں کیا وعدہ ہم سے اللہ اور رسول نے مگر فریب۔ پس ثابت رکھ ہم کو اور غالب کر، اور تابعدار کر ہمارے لئے اس دریا کو جیسا کہ تو نے تابعدار کیا اس دریا کو ہمارے سردار موسیٰ علیہ السلام کے لئے اور تابعدار کیا تو نے آگ کو ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام کے لئے اور تابعدار کیا تو نے پہاڑوں اور لوہے کو ہمارے سردار داؤد علیہ السلام کے لئے اور تابعدار کیا تو نے ہوا کو اور دیوؤں (سرکش) اور جنات کو اور انسانوں کو ہمارے سردار سلیمان علیہ السلام کے لئے اور تابعدار کر تو ہمارے لئے ہر دریا (سمندر) کو کہ وہ تیرے ہیں۔ زمین میں اور آسمان میں اور ملک میں اور ملکوت میں اور دریائے دنیا اور دریائے آخرت کو اور مطیع بنا ہمارے لئے ہر چیز اُسی کو کے ہاتھ میں ہے بادشاہی ہر چیز کی۔

کٓھٰیٰعٓصٓ	(عقد)
کافی ہستی تو مراد عالم دنیا	(رب کریم تو میرے لئے دنیا میں کافی ہے)
کٓھٰیٰعٓصٓ	(حل)
کافی ہستی تو مراد عالم برزخ	(رب کریم تو میرے لئے برزخ (قبر) میں کافی ہے۔
کٓھٰیٰعٓصٓ	(عقد)
کافی ہستی تو مراد عالم آخرۃ	(رب کریم تو میرے لئے بروز قیامت کافی ہے)

فضائل و برکات

عقد و حل کا کیا مطلب؟

کھٰیٰعص دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر پڑھا جائے، عقد سے مراد انگلیوں کا بند کرنا اور حل سے مراد کھولنا ہے۔ چھنگلی (چھوٹی انگلی) سے بند کریں اور انگوٹھے سے کھولیں۔

تیسری بار جب کھٰیٰعص پڑھا جائے تو انگلیوں کو بدستور بند رکھیں اور آگے بڑھتے چلے جائیں اور خزائن **رحمتک** پر انگلیاں حسب دستور کھول کر ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھ پورے جسم پر پھیر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ رحمتیں اور برکتیں حاصل ہونگی۔

کھٰیٰعص حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی معنی اللہ اور اس کا محبوب ﷺ جانتے ہیں۔ کھٰیٰعص۔ حٰم۔ حٰمعسق۔ وغیرہ حروف مقطعات ہیں اور اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

حروف مقطعات اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ کلمات حروف تہجی کی طرح جدا جدا پڑھے جاتے ہیں، اس لئے مقطعات جدا جدا کہلاتے ہیں۔ ان کے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان کا اختصار پیش کرتے ہیں:

پہلا قول: خلفاء راشدین جمہور صحابہ کرام اور تابعین رضوان اللہ علیہم کے نزدیک حروف مقطعات، متشابہات میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ان کی مراد معلوم نہیں۔

دوسرا قول: بعض سلف جمہور متکلمین اور خلیل وسیبویہ کے نزدیک حروف مقطعات ان سورتوں کے نام ہیں جن کے شروع میں یہ مذکور ہیں، جو مضامین اس صورت میں بالتفصیل مذکور ہیں یہ حروف اس کی تفصیل کا اجمال ہیں۔

علامہ محمود آلوسی فرماتے ہیں: حروف مقطعات کے اسرار ورموز رسول اللہ ﷺ کے بعد انہیں حضرات پر منکشف ہوتے ہیں جو منجانب اللہ خاص طور پر علوم نبوت کے وارث بنائے گئے بلکہ کسی وقت حروف مقطعات خود بخود ان وارثین علوم نبوت کے سامنے اپنے اندرونی اسرار ورموز بولنے لگتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی)

تیسرا قول: زمخشری اور قاضی بیضاوی فرماتے ہیں: حروف مقطعات حروف تہجی کے اسماء ہیں اور ظاہر ہے کہ کلام کا مادہ اور عنصر یہی حروف تہجی ہیں، اس سے مل کر کلام بنتا ہے۔ (علم القرآن صہ ۸۸ مطبوعہ ساہیوال)

شیخ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ حروف مقطعات کے شان نزول متعلق فرمایا: مشرکین عرب قرآن پاک کے نزول کے وقت لغویات وبکواس بکتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت حروف مقطعات کو نازل فرمایا تا کہ ان کے خیالات نازل کردہ کلام الٰہی کی طرف میل کریں، پھر جب انہیں سنیں تو اس کے خلاف نہ چلیں اور فطرت انسانی کا تقاضا ہے کہ وہ ہر عجیب وغریب امر کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پھر لغویات سے منہ پھیر کر اس امر کی طرف کان دھرتا ہے اور مقصود بھی یہی تھا۔ حروف مقطعات کے سامنے مشرکیں عاجز بن گئے۔ جس سے ان کا بہت بڑا شر دفع ہوگیا جو ان کے تکبر اور ہٹ دھرمی ولغویات سے ہر روز ہوتا تھا۔ یہ مومنوں کے لئے رحمت کا سبب بنا اور حکمت الٰہی کا ظہور ہوا۔ (روح)

یہ حروف مقطعات سب کے سب اللہ تعالیٰ کے کسی اسم سے لئے گئے ہیں۔ان حروف مقطعات پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان کا (اصل) علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا لازمی ہے۔ (تفسیر روح البیان ج اول صہ ۸۴)

اُنصُرنَا فَاِنَّکَ خَیرُ النَّاصِرِینَ.

ہمیں کامیابی عطا فرما۔ بیشک تو بہترین کامیاب کرنے والا ہے۔

وَافتَح لَنَا فَاِنَّکَ خَیرُ الفَاتِحِینَ.

اور فتح عطا فرما۔ بیشک تو بہترین فاتح ہے۔

وَ اغفِر لَنَا فَاِنَّکَ خَیرُ الغَافِرِینَ.

اور ہمارے (گناہ) معاف فرما۔ بیشک تو بہترین بخشنے والا ہے۔

وَارحَمنَا فَاِنَّکَ خَیرُ الرَّاحِمِینَ.

اور ہم پر رحم فرما۔ بیشک تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

وَارزُقنَا فَاِنَّکَ خَیرُ الرَّازِقِینَ.

اور رزق دے ہمیں۔ بیشک تو بہترین رزق دینے والا ہے۔

وَاحفَظنَا فَاِنَّکَ خَیرُ الحٰفِظِینَ.

اور حفاظت فرما ہماری۔ بیشک تو بہترین محافظ ہے۔

وَاَهدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ القَومِ الظّٰلِمِینَ.

اور ہدایت دے ہمیں اور نجات دے ہمیں ظالموں سے۔

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ (حل اور دم) وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِيْ دِيْنِنَا وَ دُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا.

ترجمہ: اور ہمیں دے اپنی طرف سے پاک ہوا، جیسی کہ وہ تیری دانست میں ہے اور اس کو نازل فرما ہم پر رحمت کے خزانوں سے اور اُٹھا ہم کو بزرگی اور سلامتی کے ساتھ اور عافیت (راحت) دے ہمیں دین اور دنیا اور آخرت میں، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے ہمارے اللہ! آسان فرما ہمارے لئے ہمارے کام، راحت دے ہمارے دلوں کو اور ہمارے جسموں کو سلامتی اور آرام دے ہمارے دین میں، ہماری دنیا میں اور ہمارے سفر میں اور خبر گیری کرنے والا ہمارے گھر والوں کی اور تاریکی ڈال ہمارے دشمنوں کے چہروں پر۔

نوٹ: آخری بولڈ الفاظ (خط کشیدہ) تین بار کہو اور ہر بار ہاتھ کی پیٹھ زمین پر مارو اور تصور (خیال) اعداء (دشمن) کا یا نفس امّارہ کا کرو۔

وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا. وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ. وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ.

ترجمہ: اور بدل دے ان کو ان کی جگہ سے۔ پس (وہ دشمن) ہماری طرف آنے اور جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے پھر لپک کر رستہ کی طرف جاتے تو انہیں کچھ دکھائی نہ دیتا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے، نہ آگے بڑھ سکتے، نہ پیچھے لوٹتے۔

یٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ. یٰس صلی اللہ علیہ وآلہ وَسَلَّمَ. یٰس صلی اللہ علیہ وآلِہ وَسَلَّمَ.

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ. اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ. عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ. لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ. لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ. وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. (یٰس: ۹، پ ۲۲)

ترجمہ: اے آقا ﷺ، اے سید ﷺ! اے سردار ﷺ! حکمت والے قرآن کی قسم! بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو، عزت والے مہرباں کا اتارا ہوا ہے تا کہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر

ہیں۔ بے شک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کر دیئے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انہیں اُوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔"

فضائل وبرکات

☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح روایت ہے کہ جو شخص اس سورت کو اللہ تعالیٰ اور دار آخرت کے لئے پڑھے گا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی رحمت شفیع امت ﷺ نے فرمایا: جو شخص یٰس شریف پڑھے اسے دس قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ بعض نے تیس قرآن، بعض نے گیارہ قرآن اور بعض نے بارہ قرآن پڑھنے کے ثواب کا ذکر کیا ہے۔ دس قرآن کے ثواب کی حدیث مرفوع ابن عباس، معقل بن یسار، عقبہ بن عامر، ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنھم اجمعین سے مروی ہے لہٰذا اس حدیث پر اعتماد کرنا چاہیئے۔

(تفسیر روح البیان ج ۲۲ ص ۱۹۲)

☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خدا کی رضامندی کے لئے جو شخص سورہ یٰس پڑھے گا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے لہٰذا اس سورۃ کو مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔

(بیہقی کی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

☆ حضرت عطاء بن ریاح تابعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن کے آغاز میں سورہ یٰس شریف پڑھے گا اس کی تمام ضروریات پوری کردی جائیں گی۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ. شَاهَتِ الْوُجُوْهُ. شَاهَتِ الْوُجُوْهُ

ترجمہ: بگڑے منہ۔ بگڑے منہ۔ بگڑے منہ۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط (طٰہٰ 111:) تین بار

ترجمہ: اور سب منہ جھک جائیں گے اس زندہ قائم رہنے والے کے حضور۔

نوٹ: اس کو تین بار ورد میں رکھنا ہے۔

فضائل وبرکات

علامہ دُمیری لکھتے ہیں:

بعض اکابر علماء نے اس آیت کے لئے اسم اعظم لکھا ہے۔

(حیات الحیوان ج ا صہ ۱۴۴)

امام نووی فرماتے ہیں:

بعض ائمہ متقدمین نے اس کو اسم اعظم میں شمار کیا ہے۔

(فتاوی الامام النووی صہ ۱۹۹)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

اسم اعظم کو ان تین سورتوں میں تلاش کرو: (۱) بقرہ (۲) آل عمران (۳) طٰہٰ۔

راوی نے فرمایا: وہ تینوں آیتیں "لا الٰہ الا ھو الحی القیوم" ان میں مشترک ہیں۔ (تفسیر روح البیان پ ۶)

عاجز راقم الحروف کے خیال میں اس سے مراد سورہ بقرہ میں آیۃ الکرسی ہے جیسے لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ہیں اس طرح آل عمران کا آغاز ہی الم کے بعد انہی حروف سے ہوتا ہے اور سورہ طٰہٰ میں بھی وہی الفاظ موجود ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان اسم الاعظم کی برکت سے اپنی معرفت اور اپنے محبوب سیدنا محمد عربی ﷺ کی سچی غلامی نصیب فرمائے۔ آمین

وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا○ (طٰہٰ:۱۱۱)

ترجمہ: اور وہ جس نے اٹھایا نا انصافی۔

طٰہٰ○ طٰسٓمٓ○ (عقد)

حٰمٓعٓسٓقٓ○ (حل اور دم)

طٰہٰ کے متعلق مختلف اقوال ہیں لیکن سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طٰہٰ میں طاء سے اہل بیت کی طہارت (پاکی) کی قسم ہے اور "ھا" میں ہدایت کی۔ (روح البیان پ ۱۶)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ. بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ. (الرحمٰن ۲۰)

ترجمہ: جاری کئے دو دریا کہ ملے ہوئے چلتے ہیں۔ درمیان میں ان دونوں کے پردہ ہے۔

حضرت ابن عطا نے فرمایا: رب وعبد کے درمیان دو بحر عمیق ہیں:

(۱) بحر النجات یعنی قرآن حکیم جس نے اس پر عمل کیا وہ نجات پا گیا۔ (۲) بحر الہلاک: یعنی جو دنیا کی طرف جھکا وہ ہلاک ہوا۔ (روح البیان)

حٰم (دائیں طرف) حٰم (سامنے) حٰم (بائیں طرف)
حٰم (پیچھے) حٰم (آسمان کی طرف) حٰم (اپنے سینہ)
حٰم (زمین کی طرف)

نوٹ: سیدھے ہاتھ کا اشارہ کرکے پھونک ماریں۔

یہ حروف مقطعات ہیں ان کی بڑی فضیلت واہمیت ہے۔ گویا کہ کوزے میں دریا سمادیا گیا ہے۔ حضرت کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اسم اعظم حروف مقطعات میں مخفی ہیں۔ (روح البیان پ ۲۴)

پھر دعا کرکے ہاتھوں پر دم کرکے پورے جسم پر پھیراؤ اور بہتر ہے کہ یہ دعا کی جائے:

دَفَعْتُ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ بَلَآءٍ وَّقَضَآءٍ تَجِيْءُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ السِّتَّةِ تَأْمُنُنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ.

ترجمہ:

حٰمٓ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَايُنْصَرُوْنَ.

ترجمہ:

حٰمٓ. تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ. غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ. (المومن:۳)

ترجمہ: حٰم یہ کتاب (قرآن) اتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم

والا، گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا (مسلمانوں کی) سخت عذاب کرنے والا (کافروں پر) بڑے انعام والا (عارفوں پر) اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے (آخرت میں)۔"

حاء میں حکمت کی طرف اور میم اس کی منّت واحسان کی طرف یعنی اس نے بندوں پر احسان فرمایا ہے کہ اپنا کلام ان پر نازل فرمایا اپنی حکمت ازلی سے جس کی رحمت غضب پر غالب ہے۔ اس نے جملہ موجودات کو اس رحمانیۃ الرحیم سے پیدا فرمایا جو ابدی اور اس کی رحمت ہر شے کو ہمیشہ تک واسع ہے اور نازل شدہ یہی کتاب (قرآن مجید) ہے۔ (روح البیان پ ۲۴)

☆ جو شخص حٰم کو الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کو پڑھ لے گا تو شام تک محفوظ رہے گا اور جو شخص شام کو پڑھے گا صبح تک حفاظت میں رہے گا۔ (ترمذی۔ سنن دارمی)

بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا، تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا، يٰسٓ سَقْفُنَا

ترجمہ: بسم اللہ ہمارا دروازہ ہے، تبارک ہماری دیواریں، یٰسین ہماری چھت ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا، حمعسق حِمَايَتُنَا

کھٰیٰعص ہماری کفالت کرنے والا ہے حمعسق ہماری حمایت کرنے والا ہے۔

نوٹ: تین بار عقد وحل کے بعد دم، تین بار عقد وحل کے بعد پورے جسم پر دم کرو۔

فضائل و برکات

جب جبریل علیہ السلام کٰھٰیٰعص لائے تو جبریل نے کہا: کاف

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: میں نے جان لیا۔

جبریل نے کہا: یا

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: عَلِمْتُ

حضرت جبریل نے کہا: ص

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: علمت۔ حضرت جبریل نے عرض کیا: جس کا مجھے ابھی علم نہیں آپ نے کیسے جان لیا۔ (تفسیر روح البیان ج اول صہ ۸۵)

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. (البقرہ:۱۳۷)

ترجمہ: اے محبوب! عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے سننے جاننے والا۔

نوٹ: تین بار۔

فضائل و برکات

بعض روایتوں میں ہے کہ شہادت کے وقت امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (داماد مصطفیٰ) قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے جب تلوار لگی تو آیت کریمہ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ پر خون کے چند قطرات پڑے اور آپ کی اہلیہ محترمہ جناب نائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تلوار کے وار کو جب اپنے ہاتھوں سے روکا تو ان کی انگلیاں کٹ گئیں۔ (خطبات محرم صہ ۱۸۲)

سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْنَا.

ترجمہ: عرش کا پردہ ہم پر لٹکایا گیا ہے اور اللہ کی بے مثال آنکھ ہماری طرف دیکھنے والی ہے، خدا کی توفیق کے بغیر کوئی ہم پر اختیار رکھنے والا نہیں۔

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ. بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ○ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○ (البروج:۲۲)

ترجمہ: اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں۔

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۔ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ.

ترجمہ:

نوٹ: تین بار

اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ.

ترجمہ: بیشک میرا ولی (والی، مالک) اللہ ہے وہ جس نے قرآن نازل کیا اور نیک بندوں کا والی ہے۔ (نوٹ: تین بار)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. (التوبة:۱۲۹)

ترجمہ: پھر اگر وہ منہ پھیریں (منافقین و کفار) تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، میں نے اس پر بھروسا کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

نوٹ: تین بار

اللہ تعالیٰ پر دل کے اعتماد اور سکون کا نام توکل ہے۔ ایسا اعتماد کہ اس سے تعلق کی وجہ سے ذرہ برابر بھی دل کو اضطراب نہ ہو۔

حضرت ابوبکر بن مجاہد مقری رضی اللہ عنہ کے ہاں اُن کی مسجد میں حضرت شیخ شبلی قدس سرہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر شیخ شبلی کے لئے تعظیماً کھڑے ہوگئے۔ شاگردوں نے عرض کی کہ آپ کا استغناء مشہور ہے کہ عیسیٰ وزیر بھی آئے تو آپ کھڑے نہیں ہوئے لیکن درویش کے لئے آپ نے قیام فرمایا۔

حضرت ابوبکر نے فرمایا: کیا میں ایسے بزرگ کی تعظیم سے محروم رہتا جس کی خود نبی رحمت ﷺ تعظیم کریں، اس لئے کہ میں نے خواب میں حضور پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو مجھے فرمایا:

''اے ابوبکر! کل تیرے ہاں ایک بندہ خدا تشریف لائے گا۔ وہ اہلِ بہشت ہے، تم ان کی تعظیم بجالانا۔''

اس لئے میں نے ان کی (شیخ شبلی کی) تعظیم کی ہے۔

حضرت ابوبکر نے فرمایا: دو راتوں کے بعد پھر مجھے حضور پاک ﷺ نے زیارت سے مشرف فرمایا اور ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ خوش وخرم اور باعزت رکھے، کیونکہ تم نے ایک اہلِ بہشت بزرگ کی عزت وتکریم کی۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت شبلی قدس سرہ العزیز کو یہ شرف کیسے نصیب ہوا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی (۸۰) سال سے پانچوں نمازوں کے بعد میرا ذکر کر کے آیت لقد جاءکم رسولٌ تا العرش العظیم۔ تک پڑھتا ہے۔ لہٰذا میں اس بندے کی کیوں نہ عزت افزائی کروں۔ (روح البیان پ۱۱ 158)

بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. (جامع ترمذی)

ترجمہ: اللہ کے نام سے۔ جس کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' (نوٹ: تین بار)

فضائل وبرکات

حضرت ابان بن عثمان اپنے والد رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی رحمت ﷺ سے سنا ہے کہ جو کوئی تین مرتبہ شام کے وقت یہ دعا پڑھے تو صبح تک کوئی ناگہانی بلا ومصیبت نہ پہنچے گی اور جو اسے صبح کے وقت پڑھے تو شام تک اسے کوئی ناگہانی بلا ومصیبت نہ پہنچے گی۔ راوی بتاتا ہے کہ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ پر فالج گرا تو اس شخص نے جس نے ان سے یہ حدیث سُنی تھی بطریق تعجب وانکار ان کی جانب سوچنے لگا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: میری طرف کیا سوچ رہے ہو؟ خدا کی قسم! نہ میں نے اپنے والد عثمان پر جھوٹ باندھا ہے اور نہ عثمان نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا، لیکن جس دن مجھ پر یہ فالج گرا ہے، اس دن میں نے معصیت ونافرمانی کی تھی یعنی میں نے اسے (دعا کو) پڑھنا بھول گیا تھا۔

(ابوداؤد۔ جامع ترمذی)

☆ امام بخاری اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کھانا سامنے آنے کے بعد یہ دعا (مذکورہ دعا مثل) پڑھے اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔ (مدارج النبوۃ)

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. تین بار

(مشکوۃ باب تسبیح وتحمید)

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ وَزِيْنَةِ فَرْشِهٖ وَقَاسِمِ رِزْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور قوت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ تعالیٰ بلند عظمت والے کی مدد سے۔ اور اللہ تعالیٰ کا درود ان پر جو کہ تمام مخلوقات سے بہتر وافضل واعلیٰ ہیں جو کہ عرش کے نور، فرش کی زینت اور زرق تقسیم کرنے والے ہمارے سردار اور ہمارے مالک محمد ﷺ ہیں اور آپ کی تمام اولاد پاک اور بلند مرتبت ساتھیوں پر اے مہربانوں سے زیادہ مہربان رحم فرما۔

☆ نبی اکرم نور مجسم صاحب خلق عظیم ﷺ نے فرمایا: **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** زیادہ پڑھا کرو کہ یہ جنت کے خزانہ سے ہے۔ (جامع ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

لاحول ولاقوۃ الاباللہ، ننانوے (۹۹) بیماریوں کی دوا (علاج) ہے، جن میں سے ادنیٰ بیماری غم (پریشانی) ہے۔ (جس کو یہ کلمہ دور کرتا ہے)۔

(بیہقی، مشکوۃ باب تسبیح وتحمید)

☆ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے نیچے سے آیا، جنت کے خزانوں میں سے ہے، وہ، لاحول ولاقوۃ الاباللہ، ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

میرا بندہ فرمانبردار ہوگیا اور اس نے اپنے کو میرے سپرد کردیا۔

(بیہقی فی دعوات الکبیر)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا:

جسے غم وافکار گھیر لیں اسے چاہئے کہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ بکثرت سے پڑھے۔ (مدارج النبوۃ ج اول صہ ۴۳۰)

☆ ایک روایت میں ہے کہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ کے ساتھ ہر بار ایک فرشتہ اترتا ہے اور صحتمندی لاتا ہے۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بسم اللہ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔ دس مرتبہ پڑھے گا وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے جیسا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور دنیا کی ستر بلاؤں سے مثلاً: جنون، جذام، برص اور ریح وغیرہ سے عافیت دی جاتی ہے۔

☆ حضرت مکحول نے فرمایا: جو یہ کلمہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس سے ضرر (تکلیف) کے سات دروازے جس میں سے ایک دروازہ محتاجی وفقر کا ہے، دور کردیتا ہے۔

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ کلمہ روزانہ سو مرتبہ پڑھے اسے کبھی بھی محتاجی نہ پہنچے گی۔

☆ مروی ہے جس پر روزی تنگ ہو اسے چاہئے کہ اس کلمہ کا ورد زیادہ سے زیادہ کرے۔

☆ مشائخ عظام فرماتے ہیں: اس کلمہ کے عمل سے بڑھ کر کوئی چیز مددگار نہیں ہے۔ (مدارج النبوۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

جو شخص ہمیشہ توبہ واستغفار کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے غم کو خوشی میں بدل دے گا اور اسے ہر تنگی سے نجات فرمائے گا اور اسے وہاں سے رزق پہنچائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔

☆ ایک بار حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چار شخص حاضر ہوئے۔ (۱) ایک نے قحط کی شکایت، (۲) دوسرے نے محتاجی، (۳) تیسرے نے بے اولادی کی، اور (۴) چوتھے نے زمین کم فصل دینے کی شکایت کی۔ چاروں کی فریاد سن کر امام صاحب نے ایک ہی جواب دیا کہ تم استغفار پڑھا کرو۔ ربیع بن صبیح حاضر خدمت تھے۔ انہوں نے عرض کیا: اے ابن رسول اللہ! لوگ مختلف قسم کی حاجتیں لے کر آتے ہیں اور حضرت نے سب کو ایک ہی دعا تعلیم فرمائی، یہ کیا معاملہ ہے؟ حضرت امام نے فرمایا: قرآن حکیم میں حضرت نوح علیہ السلام کا ارشاد ہے:

استغفروا ربکم انہ کان غفاراً یُرسل السمآء علیکم مِدراراً ویُمددکم باموالٍ وبنین ویجعل لکم جنٰتٍ وَّیَجعل لکم انھٰراً. (نوح) ترجمہ: تم لوگ اپنے رب سے استغفار کرو! بے شک وہ بہت معاف فرمانے والا ہے۔ وہ تم پر زوردار بارش بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں تیار فرمادے گا۔

ربیع بن صبیح! دیکھ لو اس آیت میں استغفار کے چاروں فائدے بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) بارش ہونا (۲) مال و روزی ملنا (۳) اولاد ہونا (۴) فصل اُگنا۔ یہی چاروں کی حاجتیں تھیں، اسی لئے میں نے استغفار پڑھنے کو کہا۔

(تفسیر صاوی ج ا صہ ۲۵۰)

روزانہ سات سو (۷۰۰) مرتبہ استغفار پڑھنے سے بے حساب برکات حاصل ہونگی۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے فرزند کو مشرکین مکہ نے قید کرلیا تو حضرت عوف، نبی اکرم نور مجسم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی وناداری کی شکایت کی۔

حضرت حبیب خدا ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ڈرو، صبر کرو اور کثرت سے لاحول ولاقوۃ...... پڑھتے رہو۔ حضرت عوف نے گھر آکر اپنی اہلیہ کو یہ ورد بتایا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے بتایا کہ دشمن کو غافل پا کر قید سے نکل کر بھاگ آیا ہوں اور آتے

ہوئے دشمن کی چار ہزار بکریاں بھی ساتھ لے آیا ہوں۔ (تفسیر خزائن العرفان ۸۰۵)

جس کا بچہ گم ہو جائے، اغوا یا بھاگا ہوا ہو اور جو تنگ دستی کا شکار ہو اور بے روزگار ہو انہیں چاہیے کہ لاحول ولاقوۃ.................... کا کثرت سے ذکر کرے، ورد کرے، ورد کے ساتھ یہ فرمان بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر (جب مالک کا ڈر ہوگا تو گناہ نہ ہوگا) اور صبر یعنی مصیبت کے وقت صبر کا دامن کسی بھی صورت میں نہ چھوٹے۔

رہے نہ رُوح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیرِ پاک وخیالِ بُلند وذوقِ لطیف

(علامہ اقبال)

اختتام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحمت والا ہے۔

یَا اللہُ جَلَّ جَلَالُہ، یا اللہ جل جلالہ، یا اللہ جل جلالہ، یَا نُوْرُ یَا حَقُّ یَا مُبِیْنُ اُکْسِنِیْ مِنْ نُوْرِکَ وَعَلِّمْنِیْ مِنْ عِلْمِکَ وَفَھِّمْنِیْ عَنْکَ وَاَسْمِعْنِیْ مِنْکَ وَ اَبْصِرْنِیْ بِکَ وَاَقِمْنِیْ بِشُھُوْدِکَ وَعَرِّفْنِی الطَّرِیْقَ اِلَیْکَ وَھَوِّنْھَا عَلَیَّ بِفَضْلِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اِسْمَعْ دُعَائِیْ بِخَصَآئِصِ لُطْفِکَ. آمِیْن. آمِیْن. آمِیْن.

درود شریف دس بار۔ کلمہ طیبہ دس بار (ختم شد)

ترجمہ: اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے اللہ

اے مبین مجھے پہنا اپنے نور سے اور مجھے علم دے اپنے علم سے اور مجھے اپنی طرف سے فہم دے اور مجھے اپنی طرف سے اپنی معرفت عطا فرما اپنے فضل سے، اور اپنے شہود پر مجھے قائم رکھ، اور اپنی طرف مجھے راستہ عنایت فرما اور مجھ پر آسانی فرما اپنے فضل سے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے سننے والے، اے علم والے، اے بردبار، اے برتر و بہتر، اے عظمت والے! میری دعا قبول فرما اپنے خصوصی لطف کے ساتھ۔ قبول فرما۔ قبول فرما۔ قبول فرما۔

یارب تو کریمی ورسول تو کریم صد شکر کہ ہستم میانِ دو کریم

ترجمہ طالب نگاہِ کرم

۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ سید محمد زین العابدین راشدی

یکم فروری 2008 بروز جمعہ قبل الجمعہ غفرلہ الھادی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے اسرار و رموز

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

قرآن حکیم میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے:

واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ٥ (الانفال:۴۵)

اور اللہ کا ذکر بہت کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

یعنی دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی اللہ کے ذکر میں ہے لہٰذا ہمیں ذکر شریف محافل برپا کرنی چاہئے۔ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ . (جامع ترمذی)

ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہئے۔

حضرت شیخ الشیوخ ابوالقاسم قشیری قدس سرہ (۴۶۵ھ) اپنی سند سے ایک حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم معلم کائنات محسن انسانیت ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں یہ بتاؤں کہ تمہارے کون سے اعمال اللہ کے نزدیک بہترین، زیادہ پسند اور تمہارے درجات کو زیادہ بلند کرنے والے ہیں اور سونا اور چاندی خیرات کرنے سے بھی اعلیٰ و افضل ہیں۔ نیز اس سے بھی افضل کہ تم دشمن سے جہاد میں ملو تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسا عمل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر............(رسالہ قشیریہ ۴۳۰)

نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت برپا ہوگی جب دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ (ایضاً)

یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

☆ راہ خدا میں ذکر شریف ایک قومی رکن ہے بلکہ اس پر سارا دارومدار ہے اور ذکر شریف پر ہمیشگی کے بغیر کوئی شخص اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ زبان کے ذکر کے ذریعے سے ہی بندہ دل کے ذکر کو دائم رکھ سکتا ہے مگر تاثیر دل کے ذکر کی ہے لہٰذا جو بندہ زبان اور دل دونوں سے ذکر کرتا ہو وہ سلوک کی حالت میں اپنے وصف میں کامل ہے۔

☆ امام ابوعلی دقاق قدس سرہ نے فرمایا: ذکر شریف ولایت کا پروانہ ہے لہٰذا جسے ذکر کرنے کی توفیق مل جائے تو اسے پروانہ (ولایت کی سند) مل گیا اور جس سے ذکر شریف چھن گیا وہ (ولایت سے) معزول ہوگیا۔

☆ دل کا ذکر شریف مریدین کے لئے تلوار ہے، اس سے وہ اپنے دشمنوں (نفس اور شیطان وغیرہ) سے لڑتے اور اُن آفتوں کو دور کرتے ہیں جو ان پر (شیطان اور نفس سے) آتی ہیں اور جب بندے کا امتحان آپڑتا ہے تو اگر وہ اپنے دل سے اللہ کے ساتھ پناہ لیتے ہیں تو ہر بات جسے وہ ناپسند کرتے ہیں فوراً دُور ہوجاتی ہے۔ (رسالہ قشیریہ)۔

ذکر کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) اول یہ کہ زبان سے ہو اور دل میں نہ ہو۔

(۲) زبان اور دل دونوں سے ہو مگر بعض وقت دل غافل ہو کر کسی دوسری چیز میں مشغول ہو جائے اور زبان بدستور کام کرتی ہے۔

(۳) زبان اور دل دونوں ذاکر ہوں۔

(۴) دل ذاکر ہو اور زبان خاموش۔ یہی مرتبہ حقیقت ذکر اور ذکر کا انتہائی مقام ہے۔ اس وقت دل کی آواز اسی طرح سنی جاتی ہے جس طرح زبان کی آواز۔ دل زبان ہو جاتا ہے اور زبان دل ہو جاتی ہے

ذکر لا الہ الا اللہ کی یہ خصوصیت ہے کہ قرآن وحدیث سے اس کی فضیلت ثابت ہے۔

(۱) **والزمهم كلمة التقوىٰ** (الفتح:۲۶) یہاں **کلمة التقوىٰ** (پرہیزگاری کا کلمہ) سے مراد **لا اله الا الله** ہے۔

(۲) **وقولوا قولا سديدا** o (الاحزاب۷۰) یہاں **قولا سديدا** (سیدھی بات) سے مرادلا **اله الا الله** ہے۔

(۳) **و اذا قيل لهم لا اله الا الله يستكبرون** o (الصّٰفّٰت ۳۵) میں صراحۃً کلمہ مذکور ہے۔

(۴) **فاعلم انه لا اله الا الله** (محمد:19) یہاں بھی کلمہ طیبہ کی صراحت ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشادگرامی ہے: **افضل الذکر لا اله الا الله**۔

شیخ سہیل تستری قدس سرہ (ــــ ھ) نے فرمایا:

لا الہ الا اللہ کہنے کا اجر سوائے دیدار خدا کے اور کچھ نہیں۔ (لطائف اشرفی)

ذکر لا الہ الا اللہ پر ہمیشگی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دیدار سے ضرور مشرف ہوگا دنیا میں یا آخرت میں۔

کافر کلمہ توحید پڑھتا ہے تو کفر کی تاریکی سے نکل جاتا ہے اور توحید کا نور پاتا ہے جب مومن پڑھتا ہے اگرچہ وہ دن میں ہزار بار پڑھے تو وہ ہر مرتبہ اس چیز کی نفی کرتا ہے جس کی پہلے نہیں کی تھی اور درجہ تقرب الٰہی بڑھتا ہے۔ مقام خدا شناسی کی انتہا نہیں ہے، اسی لئے نبی اکرم صاحب جود وکرم ﷺ سے کہا گیا۔

فاعلم انه لا اله الا الله (محمد:19) یعنی جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ یہ نہیں کہا کہ علمت لا الہ الا اللہ یعنی جانا تو نے لا الہ الا اللہ۔

معرفت کی حد وغایت نہیں ہر ساعت میں نیا علم حاصل ہوسکتا ہے۔

کلمہ لا الہ الا اللہ کو خصوصیت صوری اور معنوی حاصل ہے۔ صوری اس طرح سے کہ حبیب خدا ﷺ نے اس کو افضل الذکر بتایا۔ معنوی اس لئے کہ **اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ** (فاطرہ:10) یعنی کلمہ طیب۔

لا الہ الا اللہ، اللہ رب العزت تک پہنچتا ہے۔

(سیرۃ الاشرف حصہ دوم مرتبہ امیر احمد کاکوروی، ہمدم برقی پریس فرنگی محل لکھنو)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے ایسی عبادت کی درخواست کی جس میں کلفت اور مشقت زیادہ ہو۔ باری تعالیٰ سے حکم ہوا کہو! لا الہ الا اللہ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یہ کلمہ ہم سب کی جان ہے دوسری عبادت چاہتا ہوں، حکم ہوا کہو لا الہ الا اللہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جرأت کر کے پھر سوال کیا۔ پھر حکم ہوا کہو لا الہ الا اللہ۔

باری تعالیٰ نے مزید فرمایا: میں نے تم کو عبادت کی توفیق دی ہے اور کلمہ طیبہ کا گراں بہا گوہر دل میں امانت رکھا ہے جو زبان پر آسانی سے آجاتا ہے۔ کافروں کو دیکھو ان کو اس کلمہ کا کہنا کوہ کنی (پہاڑ کھودنے) سے زیادہ دشوار ہے، جان پر بن آجائے گی مگر یہ کلمہ زبان پر نہ لائیں گے۔ (بشارت الذاکرین ۲۰)

ہر روز باشی صائما، ہر لیل باشی قائما
درذکر باشی دائما، مشغول شو در ذکر ہو
گر عیش خواہی جاوداں، عزت بخواہی در جہاں
ایں ذکر ہو ہر آں، بخواں مشغول شو در ذکر ہو
(مجدد الف ثانی)

مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری قدس سرہ (اُوچ شریف) نے فرمایا!
جب بندہ سچی نیت سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو عرش ہل جاتا ہے اور اللہ اس شخص کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

جنگ کن بانفس تیغ آور بدست
لا الہٰ تیغ بے زنگار ہست

نفس کے ساتھ لا الہٰ کی تلوار سے جنگ کر کیونکہ اس تلوار کو زنگ نہیں لگتا۔
مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ (۸۰۸ھ) نے تیس برس تک تمام عالم میں سیر کیا اور ہر ملک کے مشائخ سے مستفیض ہوئے تو دیکھا کہ سب مشائخ سہروردیہ ذکر جہر کرتے تھے۔
حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوئے اور

خواجہ قطب الدین سجادہ نشین کی خدمت سے فیض اندوز ہوئے تو وہ ذکر جہر حلقہ میں بیٹھ کر کرتے تھے اور فرمایا: خواجہ صاحب کے وقت سے آج تک تمام مشائخ چشت ذکر جہر پر عامل رہے ہیں۔
مشہد مقدس میں کئی بزرگ سادات سے ملاقات وزیارت کی وہ سب صبح وشام ذکر جہر کرتے تھے۔
سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ (۲۹۷ھ) نے اپنے مرشد حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ کے حکم سے بیس (۲۰) برس تک پیر کی دہلیز پر ذکر نفی واثبات اور اسم ذات اللہ کیا۔ فرائض کے بعد سوائے ذکر جہر کے کوئی کام نہ کرتے تھے۔ آپ جہر میں اس قدر آواز بلند کرتے تھے کہ ہمسایوں نے کئی بار خلیفہ بغداد سے شکایت کی کہ ہماری نیند میں خلل پڑتا ہے۔ (سیرۃ الاشرف صہ ۱۷ ج ۲)

رخ تیرا ہے قبلۂ وفا کی جانب
تن پردہ ہے کیوں ذہن رسا کی جانب
بہتر ہے کہ دل کو نہ بہت روگ لگیں
اک دل ہے، لگا اس کو خدا کی جانب

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک میں آتا ہے: محفل ذکر میں حاضر ہونا ایک ہزار رکعت (نفل) سے افضل ہے اور محفل علم میں حاضر ہونا ایک ہزار بیمار کی عیادت سے افضل ہے اور محفل علم میں حاضر ہونا ایک ہزار جنازہ میں شرکت سے افضل ہے۔ (قوت القلوب ج اول، ۵۶۰)
ذکر شریف متعلق کسی بزرگ نے اپنے فارسی شعار میں فرمایا ہے:

لا الہٰ گوئی بگواز روئے جاں   تازہ اندامِ تو آید بوئے جاں

لا الہٗ کہتا ہے تو بدن کے منہ سے ہی (فقط) نہ کہہ، جان کے منہ سے کہہ تا کہ تیرے جسم سے جان (زندگی) کے آثار ظاہر ہوں۔ روح کا ظہور تجھ پر ہو۔ بدن اور اُس کے لوازمات کی اہمیت تجھ سے دفع ہو۔

مہر و مہ گردو سوز لا الہٗ — دیدہ ام ایں سوز را در کوہ و کاہ

چاند سورج میں لا الہ سے گرم جوشی ہے، میں نے لا الہ کی گرم جوشی سے تنکے کو پہاڑ دیکھا ہے۔

ایں دو حرف لا الہ گفتار نیست — لا الہٗ جز تیغ بے زنگار نیست

یہ دو حرف لا الہ گفتگو نہیں ہے۔ لا الہٗ تیز تلوار ہے۔ جس سے "ماسوا اللہ" کو قتل (ختم) کیا جاتا ہے۔

کم خورد، کم خواب و کم گفتار باش — گرد خود گردندہ چوں پرکار باش

کم کھا، کم سو اور کم باتیں کر، اپنے اندر کی طرف سمٹ جا کیونکہ تیرا مطلوب جس کو تو اِدھر اُدھر تلاش کرتا ہے، تیرے اندر ہے، اندر سے ملے گا۔۔

(صلوٰۃ دائمی ۳۸ خواجہ پیر غلام جیلانی قادری)

جسم تسبیح اور دل موتی — نیند ان کے لئے عبادت ہے

وحدہٗ لا شریک کی خاطر — جن کی رگ رگ میں ساز وحدت ہے

(شاہ بھٹائی)

حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت بخاری سہروردی قدس سرہ (اوچ شریف (۷۸۵ھ) نے فرمایا: ولذکر اللہ اکبرُ متعلق صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے دو معنی ہیں۔

(۱) ایک یہ ہے کہ اضافت طرف فاعل کے ہے تو معنی یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا یاد کرنا تمہارے یاد کرنے سے بہتر ہے۔

(۲) دوسرے معنی یہ ہے کہ اگر اضافت مصدر کی طرف مفعول کے ہے تو معنی ہوگی کہ یاد کرنا تمہارا اللہ تعالیٰ کو بہتر ہے ساری طاعت سے سوائے ذکر کے۔

فرمایا: لا یصل احدالی اللہ الا بذکرہ ۔ یعنی کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف بغیر اس کی یاد کے نہیں پہنچے گا۔

فرمایا: بھائیو! چاہئے کہ رات دن میں ایک دو یا تین وقت ذکر پاک میں مشغول ہو۔

(الدر المنظوم فی ترجمہ ملفوظ المخدوم ۲۲۳ ج اول در مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ)

کسی نے زبیدہ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا! اللہ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے؟ انہوں نے بتایا! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان چار کلموں کی وجہ سے بخش دیا ہے:

۱۔ لا الہ الا اللہ کے ساتھ زندگی بسر کروں گی۔
۲۔ لا الہ الا اللہ کے ساتھ قبر میں جاؤں گی۔
۳۔ لا الہ الا اللہ کے ساتھ تنہا رہوں گی۔
۴۔ لا الہ الا اللہ کے ساتھ اپنے پالنہار سے ملوں گی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ۲۲۰ علامہ نبہانی)

شیخ ابراہیم بن منذر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ضحاک بن عثمان کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

بتایا: آسمان میں شاخیں ہیں جو آدمی لا الہ الا اللہ پڑھتا رہتا ہے وہ ان شاخوں سے وابستہ ہو جاتا ہے اور جو نہیں پڑھتا وہ (آسمان سے) گر جاتا ہے۔

کوفہ کے ایک بزرگ نے اپنا خواب بیان کیا کہ میں نے حضرت سُوید بن عمر والکلبی کو مرنے کے بعد بہترین حالت میں دیکھا، میں نے دریافت کیا: اے سوید! یہ بہترین حالت کیسے؟

انہوں نے بتایا: میں کثرت کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھا کرتا تھا (یہ بہتری اسی کا نتیجہ وثمر ہے) لہٰذا تم بھی اس کی کثرت کیا کرو۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۳۱۰)

حضرت خواجہ محمد نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ (۷۵۷ھ) نے فرمایا: اے درویش! سالک کو یہی سمجھنا چاہئے کہ اصلی زندگی وہی ہے جو یاد حق میں گزرے اور جو غفلت میں گزرے وہ موت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل نفس یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میت یعنی جو دم یاد الٰہی کے بغیر گذرے وہ مردہ ہے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فاذکروا اللّٰہ قیاماً و قعوداً وّ علیٰ جنوبھم (نسآء: ۱۰۳) یعنی اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے وقت (یعنی ہر وقت) اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ پس اے درویش! حکم یوں ہے کہ دن رات دمبدم یاد حق میں مشغول رہو اور ایک دم (گھڑی) بھی غفلت میں بسر نہ کرو۔ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: من لم یود الفرض الدائم لن یقبل اللہ فرض الوقت۔ یعنی جو شخص فرض دائمی ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کے وقتی فرض کو قبول نہیں کرتا۔

چار فرض وقتی یہ ہیں (۱) نماز (۲) روزہ (۳) حج (۴) زکوٰۃ اور

پانچواں دائمی فرض لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہے، پس طالب حق کو اس دائمی فرض سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ چنانچہ شیخ الاسلام خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا: انسان کو سانس لیتے وقت اور باہر نکالتے وقت ہر حالت میں ذاکر رہنا چاہئے، تاکہ اس دائمی ذکر سے دل کی اصلاح ہو۔

(مفتاح العاشقین ۷ مطبوعہ لاہور ۱۹۱۳ء)

حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ (۱۱۴۱ھ) کشکول کلیمی میں نقل فرماتے ہیں کہ ابن عطاء اللہ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو عرش عظیم ہلنے لگتا ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کلمہ جبروتی ہے اور اس کو ملک کے ساتھ نسبت ہے اور ملکوت پر جالگتا ہے اور عالم کی حقیقت سے اس کو کچھ تعلق نہیں ہے (۲) جو شخص صبح کے وقت طہارت کے ساتھ ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب اس پر آسان کر دیتا ہے، حضرت کلیم اللہ فرماتے ہیں غالباً روزی سے مراد عام ہو خواہ روحانی ہو یا جسمانی، (۳) جو شخص ہزار مرتبہ پڑھ کر سورہے اس کی روح عرش کے نیچے پہنچ کر اپنی قوت کے موافق روزی پائے گا۔ (۴) جو شخص دوپہر کے وقت ہزار مرتبہ پڑھ لے تو اس کے باطن سے غلبہ شیطانی جاتا رہے گا۔ (۵) جو شخص ہلال (چاند) دیکھتے وقت ہزار مرتبہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھے گا (۶) جو شخص شہر میں داخل ہونے کے وقت یا خارج ہونے کے وقت ہزار مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو خوفناک چیزوں سے محفوظ رکھے گا۔ (۷) جو شخص اطمینان اور حضور قلب سے ہزار مرتبہ پڑھ کر سرکش ظالم

جابر کی طرف دم کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو برباد اور نیست و نابود کر دے گا۔ (۸) جو شخص ہزار مرتبہ اس نیت سے پڑھے کہ اس پر غیب کی باتیں ظاہر ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس پر ملک اور ملکوت کے پردے کھول دے گا۔ (۹) جو شخص اس کو ستر ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔

(کشکول کلیمی ۱۲ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۴ھ)

حضرت شیخ عبدالرزاق علوی قادری قدس سرہ (جھنجھانہ ۹۴۹ھ) نے فرمایا: جب ایک طالب صادق اور مرید موافق کچھ دنوں تک ارادہ اور کوشش سے ذکر کرتا ہے تو رفتہ رفتہ ذکر خود اس پر غالب آجاتا ہے، جب تو ہر وقت اور ہر حالت میں لا الہ الا اللہ کو اپنا ورد بنالے گا تو تیرے دل کے آئینہ میں نور حق کا پرتو ظاہر ہوگا اور ہستی کی ظلمت و کثافت کو تجھ سے دور کر دے گا۔

(صحیفۂ ابرار ۷۷، ۳ ادارہ مطبوعات نورمحمدیہ جھنجھانہ انڈیا ۱۹۷۳)

شیخ محمود عرب سے روایت ہے کہ حضرت عارف باللہ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ السامی (۶۷۲ھ قونیہ، ترکی) راتوں میں دیر تک اپنے سر مبارک کو مدرسہ کی دیوار پر رکھ کر اس قدر زور سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے کہ زمین و آسمان اللہ اللہ کی صدا سے گونج اٹھتے تھے۔

(مناقب العارفین، مجلہ پیغام آشنا جنوری تا مارچ 2008، 86)

کون رومی؟ جس کے عارفانہ صوفیانہ کلام میں معرفت کے وہ دقیق نکات پوشیدہ ہیں کہ دنیا بھر کے صوفیاء کرام نے ان کے عہد سے لیکر آج تک مطالعہ کر کے روحانی بالیدگی حاصل کی اور ان پوشیدہ موتیوں کو پانے میں کوشش کرتے رہے۔

مولانا روم اپنے مرشد مربی، واقف اسرار یزدانی، قافلہ سالار روحانی، ناظر جمال حقیقت حضرت شمس الدین تبریزی قدس سرہ (مدفون تبریز) متعلق فرمایا:

شمس تبریزی کہ گامش بر سرِ ارواح بود پا منہ تو سر بنہ بر جایگاہ گام او

میرے مرشد تو وہ ہیں کہ جن کے قدم روحوں کے سر پر ہیں جس جگہ ان کا قدم پڑے وہاں قدم نہیں سر رکھا کرو۔

ایک ہی ضرب لا الہٰ میں بس جسم سے جان کو جدا پایا
میرے پیارے ترے بغیر یہاں اور کوئی نہ آسرا پایا
جھانک کر جس نے روح میں دیکھا صرف تجھ کو ہی اے خدا پایا

(حضرت بھٹائی سرکار)

حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید قدس سرہ (۱۱۹۵ھ) ایک دن ایک فاحشہ عورت کی قبر کے سرہانے متوجہ ہو کر بیٹھے۔ فرمایا: اس کی قبر میں دوزخ کی آگ شعلہ زن ہے اور یہ عورت اس آگ میں کبھی قبر کے سرہانے اور کبھی قبر کے پائنتی جاتی ہے، مجھے اس کے ایمان میں تردد ہے، آپ نے ختم کلمہ طیبہ کا ثواب اس کی روح کو بخشا وہ ایمان لے آئی، ختم کلمہ طیبہ کا ثواب بخشنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ الحمدللہ! وہ ایمان لے آئی ہے، کلمہ طیبہ نے اپنا کام کر دیا اور عذاب سے نجات مل گئی ہے۔ (مقامات مظہری ۶۹ مطبوعہ لاہور)

امام العارفین، محی السنۃ، تیرہویں صدی کے مجدد حضرت پیر سائیں روضے دھنی قدس سرہ (خانقاہ راشدیہ پیر جو گوٹھ) نے فرمایا:

رد چہار ہزار گناہ چوں بصدق گوئی مد کشاں لا الہ الا اللہ

ایک بار خلوص دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی ضرب لگانے سے چار ہزار گناہ معاف ہوجاتے ہیں (ھدایۃ المصلی ۱۴۵) آپ نے دوسرے مقام پر فرمایا: ذاکر کا چہرہ دور سے واضح (روشن روشن) ہوتا ہے، جس قدر ذکر شریف کیا جائے گا اس قدر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا چہرہ حیاتی میں اور مرنے کے بعد روشن رکھے گا اور اس کی قبر کو وسیع فرمائے گا، (آفتاب ولایت ۷۰)

ایک بار خواتین کی جماعت سے مخاطب ہوکر فرمایا: جو ہمارے بتائے ہوئے ذکر شریف پر ہمیشگی اختیار کرے گا تو قیامت کے دن اس کے ایمان کا ذمہ ہم پر ہے اور جو ذکر شریف نہیں کرے گا وہ ہمارا مرید نہیں ہے۔

آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ روزانہ پنجگانہ نماز فرض کے بعد بلند آواز سے دس (10) بار لا الہ الا اللہ کا ورد جماعت کے ساتھ کیا کرتے تھے اور جماعت (مریدین) کو بھی یہی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ (آفتاب ولایت۔)

آپ نے فرمایا: بیہودہ اور فضول باتوں سے حسد تکبر اور پریشانی پیدا ہوتی ہیں اور حسد اور تکبر پھر تو گناہوں کی "ماں" ہیں کہ جملہ نافرمانیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں۔ اے عزیز! ان تمام عادات بد کو "لا" کی تلوار کے نیچے رکھنا چاہئے اور ان کے بجائے الا اللہ کا اثبات کرنا چاہئے۔ (آفتاب ولایت۔)

میرے مرشد مربی، فقیہ الاعظم، غوث الزماں، تاج العارفین، حضرت سرکار مشوری قدس سرہ (۱۹۹۰ء درگاہ مشوری شریف) کا روزانہ پانچ ہزار بار ذکر شریف کرنا معمولات میں تھا۔ سبحان اللہ۔

شوق مری لے میں ہے، شوق مری نے میں ہے
نغمۂ اللہ ھو میرے رگ و پے ہے (اقبال)

حضرت شیخ المشائخ قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ (۶۲۵ھ) اپنی مایہ ناز تصنیف میں فرماتے ہیں۔

لَا اِلٰہَ (نہیں کوئی بندگی کے لائق) یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرو مرنے سے پہلے) الا اللہ (مگر اللہ) یعنی لیس فی الوجود الا ھو (نہیں ہے وجود میں مگر وہ) محمد رسول اللہ یعنی ھو الظاھر ھو الباطن (وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے) یہاں مسلم (ثابت) ہوجاتا ہے جب تک کوئی ان صفات سے متصف نہ ہوجائے، کلمہ کی معنی کا وقوف (خبرداری آگاہی) نہیں پاتا مسلمانی کا راز اس پر نہیں کھلتا۔ کلمہ میں تین حال ہیں ایک بدایت (ابتدا) دوسرا وسط (درمیان) تیسرا نہایت (انتہا) اور جب تک کہ کوئی انتہا کو نہ پہنچ جائے اس کو کامل نہیں کہہ سکتے۔ ابتدائی پست (ذلیل) درمیانی مست (بے ہوش) اور آخری ہست (باقی) اس کے سوا اور کچھ ہرگز نہیں ہوتا۔ دل کی تختی سے حرف غیر کو جس نے بالکلیہ دھوڈالا اس کو یہ مقام حاصل ہوگیا۔ الٰہی کرم عمیم اور احسانِ قدیم سے سب کو محض عنایت سے توحید کی طرف ہدایت ارزانی فرمادے، یا ھادی یا ھادی۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی سچائی کے صدقہ میں جو کلید گنج مخفی (چھپے خزانہ کی چابی) ہے اور جو بھی علم ہے اسی سے ہے اور جو راز بھی ہے اسی میں ہے۔ مقصود تمام روندگان راہ حقیقت (حقیقت کا راستہ چلنے والوں) کا دارومدار انتہا اس پر ہے کہ پہلے کہنا بعد میں جاننا اور آخر میں ہوجانا ہے۔ جب یہ ہوجائے تو

کلمہ کی کل راز کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ حقائق مسلمانی کے باغ کے پھولوں کی خوشبو روح کے مشام میں پہنچتی ہے.........

سب جانتے ہیں کہ حرف لا کا قیام الف سے ہے الف معنوی کہ جس سے مراد محبّ حق ہے جب وہ لَا میں آجاتا ہے یعنی (نفی میں ہوجاتا ہے) تو لَا سے اِلّا ہوجاتا (اثبات میں آجاتا ہے) نفی سے اثبات پانا (نیست ہست ہوجاتا) ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ لَا اور اِلّا میں مقصود الف ہی ہے۔ طالب کے دل کی نظر جب الف ذات پر آتی ہے تو اس وقت ما رایت شیئا الا ورایت اللہ فیہ (نہیں دیکھا میں نے کوئی چیز مگر دیکھا اللہ کو اس میں) کا راز رونما ہوجاتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ وہ کہنا تھا یہ جانتا ہے لیکن جب تک اس طرح سے نہ جانیں شک وشرک سے چھٹکارا نہیں پاتے، توحید کے آفتاب کے شعاع ہرگز نہیں چمکتی۔ جب لا الہ الا اللہ کہا اس کا بھید جان گئے سمجھ بوجھ گئے تو، مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللّٰہ میں غور کرو یہ معرفت ہی معرفت ہے۔ اس میں آجاؤ مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللّٰہ کی حقیقت کو ایسا پہچانو کہ آپ اللہ کے ظہور ہیں۔ اللہ۔ محمد۔ عالم یعنی محمد ﷺ ظہور ذات ہیں سارے محامد (ساری تعریفات) کے ساتھ ممدوح (تعریف کیے گئے) ہیں اور عالم ظہور محمد ﷺ ہے جو کچھ وجود مطلق میں وجود ہے وہ شہود محمد ﷺ میں نمود ہے اور جو کچھ شہود محمد ﷺ میں نمود ہے وہی بازارِ عالم (کائنات) میں ظہور کیا ہوا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک کُل ہے اور جو کچھ ہیں وہ اسی کل کے اجزا ہیں......... قول محمد ﷺ ترک دنیا (دنیا کا چھوڑنا) فعل محمد ﷺ کے ترک آخرت (عقبیٰ کا چھوڑنا) اور حال محمد ﷺ ترکِ جان ہے۔ (بحرِ عشق ۲۴)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ سے دل میں ایمان اس طرح اُگ آتا ہے جیسے پانی سے سبزا۔ یعنی روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔

شیخ المشائخ خواجہ نجم الدین کُبریٰ قدس سرہٗ (متوفی ـــ ھ) اپنی تصنیف لطیف میں مذکورہ حدیث مبارک درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

جب احسان کا درخت لگانے والا اسے لگاتا ہے تو وہ پودہ بن جاتا ہے اور تربیت سے عرفان کا درخت بن جاتا ہے۔ تلقین کی شرط یہ ہے کہ مرید شیخ کی وصیت سے تین روزے رکھے اور ان تین روزوں میں اس بات کی کوشش کرے کہ ہمیشہ وضو سے رہے اور ذکر شریف کرتا رہے اگر آمد ورفت بھی کرنی پڑے تو بھی ذکر شریف جاری رکھے۔ لوگوں سے (دنیاداروں سے) میل جول کم کرے، ضرورت کے مطابق گفتگو کرے، روزہ افطار کے بعد کھانا کم کھائے، راتوں کو اکثر جاگ کر ذکر شریف کرتا رہے، تین روز بعد شیخ کے فرمان سے غسل کرے، غسل اسلام کی نیت سے کرے جیسا کہ دور اول میں اگر کوئی شخص دین اسلام میں داخل ہونا چاہتا تو پہلے اسلام کا غسل کرتا پھر پیغمبر اسلام حبیب خدا ﷺ اسے کلمہ طیبہ تلقین فرماتے۔ یہاں پر بھی اسی طرح اسلام حقیقی کا غسل کرے اور جب پانی منہ میں ڈالے تو یہ کہے، اے رب کریم! میں بدن کو جو میرے ہاتھ میں تھا پانی سے پاک کرتا ہوں تو دل کو جو تیرے امر کے ماتحت ہے نظر عنایت اور معرفت کے نور سے پاک فرما! اسی روز عشاء کی نماز کے بعد مرشد پاک کی خدمت میں حاضر ہو اور مرشد پاک کے سامنے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور شیخ نصیحت کرے جو ضروری ہے اور مرید کی سمجھ اور نظر کے مطابق تلقین کے اسرار اور ذکر کے خواص کی بابت کچھ ارشاد فرمائے تا کہ مرید کی کسی قدر دل جمعی (یک سوئی) ہوجائے۔

مرشد پاک کی خدمت میں دوزانوں بیٹھے، ہاتھ رانوں پر رکھے، تمام چیزوں سے ہٹا کر دل کو حاضر کرے اور ادب نیاز سے مرشد پاک کی صورت پاک کا مشاہدہ کرے۔ جب مرشد پاک لا الہ الا اللہ کہے تو مرید کو بھی مرشد کی پیروی میں کہنا چاہیے۔ پھر شیخ قبول اور اجابت کی دعا کرے مرید آمین کہے۔ اس کے بعد مرید کا کام ہے کہ خلوت (تنہائی) میں ذکر شریف کرنے کی پابندی کرے۔ ابتداء میں ذکر کی تلقین درخت کے بیج کی طرح ہوتی ہے جو بوتے (لگاتے) ہیں جیسا کہ فرمایا ہے: ضرب اللہ مثلاً كلمة طيبة كشجرة طيبه...... اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال دی ہے جو پاک درخت کی طرح ہے۔ مفسر اس بات پر متفق ہیں کہ کلمہ طیبہ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔ جب اس پودے کی پرورش کرے گا تو اس کی جڑیں دل سے تمام اعضاء میں پھیل جائیں گی اور سر سے لیکر پاؤں تک کوئی ایسا حصہ نہ ہوگا جہاں ذکر شریف کے درخت کی جڑ نہ ہو۔ جب جڑیں اس طرح مضبوط ہو جاتی ہیں تو قالب کی زمین میں ذکر کے درخت کی شاخیں آسمان کی طرف بڑھتی ہیں۔ اس مقام میں دل زبان کی طرح ذکر شریف کرتا ہے اور صریحاً لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ جس وقت دل ذکر کرنے لگے تو پھر زبان کو ٹھہرا دینا چاہیے تاکہ دل بھی ذکر کی عادی بن جائے کیونکہ زبانی ذکر اسے تشویش میں ڈالتا ہے پھر جب دل ذکر کرنے سے ٹھہر جائے تو زبان سے ذکر شریف کرنا چاہیے یہاں تک کہ دل پورے طور پر ذاکر ہو جائے۔ یہاں تک کہ ذکر کا درخت پرورش پا کر اُوپر کی طرف بڑھ کر اپنے کمال کو پہنچ جائے اور اس کی انتہا دربار الٰہی ہے۔

جب پاک درخت اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو مشاہدات کے شگوفے شاخوں پر کھلتے ہیں اور مشاہدات کے شگوفوں سے آہستہ آہستہ مکاشفات اور علم لدنی کا پھل پیدا ہوتا ہے۔

ان پھلوں میں سے ایک پھل مقام وحدت ہے پہلے توحید کا بیج بونا اور پھر اس کی پرورش سے وحدت کا پھل حاصل کرنا ہوتا ہے، یہ بڑا بھاری بھید ہے اور پیدائش کائنات کا مقصود بھی یہی ہے.......... (مرصاد العباد ۱۷۸)

نوٹ: اس کتاب کی تصنیف کا سن ۵۰۰ ھجری ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو عبادات فرض فرمائیں اس کے لئے حدود مقرر رکھیں۔ اور کسی مجبوری کی صورت میں بندوں کو معذور قرار دیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی عبادت ہے جس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں۔ جہاں ذکر کا سلسلہ منقطع ہوتا ہو، تارک ذکر کا کوئی عذر کسی حال میں قبول نہیں، سوائے پاگل کے جس کی کوئی گرفت نہیں۔
(حقائق عن التصوف ۷۹ شیخ عبدالقادر عیسیٰ شاذلی)

ہر خیال غیر حق را دزد دان   این ریاضت سالکان رافرض دان

حق کی یاد کے سوا جو بھی خیال پیدا ہوا اس کو چور سمجھ لے کہ سالکین کیلئے یہ عبادت فرض ہے۔

حرف آخر: ذکر شریف متعلق کثرت سے اقوال جمع کرنے کا مقصد وحید ایک ہی ہے کہ سب بزرگوں کے نزدیک ذکر شریف لطائف کو جاری کرتا، دل کو دھوتا ہے، اسی کی ضرب سے دل کو حیات نو ملتی ہے، اسی میں اطمینان و سکون ہے، ظاہری و

باطن بیماریوں کا علاج شافی ہے، تصور شیخ، معرفت الٰہی کا دروازہ ہے، انوار و تجلیات کے حصول کا راستہ ہے، روانہ مراقبہ کرنے سے حجابات کے پردے ہٹا کر دیدار محبوب سے واصل کرتا ہے، مرشد کریم کی نظر کرم پستی سے اٹھا کر بلندیوں تک پہنچادیتی ہے۔ معرفت الٰہی کے علاوہ دینوی حاجات کا بھی اس میں حل موجود ہے، کسی بھی نیک مقصد کے لئے پڑھا جائے گا تو سو فیصد کامیابی حاصل ہوگی۔ بہتر و افضل ہے کہ معرفت الٰہی اور عشق مصطفیٰ ﷺ کے حصول کے لئے پڑھا جائے کیونکہ دنیا فانی ہے اور اس کے اسباب بھی فانی ہیں لہٰذا فانی اشیاء و لذت کے حصول میں مشغول ہو کر معرفت الٰہی جیسی نعمت متبرکہ کو ضائع نہیں کرنا چاہئے، جو اللہ عزوجل کا بن جاتا ہے کائنات اس کی مطیع و فرمانبردار بن جاتی ہے، رب کریم اپنی معرفت کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے اور اس تحریر کے مطالعہ سے رجوع الی اللہ کا جذبہ مل جائے۔ آمین۔

لا الہ سے پھونک دے خاشاک غیر اللہ کو
بت شکن بن دل میں آذر کے صنم پیدا نہ کر

چھوٹے بچے بہت ضد اور شرارت کرنے لگتے ہیں کہ ماں باپ تنگ آجاتے ہیں انہیں چاہئے کہ بچے کو گود میں لیکر لا الہ الا اللہ کی لوری سنائیں انشاء اللہ ذکر شریف کی برکت سے شیطانی اثر ضدیت ختم ہو جائے گی اور بچہ بڑا ہو کر نیک سیرت صالح فرمانبردار ثابت ہوگا۔

صاحبزادہ سید زین العابدین راشدی — ۴ جمادی الآخر ۱۴۲۰ھ
غفرلہ الھادی کراتشی — 10 مئی 2008

ایمان غیرت حیا اور شرم

صاحبزادہ السید محمد زین العابدین راشدی

ہمارا معاشرہ غیرت حیاء شرم سے بے گانہ ہوتا جارہا ہے۔ دل میں احساس غیرت نہیں، بڑوں سے حیاء نہیں اور آنکھوں میں شرم نہیں۔ منہ پھٹ ایسے ہو گئے ہیں کہ جو منہ میں آیا بول دیا کسی کا کچھ لحاظ نہیں۔ جو کبھی ہمارا معاشرہ احساس ملّی کے جذبہ سے سرشار ہوا کرتا تھا۔ کہ بزرگوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت، مستورات کا احترام، حُسن اخلاق، صبر، شکر، درگذر، ایثار، اہل محلّہ کا خیر خواہ، پڑوسی پر مہربانی، نیکی کا خوگر اور محبت کا پیکر تھا لیکن آج وہی معاشرہ مغربی معاشرت اور ٹی وی کلچرل سے متاثر نظر آرہا ہے۔ کبھی ہماری معاشرتی زندگی اخلاق محبت، مرّوت سے متاثر ہو کر کفار دائرہ اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ کیا وہ آج ہمارے کردار سے متاثر ہو سکتے ہیں؟ کبھی ہماری مستورات کی عزت و ناموس کی قسم اٹھائی جاتی تھی۔ ہمارے معاشرتی عدل و انصاف پاکیزگی، نیک نیتی، سچ گوئی، ایمانداری، امانتداری، اور ایثار پر رشک کیا جاتا تھا۔ ہماری بہادری، غیرت اور حیا کی مثال دی جاتی تھی۔ جب اسلام ہماری نجی زندگی پر نافذ تھا تو ہم مثالی مسلمان تھے، دشمن اسلام بھی ہمارے اوصاف حَسنہ سے متاثر ہوتے تھے۔

آج ہم بالکل بدل چکے ہیں اپنے اسلاف کے اثرات ہم میں کچھ بھی نظر نہیں آتے کیونکہ والدین نے اپنی اولاد کی اسلامی نہج پر تربیت دنیا چھوڑ دی ہے اور

بچوں کو فلموں کے سامنے بیٹھا کر انہیں اپنی زندگی گذارنے کا مختار بنا دیا ہے۔مدارس ومساجد کی انتظامیہ کے پاس عوامی اصلاح وفلاح کے لئے کوئی پروگرام نہیں ہے لہٰذا وہ عوام الناس کو اپنا ہمنوا بنانے میں بری طرح ناکامی سے دو چار ہیں۔وہ اگر سچا جذبہ لیکر اٹھیں تو ہر علاقہ میں اسلامی معاشرت کے لئے کچھ نہ کچھ پیش قدمی ضرور ہوگی اور اسی طرح والدین ایمانی جذبہ سے سرشار ہوکر اپنی اولاد کی اسلامی نہج پر تربیت دینا شروع کردیں ان کو حضور پاک ﷺ کی زندگی مبارک کے واقعات سنائیں، ایمان غیرت حیا وشرم، سچ بولنا، جھوٹ سے پرہیز، وعدہ وفائی، ایمانداری، امانتداری، درگذر، میٹھا بول اور نیک نیتی کی باتیں بتائیں، نماز کے لئے مسجد شریف بھجوائیں، جمعہ کا خطاب خواتین خود بھی سماعت فرمائیں اور بچوں کو بھی سننے کے لئے مسجد بھجوائیں اور جو بات انہیں سمجھ میں نہ آئے انہیں آسانی اور نرمی سے بتائیں، سکھائیں، سمجھائیں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ملک میں اسلامی انقلاب آئے ہمارا معاشرہ عدل وانصاف، امن ومحبت کا گہوارہ بن جائے تو اس کے لئے نچلی سطح پر نجی زندگی سے، اپنے گھر سے، اسلامی تربیت آغاز کریں، محلے کے بچوں کی تربیت کریں، انہیں اُسوہ رسول کا خوگر بنائیں اور سیرت رسول، اخلاقیات ومعاملات کے متعلق، چھوٹے چھوٹے کتابچے ہر مسجد، ہر مدرسہ، ہر گلی اور ہر دفتر سے جاری کرنا ضروری ہے۔لاکھوں کی آبادی میں ایک ہزار کتاب کی اشاعت سے مؤثر اثرات مرتب نہیں ہونگے۔ہمیں زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

آیئے احادیث نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں

ہم اپنا جائزہ لیں، احتساب کریں اور اپنے خدوخال دُرست کریں۔دیکھتے ہیں کہ ہمارے آقا ومولیٰ، اللہ کے محبوب، ختم نبوت کے والی سیدنا محمد عربی ﷺ اس موضوع ہماری کیا رہنمائی فرماتے ہیں:

۱۔نبی کریم نور مجسم والی عرب وعجم ﷺ نے فرمایا:

شرم، غیرت اور ایمان سارے ساتھی ہیں تو جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب ان میں سے ایک چھن جاتا ہے تو دوسرا اس کے ساتھ جاتا ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی)

۲۔حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا:

جو نرمی سے محروم رکھا گیا وہ بھلائی سے محروم کردیا گیا۔

(صحیح مسلم، مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء وحسن الخُلق)

بھلائی میں ہر نیکی آگئی آرام راحت خوشی اور بہتری وغیرہ سبھی کچھ آگیا۔بُخل چڑچڑاہٹ سے خود اپنی طبیعت کا بیلنس خراب ہوجاتا ہے، بات بات پر غصہ آنا بیماریوں کو دعوت دینا ہے اور ایسے حضرات بالآخر بلڈ پریشر کے مستقل مریض بن جاتے ہیں۔سختی سے آپ کسی کو بات سمجھا نہیں سکتے اور بات منوا نہیں سکتے بلکہ بھائی جان کہہ کر بات کریں گے تو دوسرا بھی نرمی سے جواب دے گا ورنہ طیش میں آجائے گا سخت طبیعت والے تمام بھلائی سے محرم ہیں یعنی کوئی بھی انہیں اچھا نہیں کہتا اچھائی کرنے کو تیار نہیں ہوتا بلکہ ایسے شخص اکثر لوگ بے زار ہوتے ہیں کہ بھائی یہ تو بخیل ہے، اس لئے ہنس مکھ ہونا چاہئے تاکہ آپ کسی کو نیکی کا پیغام

دے سکیں، سختی اور ترش روی کو ترک کر دیں، طبیعت کا حصہ نہیں بننے دیں کیونکہ یہ اچھے اور صاف نہیں ہیں۔

۳۔ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ (بخاری و مسلم) حیاء ایمان سے ہے۔

۴۔ اَلْحَیَاءُ لَایَاتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ حیاء بھلائی ہی لاتی ہے۔

۵۔ اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ (بخاری و مسلم) حیاء ساری خیر ہے۔

۶۔ اِذَالَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ (بخاری، مشکواۃ، اربعین نووی)

جب تجھ میں شرم نہ رہے تو جو چاہے کر۔

شرم غالب رہے تو بہت سارے گناہوں سے انسان محفوظ ہو جاتا، گالی گلوچ، بدنگاہ، لڑائی جھگڑا اور بُرا بھلا کہنے سے باز رہتا ہے۔ جب انسان بے شرم ہو جاتا ہے تو وہ کام کر جاتا ہے جس کو دیکھ کر حیوان کو بھی شرم آجاتی ہے۔

آج کی نام نہاد تہذیب یافتہ قوم انگریز (امریکی، یورپی، جرمنی، جاپانی چائنائی اور فرانسی وغیرہ) سے بڑھ کر بے ایمان بے غیرت اور بے شرم کوئی نہیں۔ ان کی بے غیرتی عریانیت اور حرام کاری ضرب المثل بن چکی ہے۔ بے غیرتی نے انہیں ہر چیز سے آزاد کر دیا ہے یہاں تک کہ لباس سے بھی آزاد۔

صادق المصدوق نبی غیب دان ﷺ نے سچ فرمایا کہ جب تجھ میں شرم نہ رہے تو جو چاہے کر، اور آج بے شرم قوم پوری دنیا کے سامنے ننگی ہو چکی ہے۔

۷۔ نبی اکرم شفیع امت ﷺ نے فرمایا:

حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے اور بے

حیائی سخت مزاجی سے ہے اور سخت مزاجی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

(جامع ترمذی۔ شرح اربعین نووی ص۱۰۷)

۸۔ حضرت ابن سعد نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ بیعت لینے کے بعد جب امیر المومنین، داماد مصطفےٰ، پیکر حیاء حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو (شرم کے مارے) آپ سے تقریر نہ ہو سکی بس اتنا فرمایا:

یاایھاالناس، اے لوگو!..... (تاریخ الخلفاء)

شرم وحیاء کے باعث حضرت امیر المومنین عوام الناس سے خطاب نہ کر پائے۔ بعض بندوں میں اتنی حیاء ہوتی ہے کہ نظر نہیں ملا سکتے بلکہ نظر حیاء سے جھکی رہتی ہے اور شرم کی وجہ سے دوسروں کے سامنے قمیض بھی بدل نہیں سکتے ہیں۔

جس طرح انسانوں سے شرم آتی ہے اسی طرح فرشتوں سے بھی شرم کرنی چاہئے کیونکہ انسان کی طرح فرشتے اور جنات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتے اور فرشتے ہمارے کندھوں پر بٹھائے گئے ہیں جو کہ نیکی اور بدی لکھنے پر معمور ہیں اسی طرح دو اور فرشتے ہم پر مقرر ہیں ایک آگے کی جانب اور ایک پیٹھ کی جانب۔

۹۔ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا:

(پیشاب) پاخانہ اور بیوی سے ہم بستر ہونے کے علاوہ دیگر اوقات میں جسم کھولنے سے پرہیز کرو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ مخلوق ہے جو تم سے جدا نہیں ہوتی (یعنی فرشتے) ان سے شرم کرو اور ان کا اکرام کرو۔ (جامع ترمذی)

یعنی ان تین صورتوں کے علاوہ جسم عریاں کرنے کی اجازت نہیں

ہے۔نہاتے وقت کپڑا باندھ کر نہایا جائے،لباس تبدیل کرتے وقت تہبند باندھ کر تبدیل کیا جائے ورنہ ستر کھل جانے سے فرشتوں کو شرم آتی ہیں اور دوسری بات یہ کہ ننگے جسم کو دیکھ کر شریر جنات کو شرارت کرنے کا موقع ملتا ہے اور یہ موقعہ حضرات وخوات وخواتین خود انہیں فراہم کرتے ہیں۔

۱۰۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ حیادار ہے، پردہ پوش ہے اور حیاء و پردہ پوشی کو محبوب (پسند) رکھتا ہے تو تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو اسے چاہئے کہ پردہ کرے

(ابوداؤد۔نسائی۔ارشادات رسول اکرم ۹۸)

۱۱۔محبوب خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مسلمان بندہ اس کام کو نہ کرے،جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔

(صحیح بخاری۔صحیح مسلم۔ارشادات ۶۷۸)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۱۲۔لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا غَیْرتَ لَہٗ۔

جس شخص میں غیرت نہیں وہ بے دین ہے۔

رب کریم غیرت مند ہے اُسے بے غیرت انسان پسند نہیں ہیں۔عریانی اور بے پردگی بے غیرتی کے نشان ہیں ان سے پرہیز ضروری ہے۔

ہیں زمانے کی عجب نیرنگیاں   تھیں جو مستورات اب ہیں تنگیاں

۱۳۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

۱۔ دیوث

۲۔ مردانی شکل بنانے والی عورت

۳۔ ہمیشہ شراب پینے والا شرابی

صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! دیوث کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مرد جس کو اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ اس کے گھر والیوں کے پاس کون آتا جاتا ہے۔

(طبرانی بحوالہ مسلمان عورت مطبوعہ کراچی ۵۵)

دیوث وہ بے غیرت انسان ہے جس نے اپنی خواتین کو گھومنے کی چھوٹ دے رکھی ہو، نت نئے فیشن سے آراستہ ہو کر بے پردہ، نیم برہنہ لباس میں آزادی سے گھومنے پھرنے والیاں جسے روک ٹوک نہ ہو، جس کی عورتیں غیر مردوں میں دلچسپی لیتی ہوں۔مرد کو پتہ ہی نہیں کہ ان کے پیچھے ان کی خواتین نے کیا گُھل کھلائے، غیر مردوں کو گھر پر بلوایا یا خود ان کے پاس آنا جانا رکھا۔یہ سب کچھ مردوں کی جانب سے کھلی چھوٹ دینے کا نتیجہ ہے۔بعض مرد اپنی عورتوں کو بے پردہ گھماتے پھراتے، دوستوں یاروں کے پاس بے تکلف آنا جانا رکھتے ہیں۔ایسے لوگ دیوث ہیں۔

صحابی رسول حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو اس پر تلوار کا وار کروں گا، چوڑائی سے نہیں (بلکہ دھار کی طرف سے)۔یہ بات نبی اکرم ﷺ کی خدمات عالیہ میں پہنچی تو آپ نے فرمایا:

کیاتم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ بخدا! میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ کی غیرت ہی ہے کہ اس نے تمام ظاہر باطن کی بدکاریوں کو حرام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی معذرت پسند نہیں ہے، اسی لیے ڈرانے اور خوشخبری سُنانے والے پیغمبر بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی ستائش پسند نہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا۔

(مشکوۃ، کتاب النکاح، باب اللعان)

بہر حال پردہ عورت میں ہر طرح کی آسانی، حفاظت جسم ونظر، برکت روحانی، رحمت الٰہی شامل حال رہتی ہے اور بے پردگی سراپا زحمت، رسوائی، اللہ ورسول ﷺ کی ناراضگی، فرشتوں کی لعنت اور سو نحوست رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کاملہ سے سرفراز فرمائے۔ آمین

غیرت ہے بڑی چیز جہاں تگ ودو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سردار

(اقبال)

لباس کیسا ہونا چاہیے؟

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

دنیا سمیٹ کر گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ مغرب ومشرق بالکل قریب آچکے ہیں بلکہ ایک مٹھی میں مقید ہوگئے۔ وہ دوریاں مسافتیں بے خبریاں اب نہیں رہی ہیں۔ سائنس نے اس قدر ترقی کی ہے کہ گھر بیٹھے امریکہ یورپ وغیرہ کو قریب سے دیکھا جاسکتا ہے۔ انگریز اور ہندو اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تہذیب و کلچر کو فلموں کے ذریعے عام کررہے ہیں۔ صلیب کے کرشمے، بتوں کی پوجا اور آگ کی پوجا وغیرہ کو تفصیلات سے بار بار دکھلا کر کچے اور ناعلم ذہنوں میں نقش کیا جارہا ہے اور جنہیں اسلامی رُسومات کا علم ہی نہیں وہ رفتہ رفتہ اغیار کے کلچر میں ڈھلے جارہے ہیں۔ یہود نصائی اور ھنود کے لباس اور مسلمان کے لباس میں بہت فرق ہے لیکن ہائے افسوس اکثر نوجوانوں کو اپنے لباس متعلق مکمل آگاہ نہیں اور غیروں سے مانوس دکھائی دیتے ہیں لھذا ضرورت محسوس ہوئی کہ مسلمانوں (خواتیں وحضرات) کو بتایا جائے کہ ان کا لباس کیسا ہونا چاہیے۔

انگریز مرد اکثر تھری پیس، (پینٹ، شرٹ اور کوٹ) میں ملبوس نظر آتے ہیں اور جو اصل چھپانے کی چیز ہے یعنی عورت انہیں ادھورا، نامکمل بلکہ مختصر لباس پہنایا جاتا ہے۔ انگریز عورتوں کی دیکھا دیکھی میں مسلمان خواتین نقل اتارنے کو معیوب نہیں سمجھتی۔

آج کل بعض نوجوان فقط نیکر میں گھر، گلی اور کوچوں میں نظر آتے ہیں معلوم کرنے پر بتایا کہ یہ ہمارا نائٹ سوٹ ہے۔ کیا یہ ہمارے قابل فخر بزرگوں کا طریقہ ہے۔ کیا ہم نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت کی ہے کہ ہمارے روحانی بزرگوں کا کیا لباس تھا؟ یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں تو ان کا لباس بھی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہوگا۔ لیکن ہائے افسوس! ہم اپنوں کی محمود ومحبوب روایات کو چھوڑ کر اغیار کا راستہ اپنانے کو معیوب نہیں سمجھتے۔

باوجود کپڑے ہونے کے ننگے بدن پھرنا ناپسندیدہ عمل اور حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ، شیطان کے مکروفریب سے آگاہ کرتے ہوئے اولاد آدم سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے:۔

ترجمہ: اے اولاد آدم! (کہیں) شیطان تم کو فتنہ میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ (آدم وحوا) کو جنت سے نکالا تھا، اس نے ان کا لباس اتروادیا تاکہ انہیں ان کی شرم گاہیں دکھائے۔۔۔۔ (الاعراف: ۲۷)

علامہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں: لباس کا مقصد ستر ڈھانپنا اور زینت ہے تاہم ایسا لباس پہننا ممنوع ہے جس سے لباس پہن کر بھی انسان عریاں دکھائی دے۔ علامہ شامی نے لکھا ہے:

جسم کے جن اعضاء کا ستر واجب ہے اگر کپڑوں سے ان اعضاء کی ساخت اور اُبھار دکھائی دے تو ان کو دیکھنا بھی ممنوع ہے۔ (ردالمحتار ۳۲۱ ج ۵)

آج کل فیشن زدہ لوگ کسی ہوئی پتلون پہنتے ہیں اور قمیض پتلون کے اندر کی ہوئی ہوتی ہے جس سے ان کی سُرین کی ساخت اور اُبھار نمایاں طور پر

دکھائی دیتا ہے، اس قسم کا لباس پہننا جائز نہیں ہے۔

(شرح صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ ۳۷۵ ج ۶)

نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

ایک شخص اپنے سَر کے بالوں اور اپنی پہنی ہوئی چادروں پر اتراتا ہوا جارہا تھا اچانک اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ (صحیح مسلم ۳۹۵)

آج بھی شادی و بیاہ اور عیدوں کے تہواروں پر یا کسی اور تقریب میں خواتین وحضرات عمدہ ومہنگا سوٹ پہن کر اترا اترا کر چلتے ہیں، دوسرے کے لباس میں نقص نکالتے ہیں اور منہ بنا بنا کر ان پر طنزاً جملے کستے ہیں۔ ایسے لوگوں کو مذکورہ حدیث مبارک کی روشنی میں اپنا جائزہ لینا چاہیے۔ تکبر غرور شیطان کا وطیرہ ہے اس سے دور بھاگیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جہنمیوں کی دو ایسی قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں۔

دوسری وہ عورتیں ہیں جو لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی، وہ راہ حق سے ہٹانے والی اور خود بھی راہ حق سے ہٹی ہوئی ہوں گی، ان کے سَر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی مسافت (یعنی دور) تک آتی ہوگی۔ (صحیح مسلم ۴۸۸)

روز کا مشاہدہ ہے شادی بیاہ، تفریح گاہ، عیدوں یا مارکیٹوں میں اکثر عورتیں اور لڑکیاں ننگے سر دکھائی دیتی ہیں۔ لباس کا یہ عالم ہوتا ہے کہ قمیض کا گریبان بڑا، گردن پوری صاف نظر آتی ہیں، نصف آستین، چست وتنگ قمیض، چہرہ اور پنڈلیاں ظاہر، دوپٹہ گردن میں برائے نام لٹکا ہوا، اور جو ساڑھی پسند کرتی ہیں ان کا پیٹ وکمر عریاں، اور چوڑی دار پاجامہ لڑکیوں کا من پسند ہے اس میں بھی پردہ نہیں بلکہ بے پردگی ہوتی ہیں۔ پینٹ، بنیان اور شرٹ میں تو ایک ایک چیز ابھر کر سامنے آجاتی ہے جس سے عریانیت وبے حیائی کو فروغ ملتا ہے اور بعض پہنے ہوئے کپڑے بھی اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ برائے نام کپڑے ہوتے ہیں۔ الامان والحفیظ

ایسا لباس پہننا حرام ہے، شرفا کا کام نہیں ہے۔ ایسے لباس میں ملبوس خواتین سے دریافت کرسکتے ہیں کہ بحیثیت مسلمان کے ایسا لباس پہننے کی اجازت کیوں نہیں محسوس کی؟ مسلمان پابند ہے کہ ان کا ہر کام قرآن وسنت کے مطابق ہونا چاہئے تو پھر کیا بات ہے کہ عریاں اور نامکمل لباس پہننے سے قبل قرآن سنت سے اجازت کیوں نہیں لی؟ مسلمان کا کام ہے کہ جس کی قرآن وحدیث مذمت کرے اس کے قریب بھی نہیں جائے۔ لھذا خواتین کو ایسا مذمتی لعنتی لباس سے سچی توبہ کرنی چاہئے۔ علامہ سعیدی صاحب فرماتے ہیں:

عورتوں کی بے پردگی، مردوں اور عورتوں کا آزادانہ میل جول، کلبوں (دفتروں) میں اجنبی مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنا، گپ شپ کرنا، رقص وسرود میں حصہ لینا، وڈیو اور سینما کی فلمیں بنانا، ان کو دیکھنا، موسیقی سننا خواہ

بھارت کی موسیقی ہو یا پاکستان کی ہو یا مغربی، لڑکیوں کا چست اور نیم عریاں لباس پہننا، ان تمام اُمور میں مغربی تہذیب کی مشابہت ہے بعض اُمور میں ہندوؤں کے طریقے اور ان کی رسموں کا رواج ہے ان چیزوں میں تشبہ مطلقاً ممنوع ہے اور ان کاموں میں خواہی نخواہی تشبہ ہے، خواہ تشبہ کی نیت ہو یا نہ ہو۔ (شرح صحیح مسلم ج6، 387)

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئیں کہ انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ حضور پاک ﷺ ان سے (ناراض ہوکر) منہ مبارک پھیر لیا۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ کتاب اللباس)

مفتی احمد یار خان نعیمی قادری علیہ الرحمہ حدیث مذکورہ کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:

یہ واقعہ پردہ فرض ہونے سے قبل کا ہے۔ حضرت اسماء کی قمیض بھی باریک کپڑے کی تھی جس سے بازو وغیرہ نظر آتے ہیں اور دوپٹہ بھی باریک تھا جس سے سر کے بال چمک رہے تھے۔ (شرح مشکوٰۃ ج6 121)

ہر باریک لباس پہننا آپ ﷺ کو پردہ فرض ہونے سے پہلے بھی سخت ناپسند تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ حضرت اسماء آپ ﷺ کی سالی تھیں وہ غالباً بہن سے ملنے آئی ہونگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہن کے گھر میں بھی باریک لباس نہیں پہن سکتی، جب اپنے گھر میں پہننے کی اجازت نہیں، پیغمبر اسلام کے گھر میں پہننے کی اجازت نہیں، اُس پاک دور میں پہننے کی اجازت نہیں تو آج کی خواتین کو اجازت کہاں سے دستیاب ہوئی؟

آج باریک تنگ اور مختصر لباس پہن کر اغیار کے سامنے پھرنا، مارکیٹ اور تفریح گاہ میں گھومنا کیسے جائز ہوگا؟۔

عریاں لباس پہن کر نوجوانوں کے جذبات کو بھڑکانا، نفس وشیطان کی خواہش کو ہوا دینا کہاں کی شرافت ہے؟۔ یہ ایسا شیطانی عمل ہے جس سے حضور پاک ﷺ ناراض ہوتے ہیں، سرکار علیہ السلام کی ناراضگی مول لینا اچھا نہیں۔ ہمارا یہ کام ہونا چاہئے کہ آقا علیہ السلام کو راضی رکھیں ان کی رضا، ان کی فرمانبرداری میں ہے نہ کہ نافرمانی میں۔

دوم ایسے مواقع پر نظر کی حفاظت کی خاطر ہمیں نظر ہٹالینا چاہئے کہ یہ حکم مصطفےٰ ﷺ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب اللباس)

عورتوں اور مردوں کو اپنی اپنی حدود میں رہنا چاہئے اپنے مخصوص کام اور لباس میں ایک دوسرے کی نقل نہیں اتارنا چاہئے۔ مثلاً: مردوں کو داڑھی منڈا کر عورتوں جیسا نہیں بننا چاہئے اسی طرح عورتوں کو مردوں کی طرح بے پردہ کھلے عام نہیں گھومنا چاہئے اور پینٹ شرٹ نہیں پہننی چاہئے۔ مردوں کو کانوں میں بالیاں نہیں لگانی چاہئے، اسی طرح مخصوص کاموں میں ایک دوسرے کی نقل اتارنا فطرت کے خلاف بغاوت کرنا اور قانون کو ہاتھ میں لینے کے مترادف ہے، اسی لیے ناپسند کیا گیا اور ناراضگی ولعنت کا باعث بتایا گیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص تم میں سے خلاف شرع امر (غیر شرعی کام) دیکھے تو

(۱) اس کو ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو،

(۲) زبان سے روکے اگر اس کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو تو،

(۳) دل سے بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(صحیح مسلم، مشکواۃ باب الامر بالمعروف)

مذکورہ حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے فقیر نے یہ مضمون "لباس کیسا ہونا چاہئے"۔ تحریر کیا ہے اللہ تعالیٰ ہر پڑھنے والے میں عمل کی تحریک پیدا فرمائے اور فقیر خیر خواہ کو اجر عظیم سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

3 مارچ 2008ء

خانقاہی نظام

تحریر۔صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

خانقاہی نظام عجم کی پیداوار نہیں بلکہ نظام مصطفیٰ ﷺ سے ماخوذ ہے۔

معلم کائنات محسن انسانیت ھادی عالم ﷺ کی مبارک زندگی سے منور ہے۔اس کی اصل وبنیاد مسجد نبوی کے متصل آپ ﷺ کی حویلی مبارکہ ازواج مطہرات کے حجرات مبارکہ، مہمان، مسافر طلبائے دین اور طالبان حق کے قیام کے لئے صُفہ کا چبوترہ ہے۔اسی کو خانقاہ کہا جاتا ہے، دنیا میں پہلی خانقاہ، خانقاہ نبوی ہے جس کی نقل میں دوسری خانقاہیں دینی وروحانی تعلیم وتربیت کے لئے تعمیر ہوئیں۔

قرآن حکیم کی ڈمانڈ:

لقد کان لکم فی رسولِ اللہ اُسوۃ حسنۃ (احزاب:۲۱)

ترجمہ: بیشک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔

حضور پاک کی سیرت پاک پر عمل کریں، سنت مصطفیٰ ﷺ کو سینے سے لگائیں لیکن عام آدمی ناخواندہ کیسے جان سکتا ہے کہ حضور پاک کی سنتیں کیا کیا ہیں حضور پاک کس طرح بیٹھتے تھے، کس طرح سوتے تھے، رہن سہن کیا تھا، بود و باش کیا تھا، اخلاق کریمہ کیا تھے۔جبکہ آیت کریمہ میں نقل اتارنے، قالب میں ڈھلنے، دیکھ کر عمل کرنے کا حکم ہے لہٰذا صوفیاء کرام مشائخ عظام نے حضور پاک کی طرز پر خانقاہ قائم فرما کر خود کو قالب مصطفویہ میں ڈھال کر دوسروں کے لئے عملی نمونہ بن کر ہزاروں آسانیاں پیدا فرمائیں اور لاکھوں کروڑوں مسلمان ان خانقاہوں سے وابستہ ہو کر خود سنت مصطفیٰ ﷺ کا جیتا جاگتا نمونہ بن کر نکلے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

☆ صَلُّوا کما رایتمونی اُصلی (صحیح بخاری باب الاذان):

نماز ادا کریں مجھے دیکھو میں کس طرح ادا کرتا ہوں۔

یہی اسلام ہے میرا، یہی ایمان ہے میرا

تیرے نظارہ رخسار سے حیران ہونا (اقبال)

خانقاہ پریکٹیکل لائف (عملی زندگی) پیش کرتا ہے جہاں پر طالبان حق دیکھ دیکھ کر سیکھا کرتے ہیں اور دیکھ دیکھ کر چلتے ہیں اور دیکھ دیکھ کر بنتے سنورتے اور نکھرتے ہیں۔

☆ اِذَا رُأوْا ذُکِرَ اللّٰہ (مشکوٰۃ) ان کا چہرہ دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔

☆ لَو اَقسَمَ عَلیٰ اللّٰہ لَاَبَرَّہ (مشکوٰۃ کتاب القصاص) وہ قسم اٹھا کر کوئی بات کہیں تو ان کی قسم پوری ہوتی ہے۔

خانقاہ میں، خانقاہ والے، اللہ کے ولی کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے یعنی وہ خدا کی یاد ہیں۔وہ اللہ کے ذکر میں اس قدر محو ہیں کہ انہیں دیکھنے والا فوری طور پر اللہ اللہ بول اٹھتا ہے۔دیکھنے میں اس قدر تاثیر ہے تو بیٹھنے کا کیا عالم ہوگا: صحبت محبت میں کس قدر فائدے ہونگے وہ تو سوچ بھی نہیں سکتے۔انہوں نے پوری زندگی اللہ اللہ کی تعلیم دی، ہر دل کو ذکر اللہ سے زندہ کیا اور زندگی کا قرینہ سکھایا ہے۔

ایسے ہی لوگ جب کوئی بات کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بات ٹالتا نہیں، ان کی بات کو پورا کرتا ہے ان کی دعا کو قبول کرتا ہے۔وہ اللہ کے پیارے ہیں، اللہ والے ہیں۔

حضوری میں چشم نم رہے ہیں   عجب کیفیتوں میں ہم رہے ہیں

☆ حضرت حارث بن عمرو السہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ کے مقام پر اپنے محبوب کریم نبی اکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا لوگ آپ کے اردگرد حلقہ بنائے حاضر تھے۔ میں نے دیکھا:

جو کوئی آپ کے چہرۂ انور کی زیارت کرتا وہ پکار اٹھتا یہ چہرہ اقدس انوار الٰہی کا مظہر اتم ہے (سنن ابوداؤد 243 ج1)

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ

یاد آتا ہے خدا، دیکھ کے صورت تیری (حسن رضا)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور پاک کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا لوگوں نے مجھے آپ ﷺ کی نشاندہی کی جب میں نے آپ ﷺ کی زیارت کا شرف پایا تو، میں پکار اٹھا یہ تو اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔
(شمائل ترمذی، باب ماجاء فی شب رسول اللہ)

بہت سے لوگ حضور پاک کا چہرہ انور دیکھ کر مسلمان ہوگئے اور آپ ہی کے صدقے میں آپ کے غلاموں اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے دیدار سے بھی کافر ایمان کی دولت سے فیضیاب ہوئے۔ یہ سارا صدقہ نُورِ مصطفیٰ کا ہے کیونکہ حضور پاک نور کے مرکز ہیں۔ یہیں سے غلاموں کو حصہ ملتا ہے۔

آپ کے پیاروں کی تبلیغ کا بھی عجیب انداز سے ان کے دیکھنے سے ایمان ملتا ہے ان کی صحبت سے وجود میں انقلاب برپا ہوتا ہے، وہ جب بولتے ہیں تو کائنات وجد میں آجاتی ہیں ہے۔ ان کے اخلاق کریمہ سے متاثر ہوکر لوگ ان کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں۔ ان کے در سے ایمان ملتا ہے، ایقان ملتا ہے، عرفان ملتا ہے۔ کیونکہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے دوست خلیفہ اور آقا علیہ السلام کے مظہر و نائب ہیں۔

حضرت حارث کی حدیث مبارک سے صحابہ کرام کے بیٹھنے کا سنت طریقہ معلوم ہوا کہ وہ مسجد نبوی میں ہوں یا کہیں بھی ہوں وہ حضور پاک کے اردگرد حلقہ بنا کے بیٹھتے تھے یعنی حضور پاک درمیان میں چاند کی مانند ہوتے صحابہ کرام ستاروں کی طرح چاروں طرف سے دائرہ بنا کر بیٹھتے تھے۔ خانقاہ میں مرشد کریم کی خدمت میں مریدین بھی اسی طرح بیٹھ کر صحابہ کرام کی سنت مبارک کو زندہ کیے بیٹھے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں یہود کے سب سے بڑے عالم تھے وہ اپنے قبول اسلام کا واقع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب مجھے اس بات کی اطلاع ملی کہ محمد عربی ﷺ جس نے نبی آخر الزمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے، مدینہ کی بستی میں ان کی آمد ہو چکی ہے تو میں بھی دوستوں کے ساتھ آپ کو دیکھنے کی غرض سے گیا۔ آپ تشریف فرما تھے جب میری نظر آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر پڑی تو میرے دل نے گواہی دی یہ پُرانوار چہرہ کسی جھوٹے شخص کا نہیں ہوسکتا۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب فضل الصدقہ)

مشائخ طریقت بھی خانقاہ میں بیٹھ کر حضور پاک سے عطا کیے ہوئے روحانی فیوض و برکات تقسیم کر رہے ہیں اور لوگ اپنے اپنے ظرف کے مطابق پا رہے ہیں۔ ان کے نورانی چہروں کو دیکھ کر انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ قسمت جاگ اٹھتی ہے، غفلت چھوڑ کر ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

☆ خانہ کعبہ کا طواف اور سعی آپ ﷺ نے حالت سواری میں فرمائے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تا کہ تمام لوگ آپ ﷺ کی زیارت کا شرف پاسکیں آپ سے اپنے اپنے مسائل عرض کرسکیں کیوں کہ پیدل کی صورت میں لوگوں کا جمگھٹا ہوجاتا تھا۔ (صحیح مسلم کتاب الحج)

ہمارے مشائخ عظام بھی جب خانقاہ نشین ہوتے ہیں تو کسی اونچی جگہ (کرسی، مسند، تھلہ وغیرہ) پر تشریف رکھتے ہیں تا کہ زائرین ان کی آسانی سے زیارت کرسکیں اور اپنے مسائل پیش کرسکیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے زمزم (کنویں) پر تشریف لائے ہم نے زمزم کا ڈول نکال کر پیش کیا۔

آپ ﷺ نے پیا، منہ میں پانی لے کر واپس اس (ڈول میں) ڈالا اور اسے ہم نے چشمہ زمزم میں انڈیل دیا (رسول اللہ کا حج 106)۔

نبی اکرم نور مجسم والی عرب وعجم ﷺ نے چشمہ زمزم میں منہ کا پانی ڈال کر اسے بابرکت بنادیا اور قیامت تک مسلمان اس تبرک سے برکت حاصل کرتے رہیں گے۔ لھذا ہمیں زمزم پیتے ہوئے یہ تصور بھی کرنا چاہئے کہ یہ ہمارے حضور پاک ﷺ کا تبرک بھی ہے۔

اسی اصل کی بنیاد پر مریدین اپنے شیخ کا پیا ہوا پانی تبرک سمجھ کر پیتے ہیں اور برکت وشفا پاتے ہیں۔

ایسا کوئی ولی نہیں جس نے خانقاہ کی بنیاد مسجد سے نہ رکھی ہو۔ ہر ولی اللہ نے حضور پاک کی پیروی میں سب سے اول مسجد شریف کی بنیاد رکھی بلکہ بعد

وصال بھی ان کی قبریں مسجد تشریف کے متصل میں ہیں جنہوں نے زندگی مسجد شریف میں گذاری تو بعد وصال بھی مسجد شریف کے ساتھ آرام فرما ہیں۔

قرآن مقدس نے بھی یہی نظریہ پیش کیا ہے:

لنتخذن علیھم مسجدا (الکھف:۲۱): قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔

☆ استاذ المشائخ حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ (حضرت امام اعظم کے ارشد تلامذہ میں سے تھے) ایک مرتبہ بصرہ کے بازار سے اپنے شاگردوں اور کتابوں سمیت آپ کا گذر ہوا۔ مسلمانوں کی دو رویہ قطاریں استقبال ودیدار کے لیے کھڑی تھیں۔ یہودی اور عیسائی بھی مسلمانوں کے امام کی زیارت کے لیے کھڑے ہوگئے۔ آپ کو خدا نے اس قدر حُسن جمال اور عظمت وجلالت کی فراوانی عطا فرمائی تھی کہ اکثر یہودی وعیسائی آپ کا جمال جہاں آرا دیکھ کر مسلمان ہوگئے۔ مسلمان نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے نہ کوئی دلیل طلب کی نہ مباحثہ ومناظرہ کیا، پھر خاموشی سے مسلمان کیسے ہوگئے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہم امام محمد کو دیکھ کر مسلمان نہ ہوتے تو کیا کرتے؟ ہم نے سوچا کہ اگر مسلمانوں کے چھوٹے محمد کی یہ شان ہے تو بڑا محمد ﷺ کیسا ہوگا۔

(حدائق الحنفیہ)

علماء ظاہر ساری ساری رات تقریر کرتے ہیں لیکن کسی پر کچھ اثر نہیں ہوتا، ساری ساری رات واعظ میں کھپا دیتے ہیں، دلائل کے انبار لگا دیتے ہیں لیکن راہ راست پر ایک نہیں آتا، ایک کی بھی تقدیر نہیں بدلتی، ایک بھی گمراہی سے

نہیں ہٹتا۔لیکن سوچنے کی بات ہے کہ بوریہ نشین علماء ربانیین مشائخ طریقت کے نورانی چہرے دیکھنے سے تقدیریں بدل جایا کرتی ہیں،نظر اٹھتے ہی کایا ہی پلٹ جاتی ہے،اس خاموش تبلیغ کی شان کا کون اندازا لگا سکتا ہے،لوگ ظاہری حسن سے متاثر نہیں ہورہے تھے بلکہ حسن کے اندر جو نورانیت وروحانیت کے نظارے تھے جو آنکھ یار کو دیکھ لیتی ہے اس کی الگ شان ہوتی ہے اس میں پوشیدہ کرنٹ ہوتا ہے جس کے دیکھتے ہی آدمی فیصلہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

نگاہ مردمؤمن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

☆ تیرہویں صدی کے مجدد، آفتاب ولایت ،امام العارفین حضرت پیر سائیں روزے دھنی قدس سرہ الاقدس (متوفی ۱۲۳۶ھ خانقاہ راشدیہ پیر جوگوٹھ) جب نوماہ کے لئے درگاہ شریف سے روحانی سفر کیلئے تشریف لے جاتے تھے تو جس گاؤں گوٹھ سے گذرتے لوگ دیوانہ وار سلسلہ پاک میں داخل ہوجاتے اور میلوں مسافتیں برہنہ پا کرتے چلے جاتے لیکن انہیں اپنا ہوش نہیں ہوتا۔جب وہ سلوک کی منازل طے کرلیتے تو انہیں اجازت مرحت فرماتے۔اس طرح سیکڑوں لوگ آپ کے روحانی قافلے میں ہم رکاب ہوتے تھے۔

جب آپ خانقاہ راشدیہ پر جلوہ افروز ہوتے تو طالبان حق جمال جہاں آرادیکھنے کے لئے اس قدر جمع ہوتے کہ اس وقت کی حکومت کے پاس اتنا لشکر بھی نہیں ہوتا تھا۔

بھر حال راجستان تا قلات۔کاٹھیاواڑ تا کراچی۔کارونجھر تا کنگری وسیع اراضی تک لاکھوں بندگان خدا نے آپ سے فیض پایا۔

☆ مشہور عربی ادیب شیخ ابو جعفر اُندلسی ''قصیدہ بانت سعادٗ'' کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ اتنے اعلیٰ شرف کا مالک ہے کہ آج تک اس کا کوئی بدل نہیں۔ اس قصیدے کو صحابی رسول حضرت کعب بن زُہیر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں حضور پاک صاحب لولاک ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان پڑھا اور انہوں نے اس قصیدے کو اپنی معافی کا ذریعہ بنایا۔آپ ﷺ نے انہیں آزاد کردیا اور پوشاک عطا کی۔ان کی اور ان کے خاندان کی ضروریات کو پورا کیا ،اس قصیدے نے ان کے تمام گناہوں کو مٹادیا اور ان کے عیوب کو چھپالیا۔

ہمارے بعض مشائخ اسکندریہ نے ذکر کیا ہے کہ بعض علماء تو اس قصیدے کے بغیر اپنی مجلسوں کا آغاز تک نہیں کرتے تھے۔جب ایک شیخ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت کی۔فقیر نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا حضرت کعب نے اپنا قصیدہ آپ کی خدمت میں پڑھا تھا۔

آپ نے فرمایا: میں اِسے پسند کرتا ہوں اور اس شخص کو بھی جو اس قصیدے کو پسند کرتا ہوں۔(ذخائز محمدیہ ۱۶۴)

معلوم ہوا کہ سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ نعت اور نعت خواں کو پسند فرمایا کرتے ،نعت خوانوں کو انعامات، تحائف سے سرفراز فرمایا کرتے تھے اور اپنی موجودگی میں ان سے نعت سماعت فرماتے تھے۔مشائخ طریقت کا بھی یہی دستور ہے کہ سرکار ابد کرار ﷺ کی مدح سرائی ان کی مرغوب روحانی غذا ہے۔

میرے مرشد کریم، غوث الزمان، تاج العارفین حضرت علامہ الحاج مفتی پیر محمد

قاسم المشوری القادری قدس سرہ الاقدس (مشوری شریف) نعت شریف کو حرز جان بنایا ہوا تھا جب بھی نعت خواں آجاتے محفل جم جاتی ورنہ ہر جمعہ کو درگاہ مشوری شریف کی مسجد شریف میں بعد نماز جمعہ تا نماز عصر تک بلاناغہ نعت خوانی ہوتی آپ توجہ سے سماعت فرماتے حضور پاک کی مدح سرائی پر مسرور ہوتے، عشق مصطفٰے کی بدولت پوری محفل میں آپ کی آنکھیں اشکبار رہتی۔ اور نعت خوانوں کو انعام دیتے کہ وہ خوش ہو جایا کرتے تھے۔

☆ اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤں چومنا اور اسی طرح ان کے بعد ان کے تبرکات بال مبارک، لباس، عصا، جائے نماز تسبیح وغیرہ کو بوسہ دینا دینا ان کی تعظیم کرنا مستحب ہے احادیث مبارکہ، عمل صحابہ کرام اور اقوال فقہاء و محدثین سے ثابت ہے۔ اگر احادیث مبارکہ کو جمع کیا جائے تو بارہ سے زیادہ دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے دو نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:

حضرت ذراع سے روایت ہے اور یہ وفد عبدالقیس میں تھے فرماتے ہیں: جب ہم مدینہ منورہ آئے تو اپنی سواریوں سے اترنے میں جلدی کرنے لگے پس ہم حضور پاک ﷺ کے ہاتھ چومتے تھے۔

(مشکوٰۃ باب المصافحہ والمعانقہ فصل ثانی، سُنن ابوداؤد ۳۲۳ ج ۲)

جس منبر شریف پر حضور پاک ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنا ہاتھ لگا کر منہ پر پھیرتے تھے (یعنی برکت لیتے تھے)۔ (شفا قاضی عیاض اُندلسی)

مرید بھی مرشد پاک کی دوری برداشت نہیں کرتے خانقاہ پر جب پہنچتے ہیں تو ان کی نگاہیں مرشد پاک کو تلاش کرتی ہیں جیسے ہی دیدار مرشد سے شاد ہوتی ہیں تو قرار پاتی ہیں پھر قریب آکر دست بوسی اور صحبت بافیض سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور مرشد پاک کی تعلیمات اور تبرکات کو سینے سے لگا کر رکھتے ہیں۔ خانقاہ سے یہی تعلیم و تربیت ملتی ہے۔

☆ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کا طرز عمل، فیضانِ مصطفٰی سے لبریز ہے، اُسوہ نبوی کا عکس جمیل ہے انہوں نے خانقاہی نظام میں کسی غلط طرز زندگی کو متعارف نہیں کرایا، مخالفین و منکرین اولیاء کی پروپیگنڈا اصل میں کور باطن اور بدبختی اور بدنصیبی کا نتیجہ ہے ورنہ خلاف اسلام و شریعت کا کوئی عمل دخل نہیں کیونکہ وہ اللہ والے ہیں، اللہ اللہ اللہ کرنے والے ہیں اللہ کے خلیفہ ہیں، اللہ کے دوست دوست ہیں، اللہ کے ہاں مقبول و محبوب ہیں، اللہ کی باتیں بتانے والے ہیں ان کا مقصود و مطلوب اللہ ہے وہ اللہ سے ملاتے ہیں، وہاں خلاف شریعت کسی عمل کی گنجائش ہی نہیں رہتی جیسا کہ فقیر سراپا تقصیر نے اس مختصر مضمون میں واضح کیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فقیر کی کوشش، سعی کو قبول فرمائے اور مینارہ نور بنائے۔ آمین۔

المنقبة الراشدیہ

از۔مولانا پیر سید امین علی شاہ صاحب نقوی (فیصل آباد)

رہبر علم و ادب ہیں پیر زین العابدین
صاحب حسب ونسب ہیں پیر زین العابدین

"خاندان راشدی" کے گوہر یکتا مگر
حق پرست وحق طلب ہیں پیر زین العابدین

پیر قاسم قادری کے ہیں مرید باصفا
اور ان کے منتخب ہیں پیر زین العابدین

مرشد کامل کے لکھے ہیں سوانح لا جواب
سید والا لقب ہیں پیر زین العابدین

قادری و نقشبندی سلسلے سے فیضاب
نجد پہ برق غضب ہیں پیر زین العابدین

لاڑکانہ کے خطیب واہل سنت کے امیر
مہر والفت کے سبب ہیں پیر زین العابدین

پیر زین العابدین پر ناز ہے "نقوی" ہمیں
عاشق شاہ عرب ہیں پیر زین العابدین

امیر کارواں

از۔مولانا محمد سلطان "خوشتر" فیضی صاحب

پیکر آدابِ اعلیٰ، حامل خلقِ حَسین
سید زین العابدین، مخدوم و سجادہ نشیں

مسلکِ اجداد کے ہو تم امیر کارواں
قادری و نقشبندی سلسلے کے پاسباں

حاتمِ دوراں، سخی و مہرباں، مہماں نواز
خوگر جود وعطا اور حامل وصفِ نیاز

رفعتِ عرش بریں تیری تواضع پر نثار
غازۂ رخسارِ شاہاں تیرے قدموں کا غبار

زین العابدین ترا دم باعثِ تزئینِ دیں
سیرت اسلاف مہکی تجھ سے مُشکِ عنبریں

جُنبش نوکِ قلم سے رکھ لی اب وجد کی لاج
تیرے ہی سر سجتا ہے ان کی خلافت کا یہ تاج

یا الٰہی ! اس سے بھی کچھ اور دے زورِ قلم
دل نشیں تحریر سے مضمون ہوں خوشتر رقم

شجرہ طیبہ (منظوم)

ہوعنایت مجھ پہ یارب مصطفیٰ کے واسطے — حضرت مولا علی شیر خدا کے واسطے
مردحق خواجہ حسن بصری، حبیب عجمی پیا — حضرت داؤد طائی حق نما حق کے واسطے
حضرت معروف کرخی، سری سقطی اور جنید — نیک خو بوبکر شبلی بے ریا کے واسطے
عبدالواحد، خواجہ، بوالفرح وخواجہ بی الحسن — شیخ بی سعیدن المبارک پارسا کے واسطے
اولیأ اللہ میں ہے جن کا اعلیٰ مرتبہ — شاہ جیلانی محی دین غوث الوئیٰ کے واسطے
خواجہ وہاب وصوفی، احمد ومسعود حق — اور علی، شاہ میر وشمس پُرضیا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد غوث و قادرقادری — حضرت رزاق دُر بے بہاد کے واسطے
حامد و قادر خواجہ شمس و قادر شمس دین — شاہ حامد گنج بخش خوش لقا کے واسطے
خواجہ شمس الدین محمد، خواجہ صالح نیک دل — حضرت قادر حسینی باصفا کے کے واسطے
ناصر دینِ ھدیٰ محمد بقا شاہ شہید — پیر سائیں راشد حق پیرما کے واسطے
حضرت یٰسین سائیں اور رشید الدین شاہ — شاہ امام الدین سائیں رہنما کے واسطے
حضرت شیخ مشوری عارف کامل ولی — پیر محمد قاسم مرشدی ومقتدیٰ کے واسطے
ہے تیرا بندہ یہ زین العابدین قاسمی — عزم ہمت دے اسے اپنی رضا کے واسطے
گلستان راشدی وقاسمی آباد رکھ — ہوتری رحمت یہاں ہر بےنوا کے واسطے

لوٹ کر جائے یہاں سے بامراد کامیاب
جوبھی سائل آئے اس در پہ دعا کے واسطے
یاالٰہی اپنے زین العابدین پہ ہو کرم
ہے جو یہ دامن پسارے مدعا کے واسطے

(ماخوذ: قاسم ولایت)

شارح حزب البحر کے حالات زندگی

الحاج شمیم الدین قادری
سابق قائم مقام وزیراعلیٰ سندھ
سابق صوبائی وزیر
مؤلف: انسائیکلوپیڈیا آف بدایوں

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

وادی مہران میں اسلام کا آفاقی پیغام عہد رسالت میں صحابہ کرام کے ذریعے پہنچا یہاں کے غیر مسلمانوں نے صحابہ کرام کے تابناک کردار اور چمکتے نورانی چہرے دیکھ کر جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے اور واقعہ کربلا کے بعد بعد آل رسول سادات کرام بھی مختلف ادوار میں سندھ تشریف لائے اور اپنی شہرت کے انمول نقوش سے مقامی لوگوں کے دل جیت لئے اور تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ اس طرح اسندھ کو اولیت وفوقیت حاصل ہوئی اور "باب الاسلام" (اسلام کا دروازہ) کا اعزاز پایا۔

اسلام حرمین شرفین سے سیدھا یہاں پہنچا اور پھر یہاں سے ایشیا اور دیگر ممالک میں سندھی علماء وصوفیاء اسلام کے ذریعہ اسلام کی دعوت گھر گھر پہنچی۔ یہی وجہ ہے کہ عربوں کے طور طریقوں کا یہاں کے باشندوں پر زیادہ اثر رہا اور وہ اثرات اب بھی پائے جاتے ہیں مثلاً مہمان نوازی، وعدہ وفائی، خوش اخلاقی

احترام خواتین اور نیک نیتی اور سادگی وغیرہ۔

صحابہ کرام اور سادات عظام کے فیوض وبرکات دیبل، اروڑ، منصورہ، اگھم کوٹ، حیدرآباد، ٹھٹھہ، سیوہن شریف، بکھر، پیر جو گوٹھ، کشمور تا کارونجھر، کینجھر تا کوہستان اور کنگری تا کراچی تک ظاہر وباھر ہیں۔ بستی بستی مزارات اولیاء اللہ مرجع خلائق ہیں۔ واری مہران میں مزارات اولیاء وعلماء حق اس قدر کثرت سے ہیں کہ انہیں شمار نہیں کرسکتے۔ اگر ان سب کی تاریخ محفوظ ہوتی تو آج کئی جلدوں پر مشتمل ہوتی بلکہ "تاریخ ابن عساکر" سے تجاوز کرجاتی۔ ملاحظ کیجئے:

(انوار علماء اہل سنت سندھ جلد اول)

علماء حق ء مشائخ طریقت میں "بزرگان راشدیہ" سندھ میں ممتاز حیثیت کے حامل ہیں پیر طریقت، زینت اہل سنت حضرت علامہ صاجزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی نے اسی برگزیدہ خاندان میں آنکھ کھولی۔

محمد زین العابدین شاہ راشدی بن سید محمد اشراف علی شاہ بن حاجی الحرمین شریف حضرت پیر سید حاجی غلام قادر شاہ بن سید سراج الدین شاہ بن حضرت پیر محمد عثمان شاہ راشدی بن ولی نعمت حضرت پیر سید فیض محمد شاہ راشدی بن حضرت پیر سائیں سید محمد سلیم شاہ بن حضرت پیر سائیں محمد بقا شاہ شہید حسینی۔

ولادت:

آپ نے سندھ کے مردم خیز تاریخی شہر لارکانہ میں راشدی منزل (نزد کنیڈی مارکیٹ) میں ۲ جمادی الآخر ۱۳۸۴ھ بمطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء جمعۃ المبارک کے بابرکت ساعت میں صبح کے وقت آنکھ کھولی۔

تعلیم و تربیت:

میونسپل ہائی اسکول سے میٹرک سائنس، چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ سے ڈسپنسری، سکھر بورڈ سے مولوی عالم فاضل عربی کے امتحانات۔

ناظرہ قرآن کی تعلیم مولانا محمد بشیر اور مولانا بلبل سندھ سے حاصل کی، میٹرک کی فراغت کے بعد مدرسہ فیض القرآن عیدگاہ مراد واہن لاڑکانہ میں داخلہ لیا جہاں پر بقیۃ السلف حجۃ الخلف حضرت علامہ مفتی محمد قاسم جتوئی دامت برکاتھم العالیہ سے دینی تعلیم کی تکمیل کی۔ سچل سرمست کالج لاڑکانہ سے انٹر کیا اس کے بعد شاہ عبداللطیف یونیورسٹی سے خیر پور میرس سے 1988ء کو ایم اے اسلامک کلچر میں کیا۔

مرکزی جامع مسجد قاسمیہ لاڑکانہ میں شیخ القرآن علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی سے دورہ تفسیر القرآن کیا۔

بیعت وتربیت

آپ حضور امام العارفین کے حکم کے مطابق ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۰۰/۲۶ جون 1980ء کو سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ قاسمیہ میں فقیہ الاعظم غوث الزمان عاشق خیر الوریٰ مخدوم اہل سنت حضرت علامہ الحاج مفتی پیر محمد قاسم المشوری قدس سرہ العزیز (درگاہ عالیہ مشوری شریف لاڑکانہ) کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔ صحبت تو آپ کو بچپن سے حاصل تھی۔ حضرت قبلہ بچپن سے آپ پر مہربان تھے اور بہت شفقت فرماتے تھے۔

آپ بچپن سے اپنے جدامجد حضرت پیر سید غلام قادر شاہ راشدی علیہ

الرحمۃ الباری کے منظور نظر تھے۔ بچپن انہی کی عرفانی صحبتوں میں گزرا۔ حضرت آپ کے بغیر طعام تناول نہیں فرماتے اور اس طرح آپ کے بغیر کوئی سفر اختیار نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹوں اور پوتوں میں آپ کو چن لیا اور خاندانی اور ادو وظائف کی نہ فقط اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اپنی زندگی میں آپ کو اپنا جانشین بنالیا۔

سلسلہ طریقت یوں ہے:

☆ حضور امام العارفین، غوث العالمین، تیرہویں صدی کے مجدد حضرت سید محمد راشد شاہ المعروف پیر سائیں روضے دھنی قدس سرہ (۱۲۳۴ھ) خانقاہ راشدیہ پیران پاگارہ پیر جو گوٹھ۔

☆ مخزن علوم سبحانی، معدنی فیوض ربانی، حضرت سید محمد یٰس شاہ راشدی المعروف پیر سائیں جھنڈے دھنی اول قدس سرہ۔

☆ غوث الزمان، شیخ الشیوخ حضرت سید رشید الدین شاہ راشدی بیعت دھنی قدس سرہ۔

☆ شمس العارفین واقف رموز معرفت سید محمد امام الدین شاہ راشدی، پیر سائیں ٹھلاء شریف لاڑکانہ۔

☆ تاج العارفین فقیہ الاعظم حضرت علامہ مفتی پیر محمد قاسم مشوری قدس سرہ درگاہ مشوری شریف۔

☆ حضرت مولانا پیرو مرشد صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی

خاندانی وجاہت:

آپ کے متعلق بہت ہی کم لوگ جانتے ہونگے کہ آپ کا اکابر مشائخ

عظام کے اس برگزیدہ خاندان سے نسبی تعلق ہے جس سے ایک دنیا نے فیوض وبرکات پائے۔ مثلاً:

1۔ مجاہد اسلام سید الاولیاء حضرت سید امام علی مکی قدس سرہ الاقدس مدفون جنت البقیع مدینہ منورہ (آپ حضرت سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ کے خلیفہ مجاز وفیض یافتہ تھے)۔

۲۔ امام اولیاء سلطان العاشقین حضرت سید صدر الدین شاہ لکیاری حسینی قدس سرہ العزیز (متوفی ۶۰۰ھ) خانقاہ شریف شاہ صدر لکی اسٹیشن (آپ سے اکابر مشائخ چشتیہ نے فیوض وبرکات حاصل کئے بالخصوص حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ۔ آپ کا مزار شریف بھی لکی اسٹیشن کے متصل بلند وبالا پہاڑ پر واقع ہے جہاں پر چشمہ ہارونی بھی جاری ہے۔ حضرت خواجہ ہارونی حضرت خواجہ غریب نواز اجمیر شریف کے مرشد پاک تھے اور شیخ بہاء الدین ذکریا سہروردی، سید عثمان مروندی شہباز قلندر، بابا فرید الدین گنج شکر، سید جلال الدین سرخ بخاری اُچ شریف وغیرہ۔) ملاحظہ کیجئے: آفتاب ولایت

۳۔ عارف باللہ محبوب خدا حضرت پیر سید خدا بخش شاہ عرف کھٹن شاہ حسینی لکیاری قدس سرہ خانقاہ رسول پور خیر پور

۴۔ قبلہ عالم مرشد انس وجن حضرت پیر سید محمد امام شاہ لکیاری حسینی قدس سرہ العزیز خانقاہ رسول پور خیر پور۔

۵۔ امام السالکین، سید العارفین، غواص معرفت حضرت پیر سید محمد بقا شہید حسینی لکیاری قدس سرہ (۱۱۹۸ھ) خانقاہ شریف شیخ طیب تحصیل کنگری۔

۶۔ امام العارفین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سید محمد راشد المعروف پیر سائین روزے دھنی قدس سرہ العزیز۔

۷۔ عارف صمدیت، عالم علم علیم حضرت پیر سید میاں محمد سلیم شاہ لکیاری حسینی قدس سرہ (۱۲۴۱ھ) خانقاہ شیخ طیب۔

۸۔ شمس العرفاء حضرت پیر سید فیض محمد شاہ راشدی قدس سرہ العزیز درگاہ شریف پیر جو گوٹھ بالمقابل شوگر مل نوڈیرو۔

حضرت پیر سائیں سید قبلہ زین العابدین راشدی کو ان آٹھ قطبوں کی اولاد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ملاحظہ کیجئے: تذکرہ مشائخ راشدیہ۔

تصنیف و تحقیق:

آپ وقت کے قدر دان ہیں ایک لمحہ بھی ضائع ہونے نہیں دیتے۔ تحقیق تصنیف کے علاوہ علماء و مشائخ کے حصول مواد کے سلسلہ سندھ بھر کا دورۃ بھی کر چکے ہیں۔ السادات اکیڈمی کو بھی چلا رہے ہیں اور آستانہ عالیہ پر سائلین کے مسائل بھی دلچسپی اور ہمدردی سے حل فرماتے ہیں جو کہ لاعلاج امراض میں شفا پاتے ہیں۔ ہفتہ وار حلقہ ذکر و نعت خوانی بھی برابر جاری ہے۔ سب کو وقت دیتے ہیں۔ ڈاکٹریٹ کرنے والوں کے لائبریری کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔ حیدرآباد میں انجمن پیغام رضا نے آپ کی سرپرستی میں خوب کام کیا اب ادارہ زین الاسلام کو قائم فرمایا ہے اُمید ہے کہ یہ ادارہ بھی آپ کی سرپرستی میں اہل سنت وجماعت کی خوب خدمات سرانجام دے گا۔

آپ کثیر تصانیف ہیں ان میں سے بعض کے اسماء درج ذیل ہیں:

☆ آفتاب نبوت (سیرت طیبہ)
☆ انوار امام اعظم ابوحنیفہ
☆ انوار علماء اہل سنت سندھ جلد اول
☆ انوار غوث اعظم
☆ انوار رمضان
☆ شانِ ولایت۔ شہباز ولایت۔ شاہکار ولایت۔ آفتاب ولایت۔ قاسم ولایت۔ شہباز خطابت (بلبل سندھ)
☆ شانِ اہل بیت
☆ زین البر شرح حزب البحر
☆ زین الایمان۔ زین العرفان۔ زین النعت۔ زین الواعظین۔
☆ دیدار مصطفٰے بعد از وصال مصطفٰے
☆ لاالٰہ الا اللہ کے رموز و اسرار
☆ سندھ میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی ترویج و اشاعت۔ سندھ کے دو مسلک
☆ خانقاہی نظام
☆ حضور پاک ﷺ کے فیصلے۔ اسلام کا نظام معیشت۔ اسلام کا نظام جاسوسی
☆ سفینۂ نوح کی تلاش
☆ اصلی کون؟
☆ تذکرہ مشائخ راشدیہ
☆ اپنی کہانی اپنی زبانی (ذاتی حالات)

☆ قرآن مقدس کے سندھی تراجم کا تقابلی جائزہ۔امروٹی جو اصلی روپ۔

☆ اسلام اور سیاست

☆ اسلام اور قربانی

☆ ترجمہ صراط الطالبین (ولی اللہ بنانے والی کتاب)

آپ کی تصنیفات پر ملک کی مقتدر شخصیات نے تاثرات،خراج تحسین اور خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

آستانہ قادریہ۔

آپ آستانہ قادریہ شادمان ٹاؤن ملیر میں روزانہ پابندی کے ساتھ شام کو رات تک بیٹھتے ہیں جہاں پر دکھی انسانیت کے مسائل سنتے اور حل کرتے ہیں۔ ہر طبقے کے لوگ دور دراز علاقوں سے آتے ہیں اور شفا پاتے ہیں،لوگ فون کے ذریعے بھی آپ سے اپنے مسائل متعلق استخارہ کرواتے ہیں۔ہپاٹائس سی،ٹی بی اور کینسر کا روحانی علاج کیا اور اللہ رب العالمین نے انہیں شفا دی۔آپ کے مریدین کا ملک وبیرونِ ملک وسیع حلقہ ہے۔آپ دینی وروحانی کاموں میں متحرک رہتے ہیں۔اسلام کی خدمت بلاوضہ مشنری انداز میں کرتے ہیں۔آپ السادات اکیڈمی کے زیراہتمام لٹریچر شایع کرکے دیہات میں مفت تقسیم کرواتے ہیں۔۱۹۹۴ء کو حیدرآباد میں ادارہ پیغام رضا قائم کیا جس کے تحت تقریباً ایک لاکھ کتابیں چھپوا کر ملک وبیرون ملک میں مفت تقسیم کروائیں۔آپ تقریباً پچیس سال سے تحریری خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور قلم روانگی کے ساتھ ماشاءاللہ مسلسل چلتا رہتا ہے۔ڈھائی سو سے زائد مضامین مقالات رسائل وکتب تحریر

فرما چکے ہیں۔بیداری امت،غلبہ اسلام اور فروغ عشق مصطفےٰ ﷺ کے لئے آپ ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔کئی بدمذاہب آپ کے ہاتھ پر تائب ہو چکے ہیں رُشد وہدایت کا سلسلہ جاری ہے۔

آپ اہل سنت کے پیغام کو وسعت دینے کو لئے ایک دارالعلوم قائم کرنا چاہتے ہیں جو کہ دینی روحانی وعصری علوم کا حسین امتیاج ہو۔جہاں پر دینی طلبہ کو کمپیوٹر کی مفت تعلیم دی جائے اور جدید تعلیم یافتہ اسٹوڈنٹ دینی تعلیم کو کورس کروائے جائیں اوران کو فن تحریر وتقریر میں تربیت دی جائے تاکہ وہ مستقبل میں اہلسنت وجماعت کی خوب خدمات سرانجام دے سکیں۔

اللہ کرے آپ کا یہ خواب شرمندہ تعبیر ہو۔

ہمارے ممدوح حضرت پیر صاحب،سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہ کے دادا مرشد کریم حضرت مرشد کبیر حضرت امام الاولیاء صدر الملت سید شاہ صدرالدین لکیاری قدس سرہ العزیز (600ھ) کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔آپ کے شب وروز تحفظ مقام مصطفیٰ،فروغ عشق مصطفیٰ، بیداری اُمت،اصلاح ملت اور غلبہ اسلام میں صرف ہوتے ہیں۔

جب بھی ملکی سطح پر کوئی علمی تحقیقی کام ہوتا ہے تو سندھ میں آپ ہی کی شخصیت نُمایاں نظر آتی ہے اور آپ مقالہ قلمبند فرما کہ وقت مقررہ پر ادارے کے سپرد فرما کہ سندھ کی ترجمانی کا حق ادا کرتے ہیں۔مثلاً:سندھ میں سلسلہ قادریہ کی ترویج واشاعت (مجلہ بدایوں خاص نمبر 2008ء) تحریک آزادی میں سندھ کا حصہ سندھ،خانقاہی نظام،سندھ کے دو مسلک۔اہلسنت اور حب اہل بیت،

سندھ میں اہل سنت اور اہل شیعت ایک جائزہ۔ وغیرہ وغیرہ

حضرت راشدی جو کچھ لکھا ہے وہ روایتی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ ایسے ایسے موضوعات پر تحقیقی کام کیا ہے، جس کو کبھی کسی نے چھوا تک نہیں اور جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس کا حق ادا کیا:۔

جن سے مل کر زندگی سے عشق ہو جائے وہ لوگ
آپ نے دیکھے نہ ہونگے ہاں مگر ایسے بھی ہیں

یقیناً آپ کی نگارشات کو انفرادیت حاصل ہے۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل آپ کو مخلصین، معاونین، محبین اور مخیّر حضرات کی ٹیم عطا فرمائے تاکہ آپ آسانی سے تمام دینی تبلیغی اشاعتی وروحانی کام کرسکیں، آپ کے صاحبزادگاں جو کہ اس وقت بالکل چھوٹے اور زیر تعلیم ہیں ان کے لئے بھی دعا کرتے ہیں رب تعالیٰ انہیں علم ظاہری وباطنی میں کمال عطا فرمائے معرفت الٰہی اور حب مصطفےٰ ﷺ سے حصہ وافر عطا فرمائے اور حضرت کی مشن کو جاری رکھنے کا انہیں جذبہ ولگن عطا فرمائے۔ آمین آمین آمین۔

شمیم الدین — 10 جولائی 2008ء

پاکستان ہاؤس کراچی

ضرورتِ مرشد

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

اللہ سبحانہ واللہ قرآن حکیم میں ضرورت مرشد کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

(۱) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ (مرشد) ڈھونڈو۔ (مائدہ:۳۵)

(۲) جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہر گز اس کا کوئی مرشد (راہ کھانے والا) نہ پاؤ گے، (الکھف:۱۷)

(۳) جس دن (بروز قیامت) ہم ہر جماعت کو اس کے مرشد ورھنما کے نام کے ساتھ بلائیں گے۔ (بنی اسرائیل:۷۱)

(۳) محشر کے دن مریدین کو ان کے مرشدوں کے نام سے پکارا جائے گا مثلاً سرکار غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الاقدس کے مریدین کو قادریو! کہہ کر بلایا جائے گا اور جس کا مرشد نہیں انہیں شیطانیو! یعنی شیطان والے کہہ کر پکارا جوئے گا کیونکہ حدیث پاک میں ہے:

"جس کا مرشد نہیں اس کا مرشد شیطان ہے۔"

(۴) اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا (لقمان:۱۵)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **من مات ولم یعرف امام زمانه فقه مات میتته جاهلیته** (مسلم)۔

ترجمہ: جو شخص مرا اور اپنے امام زمانہ (مرشد) کو نہیں جانتا وہ جاہلیت کی موت مرا ہے (یعنی اسلام کی موت نہیں مرا)۔

عارف باللہ مخدوم بلال باغبانی سہروردی قدس سرہ (متوفی ۹۲۹ھ) فرماتے ہیں:

جس شخص میں تین نشانیاں ہوں اس کے مرید ہو کر ضرور روحانی فائدہ حاصل کرنا چاہئے:

۱۔ جس کے (چہرے کو) دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد آئے۔

۲۔ جس کی گفتگو آپ کے دل پر اثر کرے۔

۳۔ جس کی محفل سے اٹھنے کو دل نہ چاہے۔ (انوار علماء اہل سنت جلد اول)

امام المحدثین حضرت شیخ عبداللہ بن مبارک قدس سرہ الاقدس نے ایک مرتبہ صوفیاء کے سردار خیر التابعین حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ولی اللہ کون ہوتا ہے، ان کے اوصاف کیا ہیں؟۔

آپ نے فرمایا: ولی اللہ وہ ہے

☆ جس کے چہرے پر حیا

☆ آنکھوں میں گریہ

☆ دل میں پاکی

☆ زبان پہ حمد باری تعالیٰ

☆ ہاتھ میں بخشش (سخاوت)

☆ وعدے میں وفا اور

☆ بات میں شفا ہو

امام العارفین حضرت پیر سائیں روزے دھنی قدس سرہ الاقدس (۱۲۳۴ھ) نے فرمایا:

مرشد کنوئیں کی مثل ہے، کنویں کا پانی نُورِ خدا کی مثل ہے اور مرید ڈول (پانی نکالنے والے برتن) کی مثل اور اس کا ارادہ رسی مثل ہے۔ ڈول کو رسی کے

ذریعے کنویں میں ڈالنے سے پانی سے بھر کر نکلے گا۔ (آفتاب، ولایت)

مرید جب مضبوط ارادے سے مرشد کامل کا مرید بنتا ہے تو ضرور فیضیاب ہوتا ہے۔

مرید مرشد کے ذریعے اللہ و رسول ﷺ کی رضا و خوشنودگی حاصل کر لیتا ہے، ان کے ساتھ اپنے تعلق و نسبت کو مضبوط و مستحکم بنالیتا ہے۔ مرشد کی صحبت اختیار کرنے والا، ان کی محفل ذکر و نعت میں عقیدت سے بیٹھنے والا آہستہ آہستہ انہیں کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ یہ تو دنیا کا فائدہ ہے قبر و آخرت کی نعمتیں کون شمار کر سکتا ہے۔ اسی لئے قرآن مقدس میں فرمایا گیا کہ "سچوں کے ساتھ رہو"۔

مرشد کامل ولی اللہ سے بڑھ کر کون سچا، نیک دل، پارسا ہو سکتا ہے۔

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

مرشد کے آداب

☆ جب شیخ (مرشد کریم) کی خدمت میں حاضر ہوں تو باوضو ہوں اور سر ڈھانپ کر حاضر ہونے کی کوشش کریں۔

☆ شیخ کی موجودگی میں دوزانو بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر کسی وجہ سے دوزانو نہ بیٹھ سکتے ہوں تو چارزانو بیٹھ سکتے ہیں۔

☆ شیخ کی موجودگی میں محفل میں کسی دوسرے آدمی سے گفتگو نہ کریں بلکہ شیخ کی گفتگو کو غور سے سننے کی کوشش کریں۔

☆ اگر شیخ محفل میں شریف فرما ہوں اور کچھ نہ فرما رہے ہوں تو یہ تصور کریں کہ میرے پیر کامل کے قلب پاک سے نور میرے دل میں داخل ہو رہا ہے کیونکہ متقدمین اور بزرگان حق کا فیصلہ ہے کہ شیخ کی خدمت میں حاضر ہونا اور ان کی زیارت کرنا بھی بے ریا عبادت ہے۔

☆ شیخ کی طرف پشت کرنا خلاف ادب ہے پشت کرنے کی کوشش نہ کریں۔

☆ جب شیخ کسی جگہ پر تشریف فرما ہوں تو ان سے اُونچا نہ بیٹھنا چاہئے۔

☆ شیخ کی آواز سے اپنی آواز کم ہونی چاہئے۔

☆ جب راستے میں شیخ کو آتے دیکھیں تو مرید کو چاہئے کہ خود بھاگ کر ان کے پاس جانے کی کوشش کرے۔

☆ مرید کو اپنے شیخ کا برتن یا بستر احتراماً استعمال میں نہیں لانا چاہئے۔

☆ جب شیخ اپنے کھانے کا تبرک عنایت فرمائیں تو مرید کو چاہئے کہ احتراماً کھڑے ہو کر استعمال کرے۔

☆ شیخ سے ظاہراً و باطناً محبت رکھنی چاہئے، ظاہری یہ ہے کہ ان کی پیروی کرنی چاہئے اور باطنی یہ ہے ان کے متعلق بری بات سوچنا بھی نہیں چاہئے۔

☆ اگر شیخ کوئی ایسا تبرک مثلاً اپنا کپڑا مبارک (یعنی استعمال شدہ) یا کوئی ایسی چیز عطا فرمائیں تو اس کو استعمال میں نہیں لانا چاہئے بلکہ مشکل وقت میں (عمامہ، ٹوپی، جبہ) پہن کر دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو منظور فرمائے گا۔

☆ جب اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوں تو انتہائی عاجزی کے ساتھ اور دل کو متوجہ رکھنا چاہئے۔

☆ اگر شیخ کے ساتھ محو سفر ہوں تو ہمیشہ بائیں (اُلٹے) ہاتھ چلیں اور ان کے قدم کے آگے اپنا قدم کبھی نہیں بڑھانا چاہئے۔

☆ اپنے شیخ کی خدمت میں کوئی چیز پیش کریں تو عاجزی کے ساتھ پیش کریں اور شیخ کوئی چیز عطا فرمائیں تو عاجزی سے حاصل کریں۔ حدیث پاک میں ہے کہ تحفہ دو محبت بڑھے گی۔ (جامع کرامات اولیاء ج ۳)

☆ تصور شیخ میں رہنے سے خیالات میں یکسوئی ہوتی ہے اور تمام وسوسے اور ٹینشن ختم ہو جاتے ہیں۔

☆ شیخ کے مشن کو جاری رکھنا مرید کی ذمہ داری ہے۔

☆ محبت شیخ سے روحانیت حاصل ہوتی ہے۔

ادب سے ہی انسان انسان ہے
ادب جو نہ سیکھے وہ حیوان ہے

شادی ہال

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

ایک مرتبہ حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ (متوفی ۲۹۷ھ) نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔ لوگوں نے کہا: اس میں چار سے زیادہ تکبیر ہوتی ہی نہیں۔ پھر یہ پانچویں تکبیر کیوں؟ آپ نے فرمایا: نماز جنازہ میں چار ہی تکبیریں کہی گئیں اور پانچویں تکبیر ان زندوں کے لئے کہی گئی جو مردوں سے بھی زیادہ مرے ہوئے ہیں۔ زندوں میں اس شخص کو مردہ کہا جاتا ہے جو گناہوں سے نہیں ڈرتا جبکہ پہلے ایسے لوگ تھے جو دوسرے کے گناہوں کو سن کر ہی توبہ کر لیتے تھے اور ہدایت پالیتے تھے مگر آج کا یہ حال ہے کہ خود تیرا باطن گناہوں کے سبب دھڑکتا نہیں۔

یہ ایک پرانی رسم ہے کہ موسم بہاراں کے آتے ہی لوگ لہو ولعب اور عیش ونشاط میں مشغول ہوجاتے ہیں اور حضرت معروف کرخی قدس سرہ موسم بہاراں کے قریب ہوتے ہی اس خوف واندیشہ سے بیمار ہوجاتے کہ اب لوگ لہوو لعب (فضولیات گانے باجے وغیرہ) میں مشغول ہونگے۔

(سلک السلوک 119)

الویل لمن غفل الویل لمن غفل جس نے غفلت کی اس کے لئے ہلاکت ہے جس نے غفلت کی اس کے لئے ہلاکت ہے۔

"گہری نظریں خود اپنے ماحول پہ رکھنا، ڈر ندامت"

ایک شب میں ان کے بار بار اصرار پر ان کے "دعوت ولیمہ" پہنچ گیا۔

شادی ہال بظاہر تو روشن تھا لیکن حقیقت میں تاریکی چھائی ہوئی تھی، قبل اسلام جہالت والا دور نظر آرہا تھا۔ تیز آواز میں ڈیک پر غیر مہذب گانے کے شور پر کان پھٹنے کا ڈر تھا۔ نوجوان لڑکیاں اور لڑکوں کا ہنگامہ برپا تھا۔ لڑکیاں بیوٹی پارلر سے میک اپ سے سجی ہوئیں، مہنگا لباس زیب تن، بڑے گریبان، تنگ قمیض جس سے جسم کے اعضاء نمایاں، باریک اس قدر کہ جسم کی رنگت بھی نظر آرہی، دوپٹہ برائے نام گردن پر زیر بار، بعض لڑکیاں بغیر دوپٹہ کے فقط شرٹ اور جینس کی پینٹ میں ملبوس تھیں۔ پھر ان لڑکوں اور لڑکیوں کی آنکھ مچولی، اشارے بازی، بد تمیزی، چھیڑ چھاڑ، بیہودہ جملے کسنا، رات دو بجے تک جاری رہے۔ اس کے بعد وہ کھانے پر بھیڑ بکریوں کی طرح جھپٹ پڑے انسان۔

اختتام تقریب پر ان نوخیز پڑھے لکھے اسٹوڈنٹ نے ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ جاری رکھنے کے لئے موبائل فون کے نمبر کا تبادلہ کیا۔

میں سارا ماحول دیکھ کر سوچنے لگا کہ یہ نوجوان اس قدر بے حیاء آزاد کیوں ہوگئے ہیں کیا انہیں پتہ نہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور جس تہذیب کو وہ لیکر چل رہے ہیں وہ اسلامی کلچر نہیں وہ مغربی کلچر ہے۔ ایسی بے حیائی بے پردہ اور موسیقی والی تقریب پر رحمت باری تعالیٰ نازل نہیں ہوتی بلکہ رحمت کے فرشتے بھی اس طرف نہیں آتے کیونکہ اس پر زحمت نحوست اور رب کی ناراضگی انہوں نے اپنے عمل سے حاصل ہوتی ہے۔ دعوت ولیمہ کا نام لیکن "دعوت گناہ" کا فروغ ہو رہا ہے۔ مجھے ان نوجوانوں کے والدین پر افسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اسلامی طرز زندگی کی تربیت نہیں دے کر اس گناہ میں وہ بھی شریک ہیں۔ ان کی موجودگی میں یہ بے حیائی دیکھ کر سوچنے لگا کہ:۔

غیرت مسلم کدھر گئی؟

یہ سب کچھ ان کو کیوں اچھا لگ رہا ہے۔ انہوں نے اپنی اولاد کو کیوں بے غیرت بے شرم بنایا ہے؟ محشر میں جب اعمال نامے کھلیں گے تو یہ کیا منہ دکھائیں گے۔

سرِ محشر جب بلا کے پوچھیں گے

کیا جواب دو گے مجرم تم خدا کے سامنے

یہ سب کچھ ہماری پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کا اثر ہے جو قوم کی نئی نسل نے لیا ہے۔ ایسی تقریب اور بے حیائی پر شرفاء کو احتجاج کرنا چاہیے تا کہ نوجوان گناہ کو گناہ سمجھیں ورنہ بے حیائی مزید پھیلنے کا خطرہ ہے...... اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن مقدس میں مسلمانوں سے فرماتا ہے:

ولا تقربوا الفواحش ماظهر منها وما بطن . (الانعام:۱۵۱)

اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔

اسی آیت قرآنی کی روشنی میں ٹی وی کے ڈرامے اور فلموں کا جائزہ لیں یقیناً اس میں کھلی بے حیائی اور عریانیت کا مظاہرہ ہے۔ لہٰذا ٹی وی موسیقی فلموں ڈراموں سے دور رہیں اور ایسی تقاریب سے دور بھاگیں جو کھلی و چھپی بے حیائی و بے غیرتی کا منظر پیش کرے۔

ڈھول باجے گانے موسیقی حرام ہے اور یاد رہے کہ یہ حرام آواز مسجد شریف کی حدود میں نہ پہنچے ورنہ خدا کے قہر کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا، موسیقی باطن کی تاریکی ہے اس تاریکی سے دور بھاگئے اپنی تقریبات کو تلاوت قرآن مجید اور حضور پاک ﷺ کی مدح سرائی سے سجایئے تاکہ آپ کے بچوں، بچیوں کے ساتھ رحمت خداوندی ساتھ رہے اور زحمت دور ہو لیکن افسوس کہ آپ خود زحمت کو

دعوت دے رہے ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت المآء البقل

یعنی موسیقی دل میں نفاق کی نشوونما اس طرح کرتی ہے جیسے پانی سبزے کو اُگاتا ہے۔

حضرت یزید بن الولید نے فرمایا: اے بنی اُمیہ! خبردار! موسیقی سے دور رہنا۔ اس سے شرم جاتی رہتی ہے خواہشات نفسانی بڑھتی ہے اور مُروت ختم ہوجاتی ہے یہ شراب کی قائم مقام ہے اور نشہ کا سا کام کرتی ہے۔

(کتاب الفقہ (عربی) شیخ عبدالرحمٰن الجزیری جلد پنجم ۴۲)

☆ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا! مجھے ڈھول اور بانسری (ساز) توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (فردوس الاخبار 483 ج اول دار الکتب العربی بیروت)

☆ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے: گانا (موسیقی) دل کو خراب اور رب تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ عربی 603 مطبوعہ پشاور)

ہمارے مشائخ راشدیہ بھی ڈھول باجے گانے، موسیقی، بے پردگی، بے حیائی وغیرہ کو سخت ناپسند کرتے تھے اور مریدین سے بیعت لیتے وقت ان سے ان خرافات کے ترک کا عہد لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو کھلی و چھپی بے حیائی و بے غیرتی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

رد وہ ہر اک عمل ہوا، جس میں تیری رضا نہیں

سانس وہ سانس ہی نہیں، جس میں تیری ثنا نہیں

28 دسمبر 2008ء

☆ خاب من استخارہ الاندم من استشار

جو شخص اپنے معاملات استخارہ کرتا ہو وہ کبھی نادم پشیمان نہیں ہوگا،

☆ انصایرحم اللہ من عبادہ الرحماء

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں بندوں کے لئے ہے، جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

﴿استخارہ﴾

اپنی قلبی پریشانیوں، گھریلو ناچاقیوں اور اپنے کاروباری معاملات میں مشورے کے لئے ایک کال پر حضرت شاہ صاحب سے استخارہ کروایئے، حصول تعویذات کے سلسلے میں جوابی لفافے کے ہمراہ اپنی تفصیلات اپنے نام معہ والدہ کے ارسال کریں

رابطہ کے لئے :**بعد نماز عصر تا عشاء**

ایڈریس: آستانہ قادریہ نزد جامع مسجد فیضان اولیاء شادمان ٹاؤن، کالا بورڈ، ملیر، کراچی 37

موبائل 0323-2473924 ,0345-2785037

نوٹ: حضرت قبلہ شاہ صاحب ہر ماہ (انگریزی) کے دوسرے جمعۃ المبارک کو حیدرآباد (سندھ) تشریف لاتے ہیں سائلین کو وقت عنایت کرتے ہیں ان کے مسائل سماعت فرماتے اور علاج تجویز فرماتے اور بعد نماز جمعہ ذکر شریف مراقبہ اور جامع دعا کرواتے ہیں شرکت کی دعوت ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

بمقام: جامع مسجد روشن اردو بازار/چھوٹکی گھٹی حیدرآباد

المشتہر : ادارہ زین الاسلام حیدرآباد

استخارہ

اپنی قلبی پریشانیوں، گھریلو ناچاقیوں اور اپنے کاروباری معاملات میں مشورے کے لئے ایک کال پر حضرت شاہ صاحب سے استخارہ کروائیے، حصول تعویذات کے سلسلے میں جوابی لفافے کے ہمراہ اپنی تفصیلات اپنے نام معہ والدہ کے ارسال کریں

رابطہ کے لئے **:بعد نماز عصر تا عشاء**

ایڈریس: آستانہ قادریہ نزد جامع مسجد فیضان اولیاء شادمان ٹاؤن، کالا بورڈ، ملیر، کراچی 37

موبائل: 0345-2785037, 0323-2473924

نوٹ: حضرت قبلہ شاہ صاحب ہر ماہ (انگریزی) کے دوسرے جمعۃ المبارک کو حیدرآباد (سندھ) تشریف لاتے ہیں سائلین کو وقت عنایت کرتے ہیں ان کے مسائل سماعت فرماتے اور علاج تجویز فرماتے اور بعد نماز جمعہ ذکر شریف مراقبہ اور جامع دعا کرواتے ہیں شرکت کی دعوت ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

بمقام: جامع مسجد روشن اردو بازار/ چھوٹکی گھٹی حیدرآباد

0343-5237887

المشتھر : ادارہ زین الاسلام حیدرآباد